اسلامیات (جماعت ہشتم)

باب اول

قرآن مجید و حدیث نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

(الف) ترجمہ قرآنِ مجید

جماعت ہشتم میں طلبہ ترجمۃ القرآن المجید کے مضمون کے تحت ترجمہ قرآن مجید کا درج ذیل نصاب پڑھیں گے:

سُوْرَةُ الزُّخْرُف سے سُوْرَةُ الْجَاثِيَة   سُوْرَةُ قٓ سے سُوْرَةُ الْوَاقِعَة   سُوْرَةُ الْمُلْك سے سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰت
سُوْرَةُ يُوْسُف

قرآن مجید کی روشنی میں درج ذیل انبیاء کرام علیہم السلام کا تعارف: حضرت یوسف علیہ السلام (سُوْرَةُ يُوْسُف مکمل) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (سُوْرَةُ مَرْيَم، آیت 01 تا 40)

ترجمہ قرآن مجید کی تعلیم کے لیے الگ سے پیریڈ مختص کیے جائیں گے اور اس کا امتحان بھی الگ سے ہوگا، جس کے لیے کل نمبر پچاس مقرر کیے گئے ہیں۔

(ب) حفظِ قرآنِ مجید

سُوْرَةُ الْبَلَدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ (١) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ (٢) وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ (٣) لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِيْ كَبَدٍ (٤) اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ (٥) يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا (٦) اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ
يَرَهٗۤ اَحَدٌ (٧) اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ (٨) وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِ (٩) وَ هَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ (١٠)
فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ (١١) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ (١٢) فَكُّ رَقَبَةٍ (١٣) اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ
مَسْغَبَةٍ (١٤) يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ (١٥) اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ (١٦) ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ (١٧) اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ (١٨) وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا
هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ (١٩) عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ (٢٠)

سُوْرَةُ الشَّمْسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰىهَا (١) وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا (٢) وَ النَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا (٣) وَ الَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا (٤)
وَ السَّمَآءِ وَ مَا بَنٰىهَا (٥) وَ الْاَرْضِ وَ مَا طَحٰىهَا (٦) وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا (٧) فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا
وَ تَقْوٰىهَا (٨) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا (٩) وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا (١٠) كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا (١١) اِذِ
انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا (١٢) فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ سُقْيٰهَا (١٣) فَكَذَّبُوْهُ
فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا (١٤) وَ لَا يَخَافُ عُقْبٰهَا (١٥)

سُوْرَةُ الَّيْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ الَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى (١) وَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى (٢) وَ مَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰۤى (٣) اِنَّ سَعْيَكُمْ
لَشَتّٰى (٤) فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰى (٥) وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى (٦) فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى (٧) وَ اَمَّا
مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰى (٨) وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى (٩) فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى (١٠) وَ مَا يُغْنِيْ عَنْهُ
مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى (١١) اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى (١٢) وَ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰى (١٣) فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا
تَلَظّٰى (١٤) لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى (١٥) الَّذِيْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى (١٦) وَ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى (١٧)
الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى (١٨) وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى (١٩) اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ
الْاَعْلٰى (٢٠) وَ لَسَوْفَ يَرْضٰى (٢١)

سُوْرَةُ الضُّحٰى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ الضُّحٰى (١) وَ الَّيْلِ اِذَا سَجٰى (٢) مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى (٣) وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ
الْاُوْلٰى (٤) وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (٥) اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى (٦) وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا
فَهَدٰى (٧) وَ وَجَدَكَ عَآىِٕلًا فَاَغْنٰى (٨) فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ (٩) وَ اَمَّا السَّآىِٕلَ فَلَا
تَنْهَرْ (١٠) وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (١١)

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ (١) وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ (٢) الَّذِيْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ (٣) وَ رَفَعْنَا لَكَ
ذِكْرَكَ (٤) فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (٥) اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (٦) فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ (٧) وَ اِلٰى
رَبِّكَ فَارْغَبْ (٨)

(ج) حفظ و ترجمہ

رحمت اور مغفرت کی دعا

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ
نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا
تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ۥ وَ اغْفِرْ لَنَا ۥ وَ ارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى
الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (٢٨٦)

ترجمہ: اللہ کسی شخص پر اُس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتا اُس کے لیے (اجر) ہوگا جو (نیک عمل) اس نے کیا اور اس پر (وبال) ہوگا جو (بُرا عمل) اس نے کمایا۔ اے ہمارے رب! تُو ہماری گرفت نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جیسا (بوجھ) تُو نے اُن پر ڈالا جو ہم سے پہلے گزرے ہیں، اے ہمارے رب! ہم پر وہ (بوجھ) نہ ڈال جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اور ہم سے درگزر فرما اور ہماری بخشش فرما اور ہم پر رحم فرما، تُو ہمارا کارساز ہے پس کافر قوم کے مقابلہ میں ہماری نصرت فرما۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ: 286)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝
وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝

ترجمہ: اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے اور میرے لیے میرا کام آسان بنا دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔
(سُوْرَۃُ طٰہٰ: 25 تا 28)

دشمن پر غلبہ پانے کی دعا

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ (سورۃ آل عمران: 173)

ترجمہ: ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝
(سُوْرَۃُ الْاَنْبِيَاء: 87)

ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تُو پاک ہے بے شک میں ہی نقصان کاروں میں سے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کے کلمات

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ (صحیح مسلم: 6913)

ترجمہ: "اللہ کی حمد و تسبیح بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد اور اس کی رضا کے بقدر نیز اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔"

اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی

اَلْبَاعِثُ	اٹھانے والا، موت کے بعد مردوں کو زندہ کرنے والا		
اَلْوَلِيُّ	سرپرست و مددگار		
اَلشَّهِيْدُ	حاضر، جو سب کچھ دیکھتا اور جانتا ہے		
اَلْحَمِيْدُ	مستحق حمد و ستائش		
اَلْمُحْصِيْ	سب مخلوقات کے بارے میں پوری معلومات رکھنے والا		
اَلْحَقُّ	جس کی ذات و وجود اصلاً حق ہے		
اَلْوَكِيْلُ	کارساز حقیقی	اَلْمُبْدِئُ	پہلا وجود بخشنے والا
اَلْقَوِيُّ	صاحب قوت	اَلْمُعِيْدُ	دوبارہ زندگی دینے والا
اَلْمَتِيْنُ	بہت مضبوط	اَلْمُحْيِيْ	زندگی بخشنے والا

(د) حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

1- اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ (صحیح بخاری [illegible]: 46)

ترجمہ: حیا ایمان کا حصہ ہے۔

2- اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ (صحیح بخاری: 2989 [illegible]: 369)

ترجمہ: اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔

3- اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا
(صحیح بخاری: 2446 [illegible])

ترجمہ: ایک مومن دوسرے مومن کے لیے ایک عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔

4- اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ (صحیح بخاری: 6023 [illegible]: 163)

ترجمہ: جہنم سے بچو، خواہ کھجور کا ٹکڑا صدقہ دے کر ہی۔

5- عَائِدُ الْمَرِيْضِ فِيْ مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ (صحیح مسلم: 2568)

ترجمہ: مریض کی عیادت کرنے والا واپس آنے تک جنت کے درمیان گزرنے والی روش پر ہوتا ہے۔

6- اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ
(صحیح بخاری: 7138 [illegible]: 184)

ترجمہ: تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے اپنی رعایا کے مُتَعَلِّق باز پرس ہوگی۔

7- كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ
(صحیح مسلم: 7 [illegible]: 494)

ترجمہ: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سُنی سنائی بات آگے نقل کر دے۔

8- اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ
(صحیح بخاری: 10 [illegible]: 278)

ترجمہ: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(ہ) دُعائیں (زبانی)

"دُعا" ایک جامع لفظ ہے، جو قرآن و حدیث کے متن میں "بلانے اور مانگنے" جیسے معانی میں استعمال ہوا ہے۔ بندہ جب اپنے خالق و مالک کو پکارتا ہے اور اس سے مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے خوش ہوتا ہے، اس لیے اس کی ایک صِفَت " سَمِيْعُ الدُّعَاءِ " یعنی "دعا سننے والا" ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے نہایت قریب ہے اور پکارنے والے کی دعا کو سنتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ (سورۃ البقرۃ: 186)

ترجمہ: میں (ہر) دعا کرنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں۔

حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دعا سے بڑھ کر کوئی چیز پسند نہیں ہے۔ (سنن ابن ماجہ: 3829)

عافیت کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا صبح و شام پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا و آخرت میں معافی اور سلامتی مانگتا ہوں۔
(سنن ابن ماجہ: 3871)

ہر معاملہ میں حُسنِ خاتمہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ

ترجمہ: اے اللہ تمام اُمور میں ہمارا انجام بہتر کیجیے اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا دیجیے۔ (مسند احمد: 5638)

لباس پہننے کی دعا

جب کپڑے بدلنے لگیں تو کپڑے پہن کر یہ کلمات کہنے چاہییں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے مجھے یہ پہنایا اور میری کسی قوت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا فرمایا۔ (سنن ابی داود: 4023)

میزبان کے لیے دعا

حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کے پاس کھانا تناول فرماتے تو میزبان کے لیے یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ

ترجمہ: اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا، آپ اسے کھلایئے اور جس نے مجھے پلایا، آپ اسے پلایئے۔ (مسند احمد: 2867)

آداب: دعا مانگتے ہوئے ہمیں جن آداب کا خیال رکھنا چاہیے ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- ☆ دعا کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنا۔
- ☆ قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا کرنا۔ ☆ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا۔
- ☆ دعا کے شروع اور آخر میں درود شریف پڑھنا۔
- ☆ معتدل آواز سے دعا کرنا۔ ☆ خشوع و خضوع کے ساتھ دُعا کرنا۔
- ☆ ظاہری طور پر دعا قبول نہ ہونے کی صورت میں بے صبری کا مظاہرہ نہ کرنا۔

باب دوم

ایمانیات و عبادات

(الف) ایمانیات

(1) تقدیر پر ایمان

حلِ مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) تقدیر کا لغوی معنی ہے:
(ا) گرو لگانا (ب) بند لگانا (ج) ضرب لگانا **(د) طے کرنا**

(ii) تقدیر کی اقسام ہیں:
(ا) ایک **(ب) دو** (ج) تین (د) چار

(iii) اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے کتنے ہزار سال پہلے تقدیر لکھ دی تھی؟
(ا) چالیس (ب) پینتالیس **(ج) پچاس** (د) پچپن

(iv) اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا فرمایا:
(ا) مٹی کو **(ب) قلم کو** (ج) روشنی کو (د) درخت کو

(v) تقدیر کو ٹال سکتی ہے:
(ا) دولت (ب) شہرت **(ج) دعا** (د) محنت

2- مختصر جواب دیں۔

(i) تقدیر کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: تقدیر کے لغوی معنی "مقرر کرنا اور طے کرنا" کے ہیں دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی چاہت کے مطابق ہوتا ہے اور اس کے علم و حکم کے مطابق انجام پاتا ہے۔ اسی بات پر یقین رکھنے کو عقیدۂ تقدیر کہتے ہیں۔

(ii) تعمیر کردار پر عقیدۂ تقدیر کے کوئی سے دو اثرات لکھیں۔

جواب: تعمیر کردار پر عقیدۂ تقدیر کے دو اثرات درج ذیل ہیں:
1- انسان کا اللہ تعالیٰ پر توکل مضبوط ہوتا ہے۔
2- انسان فخر و غرور سے اجتناب کرتے ہوئے اپنی کوشش کرتا ہے اور نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیتا ہے۔

(iii) تقدیر کے بارے میں ایک حدیث مبارک لکھیں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ (جامع ترمذی: 2139)

ترجمہ: دُعا تقدیر کو ٹال سکتی ہے۔

(iv) تدبیر اور تقدیر میں کیا فرق ہے؟

جواب: حصولِ مقصد کے لیے ظاہری اسباب اختیار کرنا تدبیر ہے اور دنیا میں وقوع پذیر ہونے والے تمام اعمال کو اللہ تعالیٰ کی چاہت کے تابع سمجھنا تقدیر ہے۔

(v) تقدیر کی اقسام لکھیں۔

جواب: تقدیر کی دو اقسام ہیں: 1- تقدیر مبرم 2- تقدیر مُعلّق

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) عقیدۂ تقدیر پر ایک مفصل نوٹ لکھیں۔

جواب: عقیدۂ تقدیر پر ایمان لانا دین اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل ہے اور اس کا انکار دینِ اسلام کی بنیادی تعلیمات سے انکار کے مترادف ہے۔

عقیدۂ تقدیر قرآن مجید کی روشنی میں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ (سورۃ الرعد: 39)

ترجمہ: اللہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور ثابت رکھتا ہے (جو چاہتا ہے) اور اُسی کے پاس اصل کتاب ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: تو عنقریب تم (وہ باتیں) یاد کرو گے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اور میں اپنا معاملہ اللہ کے حوالہ کرتا ہوں۔ بے شک اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْمُؤْمِن: 44)

عقیدۂ تقدیر احادیث کی روشنی میں:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ" (سنن ابی داود: 4695)

ترجمہ: ''ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لائے۔''

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے:

لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ (جامع ترمذی 2139)

ترجمہ: دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے۔

تقدیر پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے معاملات اور اعمال میں تدبیر یعنی حکمت عملی کو بھی اختیار کرنا چاہیے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے تدبیر اختیار کرنے کے پابند ہیں۔ ہمیں تدبیر اختیار کر کے معاملے کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہیے۔

تقدیر کے متعلق پائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ:

انسان تدبیر کا پابند ہے، لیکن اس کا بھروسا اپنی تدبیر کے بجائے اللہ تعالیٰ پر ہونا چاہیے۔ تقدیر پر ایمان سے یہ لازم نہیں ٹھہرتا کہ انسان زندگی کے تمام معاملات میں بے اختیار ہے اور اس کے پاس اچھائی اور برائی کا کوئی اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن و سنت کی تعلیمات میں رہتے ہوئے انسان کو عمل اور ارادے کی آزادی عطا فرمائی ہے۔ ہر شخص اپنے اعمال میں خود مختار ہے، وہ اپنی مرضی سے اچھے یا برے اعمال سرانجام دیتا ہے۔

تعمیر کردار میں عقیدۂ تقدیر کے اثرات:

عقیدۂ تقدیر پر ایمان لانے سے انسانی شخصیت کی تعمیر ہوتی ہے۔ انسان کا اللہ تعالیٰ پر توکل مضبوط ہوتا ہے۔ انسان فخر و غرور سے اجتناب کرتے ہوئے اپنی کوشش کرتا ہے اور نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیتا ہے۔ تقدیر پر ایمان دراصل مومن کے لیے بڑا ہتھیار ہے کہ وہ کسی قسم کی ناامیدی اور مایوسی کا شکار نہ ہو، مشکل سے مشکل حالات میں بھی وہ صبر و رضا کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے کیوں کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق ہو رہا ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

▣ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- تقدیر کا لغوی معنی ہے: (First Term 23)
(a) مقرر کرنا (b) قدر کرنا (c) اندازہ کرنا (d) برابر کرنا

2- اس بات پر یقین رکھنا ''دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اللہ کی چاہت کے مطابق ہوتا ہے'' کہلاتا ہے: (Final Term 23) (First Term 24)
(a) عقیدۂ تقدیر (b) عقیدۂ آخرت (c) عقیدۂ توحید (d) عقیدۂ رسالت

3- تقدیر کی اقسام ہیں: (First Term 23) (Final Term 23)
(a) دو (b) تین (c) پانچ (d) سات

4- ایسی تقدیر جو تبدیل نہیں ہوتی، کہلاتی ہے: (Final Term 23)
(a) تقدیر عالم (b) تقدیر جبری (c) تقدیر معلق (d) تقدیر مبرم

5- لوح محفوظ پر تقدیر لکھ دی گئی ہے: (First Term 23)
(a) محکم (b) معلق (c) مبرم (d) منزل

6- وہ تقدیر جو انسان کے نیک عمل کی وجہ سے بدل جائے کہلاتی ہے: (Final Term 23) (First Term 24)
(a) تقدیر مبروم (b) تقدیر مبہم (c) تقدیر معلق (d) تقدیر مسلم

7- رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے اضافہ ہو جاتا ہے: (First Term 24)
(a) علم میں (b) عمل میں (c) رزق میں (d) عقل میں

8- تقدیر پر ایمان لانا دین اسلام کا بنیادی ہے: (Final Term 23)
(a) فلسفہ (b) عقیدہ (c) نظریہ (d) قانون

9- ایمان بالقدر کے ساتھ ساتھ حصول مقصد کے لیے اسباب اختیار کرنا کہلاتا ہے: (First Term 24)
(a) تقدیر (b) تدبیر (c) تکبیر (d) تکبیر

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

▣ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) عقیدۂ تقدیر سے کیا مراد ہے؟ (Final Term 23) (First Term 24)

جواب: تقدیر کے لغوی معنی ''مقرر کرنا اور طے کرنا'' کے ہیں۔ دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی چاہت کے مطابق ہوتا ہے اور اس کے علم و حکم کے مطابق انجام پاتا ہے۔ اسی بات پر یقین رکھنے کو عقیدۂ تقدیر کہتے ہیں۔

(b) انسانی شخصیت کی تعمیر میں عقیدۂ تقدیر کی اہمیت واضح کریں۔ (Final Term 23) (First Term 24)

جواب: عقیدۂ تقدیر پر ایمان لانے سے انسانی شخصیت کی تعمیر ہوتی ہے۔
انسان کا اللہ تعالیٰ پر توکل مضبوط ہوتا ہے۔ انسان فخر و غرور سے اجتناب کرتے ہوئے اپنی کوشش کرتا ہے اور نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیتا ہے۔

(c) تقدیر کے بدلنے میں دعا کی اہمیت کا جائزہ لیں۔ (Final Term 23) (First Term 24)

جواب: انسان کے نیک عمل اور دعا کی وجہ سے تقدیر بدل جاتی ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے۔

لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ۔

ترجمہ: دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے۔

2-(a) ترجمہ لکھیں: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ

جواب: ترجمہ: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر ایمان لائے

(b) تقدیر مبرم اور تقدیر معلق میں کیا فرق ہے؟ (First Term 23-24)

جواب: **تقدیر مبرم:** تقدیر مبرم سے مراد وہ تقدیر ہے جو اللہ تعالیٰ کا آخری فیصلہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوح محفوظ پر لکھ دیا گیا ہے اور اس میں تبدیلی نہیں ہوتی۔
تقدیر معلق: تقدیر معلق سے مراد وہ تقدیر ہے جو انسان کے نیک عمل اور دعا کی وجہ سے بدل دی جاتی ہے۔

(c) عقیدۂ تقدیر پر ایمان پختہ کرنے کے ساتھ ہمیں کن افعال کا اہتمام کرنا چاہیے؟ (First Term 24)

جواب: عقیدۂ تقدیر پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے معاملات اور افعال میں تدبیر یعنی حکمت عملی کو بھی اختیار کرنا چاہیے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے تدبیر اختیار کرنے کے پابند ہیں۔ اس کے علاوہ ہمیں اپنے معاملات کی بہتری اور مشکلات سے نکلنے کے لیے تقدیر پر پختہ ایمان رکھنے کے ساتھ نیک اعمال اور دعا کا اہتمام کرنا چاہیے اور پھر اللہ تعالیٰ سے بہتری کی امید رکھنی چاہیے۔

(2) عقیدۂ آخرت

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) آخرت کی زندگی سے مراد ہے:
(الف) بعد میں آنے والی (ب) ختم ہونے والی
(ج) بار بار آنے والی (د) مرنے سے پہلے والی

(ii) جنت کے حوض کا نام ہے:
(الف) کوثر (ب) محمود (ج) فردوس (د) نعیم

(iii) نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو دیا گیا شفاعت کا اعزاز کہلاتا ہے:
(الف) ابدی معجزہ (ب) کوثر (ج) لواء الحمد (د) مقام محمود

(iv) قیامت کے دن اعمال کے وزن کے لیے نصب کیا جائے گا:
(الف) جھنڈا (ب) پل (ج) ترازو (د) خیمہ

(v) عقیدۂ آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص زندگی گزارتا ہے:
(الف) ذمہ داری کے ساتھ (ب) شوق کے ساتھ
(ج) جستجو کے ساتھ (د) دل چسپی کے ساتھ

2- مختصر جواب دیں۔

(i) عقیدۂ آخرت سے کیا مراد ہے؟

جواب: ''آخرت'' کے لفظی معنی ''بعد میں آنے والی چیز'' کے ہیں۔ اصطلاح میں اس سے مراد موت کے بعد آنے والی زندگی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔

(ii) عقیدۂ آخرت کے بارے میں ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة: 4)

(iii) عقیدۂ آخرت کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ بیان کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:
''میری بعثت اور قیامت (آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنی انگلیوں کو پھیلا کر اشارہ فرمایا کہ) اس طرح ہیں۔ (صحیح بخاری)

(iv) حوض کوثر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: ''کوثر'' جنت کے اس حوض کا نام ہے، جو حضور اقدس خاتم النبیین ﷺ کے تصرف میں دیا جائے گا اور حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی امت اس سے سیراب ہوگی۔ حوض کوثر سے سیراب ہونے والے خوش نصیبوں کو یہ بشارت دی گئی ہے کہ جو اس حوض سے پانی پی لیں گے وہ خوش بخت ہوں گے۔

(v) سبق عقیدۂ آخرت میں ہمارے لیے کیا درس ہے؟

جواب: اس سبق میں ہمارے لیے یہ درس ہے کہ ہمیں دنیا میں نیک اعمال کے ذریعے سے آخرت کی بھرپور تیاری کرنی چاہیے تاکہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن و سنت کی روشنی میں عقیدۂ آخرت اور اس کے اثرات کو بیان کریں۔

جواب: **قرآن مجید کی روشنی میں عقیدۂ آخرت:**

یقین بالآخرۃ کی تاکید: قرآن مجید میں آخرت پر ایمان لانے کی بار بار تاکید آئی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة: 4)

ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔

بعث بعد الموت: دوسری بار صور پھونکنے پر تمام انسان زندہ ہو کر کھڑے ہو جائیں گے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ○ (سُوْرَةُ الزُّمَر: 68)

ترجمہ: پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔

مذکورہ بالا آیت سے معلوم ہوا کہ جب قیامت قائم ہوگی تو تمام انسان اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے، پھر انھیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس ابدی زندگی کی کامیابی کا دار و مدار دنیا میں کیے گئے اعمال کی بنیاد پر ہوگا۔

میزان عدل: روز قیامت نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی سفارش پر اللہ تعالیٰ حساب کتاب شروع فرمائیں گے جس کے لیے ترازو نصب کیا جائے گا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا (سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاء: 47)

ترجمہ: اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔

اعمال پر جزا و سزا: میزان عدل کے بعد انسانوں اور جنوں کے لیے اُن کے اعمال کے صلے میں جنت یا دوزخ مخصوص کر دی جائے گی۔ ہم میں سے جو شخص اس دنیا میں نیک اعمال کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گزارے گا اسے روز قیامت متعدد انعامات سے نوازا جائے گا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ (سُوْرَةُ الْبُرُوْج: 11)

ترجمہ: بے شک ایمان اور اعمال صالحہ کے حامل لوگوں کے لیے جنت ہے۔

احادیث کی روشنی میں عقیدۂ آخرت:

دنیا آخرت کی کھیتی: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:
''دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔'' (ابو داؤد)

قیامت قریب ہے: میری بعثت اور قیامت (آپ خاتم النبیین ﷺ) نے اپنی انگلیوں کو پھیلا کر اشارہ فرمایا کہ) اس طرح ہیں۔ (صحیح بخاری)

عقیدۂ آخرت کے اثرات: عقیدۂ آخرت پر ایمان رکھنے سے انسان کی زندگی پر درج ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں:

☆ عقیدۂ آخرت نیکی کا شوق اور بُرائی سے نفرت پیدا کرتا ہے۔
☆ عقیدۂ آخرت کا یقین انسان میں احساس ذمہ داری پیدا کرتا ہے۔
☆ عقیدۂ آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص اپنے فرائض اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھتا ہے۔
☆ عقیدۂ آخرت پر یقین کی وجہ سے انسان میں عمدہ اخلاق پیدا ہوتے ہیں اور اس کے کردار کی تعمیر ہوتی ہے۔
☆ عقیدۂ آخرت پر یقین سے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق انسان میں عبادت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

▣ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- ''آخرت'' کے لفظی معنی ہیں: (First Term 23) (Final Term 23)
(a) بعد میں آنے والی چیز (b) درمیان میں آنے والی چیز
(c) آخر میں آنے والی چیز (d) پہلے آنے والی چیز

2- قرآن مجید کے مطابق حوض کوثر عطا کیا گیا ہے: (First Term 23) (Final Term 23)
(a) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (b) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو
(c) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو (d) حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کو

3- حوض کوثر سے قیامت کے دن سب سے پہلے کون سی امت سیراب ہوگی: (First Term 23)
(a) بنی اسرائیل (b) عیسائی (c) امت محمدیہ (d) قوم عاد

4- مقام شفاعت کبریٰ سے مراد ہے: (First Term 23)
(a) حوض کوثر (b) مقام محمود (c) فردوس بریں (d) لواء الحمد

5- موت کے بعد شروع ہونے والی زندگی پر یقین سے مراد ہے: (Final Term 23) (First Term 24)
(a) عقیدۂ توحید (b) عقیدۂ رسالت **(c)** عقیدۂ آخرت (d) عقیدۂ تقدیر

6- روزِ حشر حوضِ کوثر سے پانی پینا علامت ہے: (Final Term 23)
(a) خوش حالی کی **(b)** خوش بختی کی (c) خوش اخلاقی کی (d) خوش مزاجی کی

7- رسول اللہ ﷺ کی اُمت کو جنت میں سیراب کرنے والے حوض کا نام ہے: (Final Term 23) (First Term 24)
(a) زم زم (b) رومہ **(c)** کوثر (d) روحاء

8- جو یقین احساسِ ذمہ داری، نیکی کا جذبہ اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق اور بُرائی سے نفرت جیسے اثرات مرتب کرتا ہے، وہ ہے: (Final Term 23)
(a) عقیدۂ توحید (b) عقیدۂ رسالت **(c)** عقیدۂ آخرت (d) ایمان بالملائکہ

9- قیامت تک آنے والے افراد میں عملِ صالح کا جذبہ پیدا ہو سکتا ہے: (Final Term 23)
(a) ملائکہ پر ایمان سے (b) آسمانی کتب پر ایمان سے
(c) آخرت پر ایمان سے (d) تقدیر پر ایمان سے

10- قبر میں سوال پوچھنے والے فرشتے کہلاتے ہیں: (Final Term 23)
(a) منکر نکیر (b) کراماً کاتبین (c) ہاروت و ماروت (d) مالک و رضوان

PEC کے زیرِ انتظام امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) آخرت کا لفظی معنی اور اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔ (First Term 23-24)
جواب: آخرت کے لفظی معنی بعد میں آنے والی چیز کے ہیں اور اصطلاح میں اس سے مراد موت کے بعد آنے والی زندگی ہے۔

(b) عقیدۂ آخرت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان لکھیں۔ (First Term 23)
جواب: ترجمہ: اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

(c) عقیدۂ آخرت کے کوئی سے پانچ فوائد لکھیں۔ (First Term 23-24)
جواب: عقیدۂ آخرت سے نیکی کا شوق اور برائی سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ دوسروں کے حقوق کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ عمدہ اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق اور عبادات کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

2-(a) حوضِ کوثر سے کیا مراد ہے؟ (First Term 23)
جواب: حوضِ کوثر جنت کے حوض کا نام ہے، جو کہ آپ ﷺ کو عطا کیے جانے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

(b) مقامِ محمود کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ (First Term 23)
جواب: مقامِ محمود ایک ایسا مقام ہے جو کہ بہت ہی خاص ہے۔ جو کہ نبی کریم ﷺ کو عطا کرنے کی خوش خبری سنائی گئی ہے کہ جس پہ کھڑے ہو کر آپ کسی کی بھی سفارش کر پائیں گے۔

(c) پُل صراط سے کیا مراد ہے؟ قیامت کے دن اس پر سے گزرنے والوں کا مختصر احوال لکھیں۔ (First Term 23-24)
جواب: قیامت کے دن جہنم پر ایک پل نصب کیا جائے گا جسے حدیث میں جہنم کا پل یا صراط کہا گیا ہے۔ قیامت کے دن ہر انسان نے پل صراط پر سے گزرنا ہے۔ جو شخص نیکی کرنے میں جلدی کرتا تھا وہ پل صراط پر سے جلدی گزر جائے گا جو شخص نیکیوں میں تاخیر کرتا تھا اور تاخیر سے پل پار کرے گا۔

3-(a) عقیدۂ آخرت کے دو اثرات بیان کریں۔
جواب: عقیدۂ آخرت کے دو اثرات درج ذیل ہیں:
i- عقیدۂ آخرت کا یقین انسان میں احساسِ ذمہ داری پیدا کرتا ہے۔
ii- عقیدۂ آخرت پر یقین رکھنے والا شخص اپنے فرائض اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھتا ہے۔

(b) انسان میں عبادت کا جذبہ کیسے پیدا ہوتا ہے؟
جواب: عقیدۂ آخرت پر یقین سے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق انسان میں عبادت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

(c) اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا کی زندگی کس لیے عطا کی ہے؟
جواب: اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا کی زندگی اس لیے عطا کی ہے کہ ہم اپنی آخرت کی زندگی بہتر بنا سکیں۔

(3) خشیتِ الٰہی

حلِ مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) خشیت سے مراد ہے:
(ا) خوشی اور غم (ب) عدل و انصاف (ج) ناراضی اور پریشانی **(د)** ڈر اور خوف

(ii) خوفِ آخرت ذریعہ ہے:
(ا) باتوں سے بچنے کا (ب) بے خودی سے بچنے کا
(ج) گناہوں سے بچنے کا (د) فضولیات سے بچنے کا

(iii) خشیتِ الٰہی کا نتیجہ ہے:
(ا) مال و دولت **(ب)** اطمینانِ قلب (ج) کفایت شعاری (د) انسان دوستی

(iv) دنیا کی زندگی کا مقصد ہے:
(ا) آخرت کی تیاری (ب) مال و دولت (ج) عہدہ و مرتبہ (د) دنیاوی کامیابی

(v) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "مجھے اس سورت نے بوڑھا کر دیا ہے":
(ا) سورۂ ہود (ب) سورۃ الکوثر (ج) سورۃ الفلق (د) سورۃ الناس

2- مختصر جواب دیں۔

(i) خشیتِ الٰہی سے کیا مراد ہے؟
جواب: خشیتِ الٰہی سے مراد "اللہ تعالیٰ کا خوف" ہے۔ ہر اس کام سے خود کو باز رکھنا جو اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدگی کا سبب بنے، "خشیتِ الٰہی" کہلاتا ہے۔

(ii) فکرِ آخرت کے کوئی سے دو فائدے لکھیں۔
جواب: فکرِ آخرت کے دو فائدے درج ذیل ہیں:
☆ جس انسان کے دل میں فکرِ آخرت ہو وہ کسی گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا۔
☆ انسان اپنی عبادت کو دکھاوے اور ریاکاری سے پاک رکھتا ہے۔

(iii) نبی کریم ﷺ دن میں کتنی مرتبہ استغفار فرماتے؟
جواب: نبی کریم ﷺ دن میں ستر سے زائد مرتبہ استغفار فرماتے۔

(iv) سیدنا امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی خشیتِ الٰہی کی کیفیت بیان کریں۔
جواب: سیدنا امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ جب وضو فرماتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک کا رنگ زرد ہو جاتا، گھر والے عرض کرتے کہ آپ کو وضو کے وقت کیا ہو جاتا ہے۔ فرماتے! کیا تم نہیں جانتے کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہونے والا ہوں۔

(v) سبق "خشیتِ الٰہی" سے ہمیں کیا درس ملتا ہے؟
جواب: سبق "خشیتِ الٰہی" سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ ہمیں بھی خشیتِ الٰہی اور فکرِ آخرت کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیے۔ وہ برگزیدہ ہستیاں ہو کر بھی اللہ تعالیٰ سے اس قدر ڈرتے تھے اور آخرت کی فکر کرتے تھے تو ہمیں بھی بہت فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں کثرت کے ساتھ نیک اعمال سرانجام دینے چاہییں اور بُرے اعمال سے بچنا چاہیے۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن و سنت کی روشنی میں "خشیتِ الٰہی" کی وضاحت کریں۔
جواب: قرآن مجید کی روشنی میں خشیتِ الٰہی:
خشیتِ الٰہی اور فکرِ آخرت درحقیقت گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہیں۔ خشیتِ الٰہی دل سے گناہوں کے میل کو دھو ڈالتی ہے۔ دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہی انسان کو گناہوں سے باز رکھتا ہے۔ خشیتِ الٰہی اور فکرِ آخرت انسان کے اعمال کی درستی کا ذریعہ ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خشیتِ الٰہی اور فکرِ آخرت اختیار کرنے والوں کی تعریف بیان کی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ (سورۃ الرعد: 21)
ترجمہ: اور وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور بُرے حساب کا خوف رکھتے ہیں۔
ایک اور جگہ ارشادِ ربانی ہے:
ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے وہی اس سے ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ (سُوْرَۃُ فَاطِر 28)

احادیث کی روشنی میں خشیتِ الٰہی:
نبی کریم ﷺ کی خشیتِ الٰہی کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:
"مجھے سورۂ ہود اور اس جیسی دیگر سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔"
(جامع ترمذی 3297)
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بادل یا آندھی کے آثار دیکھتے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو جاتا، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) لوگ تو بادل دیکھ کر خوش ہوتے ہیں کہ بارش ہو گی مگر میں دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ بادل دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا! اے عائشہ! کیا پتا اس آندھی میں کوئی ایسا عذاب پوشیدہ ہو جس سے ایک قوم ہلاک ہو گئی تھی۔ آپ ﷺ کی خشیت کا یہ عالم تھا کہ ایک دن میں ستر سے زائد مرتبہ استغفار کرتے اور اللہ سے بخشش طلب فرماتے۔
نمازوں میں آپ ﷺ کی خشیتِ الٰہی کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح گڑگڑاتے کہ آپ کے سینے سے اس کی آواز سنی جاتی تھی۔ (سنن ابی داؤد: 904)

معروضی سوالات

PEC کے زیرِ انتظام امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- "خشیتِ الٰہی" سے مراد ہے:
(a) اللہ تعالیٰ کا خوف (b) اللہ تعالیٰ کا فضل (c) اللہ تعالیٰ کا انعام (d) اللہ تعالیٰ کا قرب

2- ایک دوسرے کو لازم ہیں:
(a) اخوت اور عدل (b) صبر اور تقویٰ
(c) فکرِ آخرت اور خشیتِ الٰہی (d) مساوات اور شکر

3- انسان کے اعمال میں اس بات کا پیدا ہونا خشیتِ الٰہی کے سبب ہے: (Final Term 23)
(a) تکبر (b) فخر (c) مزاح **(d)** اخلاص

4- اللہ تعالیٰ کے فرمان "اور وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور بُرے حساب کا خوف رکھتے ہیں" میں تعریف کی گئی ہے: (Final Term 23) (First Term 24)
(a) جہاد کرنے والوں کی (b) صدقہ کرنے والوں کی
(c) خشیتِ الٰہی رکھنے والوں کی (d) رزقِ حلال کمانے والوں کی

5- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا آخری عمر میں روزے رکھنے کا سبب خوف تھا: (Final Term 23) (First Term 24)
(a) لوگوں کا (b) گھر والوں کا (c) تقدیر کا **(d)** اللہ کا

6- سیدنا امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے وضو کرتے ہوئے چہرہ مبارک زرد ہونے کی وجہ تھی: (Final Term 23) (First Term 24)
(a) تھکاوٹ (b) کمزوری (c) سفر **(d)** خشیتِ الٰہی

7- سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو خشیتِ الٰہی کے جذبات وراثت میں ملے تھے:
(a) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے (b) حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے
(c) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے **(d)** نبی کریم ﷺ سے

8- "میں یہ چاہتا ہوں کہ مرنے کے بعد مجھے دوبارہ نہ اٹھایا جائے" یہ فرمان ہے:
(a) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا **(b)** حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا
(c) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا (d) حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا

PEC کے زیرِ انتظام امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) خشیتِ الٰہی سے کیا مراد ہے؟ (Second Term 23) (First Term 24)
جواب: خشیت ڈر اور خوف کو کہتے ہیں خشیتِ الٰہی سے مراد اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ ہر اس کام سے خود کو باز رکھنا جو اللہ کی ناپسندیدگی کا سبب بنے خشیتِ الٰہی کہلاتا ہے۔

(b) خشیتِ الٰہی رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ وضاحت کیجیے۔ (Second Term 23)
جواب: جو کام اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے لیے کیا جائے تو اس سے اعمال میں اخلاص اور تقویٰ پیدا ہو جاتا ہے خشیتِ الٰہی دنیا اور آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ خشیتِ الٰہی اللہ کا خوف اور گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ الغرض خشیتِ الٰہی اعمال کی درستگی اور رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

(c) قرآن و سنت کی روشنی میں خشیتِ الٰہی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ (Second Term 23) (Final Term 23)
جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خشیتِ الٰہی کے بارے میں ارشاد فرمایا:
ترجمہ: اور وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور بُرے حساب کا خوف رکھتے ہیں۔
آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے مجھے سورۂ ہود اور اس جیسی دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔ (جامع ترمذی 3297)

2-(a) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خشیتِ الٰہی کی کیفیت بیان کریں۔ (First Term 24)
جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بادل یا آندھی کے آثار دیکھتے تو آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا، آپ بادل دیکھ کر پریشان ہو جاتے اور فرماتے کہ اے عائشہ کیا پتا اس میں کوئی ایسا عذاب پوشیدہ ہو جس سے ایک قوم ہلاک ہو گئی تھی۔

(b) سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ خشیتِ الٰہی کا اظہار کیسے فرماتے تھے؟ (Final Term 23)
جواب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ مرنے کے بعد مجھے دوبارہ نہ اُٹھایا جائے۔

(c) خشیتِ الٰہی کے تناظر میں زندگی کیسے کامیاب بنائی جا سکتی ہے؟ (First Term 24)
جواب: جو انسان اپنے اندر خشیتِ الٰہی اور فکرِ آخرت پیدا کر لیتا ہے، اس کے اعمال میں اخلاص اور تقویٰ پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ انسان کسی گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا اور اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے وقف کر دیتا ہے۔

(ب) عبادات

(1) زکوٰۃ کی فضیلت واہمیت

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) زکوٰۃ کا لغوی معنی ہے:

(ا) پاک ہونا (ب) تقسیم ہونا (ج) خیرات کرنا (د) خرچ کرنا

(ii) زرعی پیداوار کی زکوٰۃ کو کہتے ہیں:

(ا) فطرانہ (ب) کفارہ (ج) عشر (د) فدیہ

(iii) زکوٰۃ کے مصارف ہیں:

(ا) چار (ب) چھے (ج) آٹھ (د) دس

(iv) "عشر" کا معنی ہے:

(ا) دسواں حصہ (ب) بیسواں حصہ (ج) تیسواں حصہ (د) چالیسواں حصہ

(v) دل جوئی کے لیے صدقات دیے جاتے ہیں:

(ا) غریبوں کو (ب) امرا کو
(ج) قبائلی سرداروں کو (د) معاشرے کے بااثر افراد کو

-2 مختصر جواب دیں۔

(i) زکوٰۃ کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة 43)

(ii) کن اشیا پر زکوٰۃ لازم ہے؟

جواب: سونا، چاندی، نقدی، مال تجارت اور مویشیوں پر متعین شرائط اور شرح کے ساتھ زکوٰۃ لازم ہے۔

(iii) عشر سے کیا مراد ہے؟

جواب: عشر کا لغوی معنی "دسواں حصہ" ہے۔ اصطلاح میں زرعی پیداوار کی زکوٰۃ کو عشر کہتے ہیں۔

(iv) دو مصارف زکوٰۃ کے نام لکھیں۔

جواب: دو مصارف زکوٰۃ کے نام درج ذیل ہیں: 1- فقرا 2- مسافر

(v) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے بارے میں کیا وعید آئی ہے؟

جواب: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے بارے میں قرآن مجید میں یہ وعید ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو آپ اُنھیں دردناک عذاب کی خوش خبری دیجیے۔ (سُوْرَةُ التَّوْبَة 34)

-3 تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن وسنت کی روشنی میں زکوٰۃ وعشر پر ایک تفصیلی مضمون لکھیں۔

جواب: قرآن مجید کی روشنی میں زکوٰۃ کی اہمیت:

زکوٰۃ اسلام کا اہم رکن ہے۔ نماز کے بعد زکوٰۃ ہی کا درجہ ہے۔ قرآن مجید میں نماز اور اس کے ساتھ ہی متعدد جگہ زکوٰۃ کا ذکر کیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (سورۃ البقرۃ: 43)

ترجمہ: نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ ناداروں کی کفالت اور دولت کی تقسیم کا عمل ہے۔ یہ ایسی عبادت ہے جو دل اور روح کا میل کچیل صاف کرتی ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کا مخلص بندہ بناتی ہے۔ زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی بے حساب نعمتوں کے اعتراف اور اس کا شکر بجالانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ جس مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے اللہ تعالیٰ نے اسے کئی گنا بڑھانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی ایک مسلمان کے لیے آخرت کی نعمتوں کے حصول اور عذاب جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے، جس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی ایک مسلمان کو یاد دلاتی ہے کہ جو دولت وہ کماتا ہے وہ حقیقت میں اس کی ملکیت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانت ہے۔

جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کے بارے میں قرآن مجید میں وعید ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (سورۃ التوبۃ: 34)

ترجمہ: اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اُسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو آپ انھیں دردناک عذاب کی خوش خبری دیجیے۔

زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی بے حساب نعمتوں کے اعتراف اور اس کا شکر بجالانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اگر قرض دو اللہ کو اچھی طرح قرض دینا وہ دوگنا کر دے تم کو اور تم کو بخشے۔ (سُوْرَةُ التَّغَابُن 17)

احادیث کی روشنی میں زکوٰۃ کی اہمیت:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"زکوٰۃ اسلام کا خزانہ ہے۔"

ایک اور جگہ رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"قیامت کے دن زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کا مال و دولت گنجا سانپ (یعنی انتہائی زہریلا) بنا کر ان پر مسلط کر دیا جائے گا جو انھیں مسلسل ڈستا رہے گا اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔" (صحیح بخاری: 1403)

قرآن مجید کی روشنی میں عشر کی اہمیت:

عشر کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ (سورۃ الانعام: 141)

ترجمہ: اس کے پھل میں سے کھاؤ جب وہ پھل لائے اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے پاکیزہ چیزیں خرچ کرو اور اس (پیداوار) میں سے (بھی) جو ہم نے تمھارے لیے زمین سے پیدا کی ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة 267)

حدیث مبارک کی روشنی میں عشر کی اہمیت:

اگر زمین کو کاشت کرنے میں کاشت کار کی زیادہ محنت نہ لگے مثلاً بارش یا نہر وغیرہ سے سیراب ہو تو اس کی شرح پیداوار کا دسواں حصہ (عشر نکالنا) لازم ہے اور اگر کاشت کار کو زیادہ محنت مثلاً کنویں یا ٹیوب ویل وغیرہ سے کھیت سیراب کرنا پڑے تو پیداوار کا بیسواں حصہ (عشر نکالنا) لازم ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو کھیتی بارش کے پانی سے سیراب ہو یا خود بخود سیراب ہو (مثلاً نہر وغیرہ کے کنارے پر واقع ہو جس کی وجہ سے پانی دینے میں محنت نہ کرنی پڑتی ہو اور نہ ہی پانی کا خرچ ادا کیا جاتا ہو) تو اس میں سے عشر (دسواں حصہ) لیا جائے اور جس کھیتی میں کنویں (ٹیوب ویل، رہٹ یا ڈول) سے پانی لیا جائے تو اس میں سے نصف عشر (بیسواں حصہ) لیا جائے۔ (صحیح بخاری)

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

▣ درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 قرآن مجید میں نماز کے ساتھ متعدد بار ذکر آیا ہے: (First Term 23)

(a) کلمہ کا (b) زکوٰۃ کا (c) روزہ کا (d) حج کا

-2 مال کی کم از کم مقدار جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اسے کہتے ہیں: (First Term 23)

(a) تعداد (b) نصاب (c) معیار (d) مواد

-3 زرعی پیداوار کی زکوٰۃ کو کہتے ہیں: (Final Term 23) (First Term 24)

(a) جزیہ (b) خمس (c) عشر (d) فے

-4 عشر کنویں یا ٹیوب ویل وغیرہ سے سیراب ہونے والی زمین کی کل پیداوار کا حصہ ہوگا: (First Term 24)

(a) پانچواں (b) دسواں (c) پندرھواں (d) بیسواں

-5 زکوٰۃ اسلام کا ایک ایسا شان دار معاشی نظام ہے جس سے معاشرے میں آتی ہے: (Final Term 23)

(a) استقامت (b) غربت (c) خوش حالی (d) رواداری

-6 نظام زکوٰۃ کو فعال کر کے ہم معاشرے میں استحکام حاصل کر سکتے ہیں: (First Term 24)

(a) علمی (b) کرداری (c) معاشی (d) اخلاقی

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

▣ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

-1(a) اسلام کے اہم رکن زکوٰۃ کی تعریف بیان کریں۔ (First Term 24)

جواب: زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ اس کے لغوی معنی پاک ہونا ہے اور اصطلاح میں مال کی مقررہ شرح کے مطابق معین مصارف پر خرچ کرنا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔

(b) زکوٰۃ کی ادائیگی کس طرح روح اور دل کو پاکیزہ بناتی ہے؟ (First Term 24)

جواب: زکوٰۃ ناداروں کی کفالت اور دولت کی تقسیم کا عمل ہے۔ یہ ایسی عبادت ہے جو دل کا میل کچیل صاف کرتی ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کا مخلص بندہ بناتی ہے۔ زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی بے حساب نعمتوں کے اعتراف اور اس کا شکر بجالانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ جس مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے اللہ تعالیٰ نے اسے کئی گنا بڑھانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی ایک مسلمان کے لیے آخرت کی نعمتوں کے حصول اور عذاب جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے۔

(c) زکوٰۃ کی ادائیگی کس طرح معاشی ومعاشرتی لحاظ سے فائدہ مند ہو سکتی ہے؟ (First Term 24)

جواب: زکوٰۃ سے بہت سے معاشی اور معاشرتی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یہ فوائد انفرادی اور اجتماعی سطح پر حاصل ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ دینے والے شخص کے اندر سے بخل ختم ہوتا ہے اور سخاوت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ کا مقصد مال دار لوگوں کے نفوس کو حرص وطمع کی گندگی سے پاک کرنا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے میں غربت کم ہوتی ہے۔ غریب لوگوں کے دلوں میں مال داروں کے بارے میں پایا جانے والا غصہ، حسد اور کینہ دور ہو جاتا ہے۔ جس مال کی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے وہ مال پاک ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے کا مقام ومرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند ہو جاتا ہے اور سماج میں بھی وہ ہر دل عزیز ہو جاتا ہے۔ اس کے مال میں برکت اور اضافہ ہوتا ہے، جب کہ وہ مال جو اس نے غربا ومستحقین کو دیا ہے اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتا ہے اور ذخیرۂ آخرت بناتا ہے۔

-2(a) نصاب زکوٰۃ کا مفہوم بیان کیجیے۔ (First Term 23)

جواب: مال کی کم از کم مقدار جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اسے "نصاب زکوٰۃ" کہتے ہیں۔

(b) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لیے قرآن مجید میں کیا وعید ہے؟ (First Term 23)

جواب: جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور مال اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کے بارے میں قرآن مجید میں وعید ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو آپ (خاتم النبیین ﷺ) انھیں دردناک عذاب کی خوش خبری دیجیے۔

-3(a) عشر کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم لکھیں۔ (First Term 23-24)

جواب: عشر کا لغوی معنی "دسواں حصہ" ہے اور اصطلاح میں زرعی پیداوار کی زکوٰۃ عشر کہلاتی ہے۔

(b) مصارف زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟ قرآن کی روشنی میں مختصر وضاحت کریں۔ (First Term 23)

جواب: قرآن مجید میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان ہوتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

ترجمہ: بے شک زکوٰۃ تو صرف فقرا اور مسکینوں اور (تحصیل وتقسیم) پر مامور کارکنان اور ان (کے لیے ہے) جن کی تالیف قلب (مطلوب) ہو اور غلاموں کی آزادی میں اور قرض داروں اور اللہ کی راہ میں مسافروں کے لیے ہے۔

(2) حج اور اس کی عالمگیریت

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) "حج" کا لفظی معنی ہے:

(ا) قصد کرنا (ب) کام کرنا (ج) فرض کرنا (د) وصیت کرنا

(ii) حج فرض ہوا:

(ا) چھے ہجری میں (ب) سات ہجری میں (ج) آٹھ ہجری میں (د) نو ہجری میں

(iii) حج کا مرکزی رکن ہے:

(ا) وقوف عرفہ (ب) آب زم زم پینا (ج) جنت البقیع جانا (د) تکبیر پڑھنا

(iv) مسلمان احرام باندھتے ہیں:

(ا) مزدلفہ سے (ب) منیٰ سے (ج) کوہ صفا سے (د) میقات سے

(v) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے عمرے ادا فرمائے:

(ا) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

-2 مختصر جواب دیں۔

(i) حج کا معنی ومفہوم بیان کریں۔

جواب: "حج" کا لفظی معنی "قصد یا ارادہ کرنا" ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کی خوش نودی حاصل کرنے کے لیے مخصوص طریقے سے بیت اللہ کی زیارت اور خاص ایام میں مناسک حج ادا کرنا، حج کہلاتا ہے۔

(ii) حج کے بارے میں ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔ (سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَان 97)

(iii) مرد اور عورت کے احرام میں کیا فرق ہے؟

جواب: مرد اور عورت کے احرام میں فرق یہ ہے کہ عورت کا احرام اُس کا عام لباس ہے جب کہ مرد کا احرام دو سفید ان سلی چادریں ہیں۔

(iv) حج کے لیے صاحب استطاعت ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: حج کے لیے صاحب استطاعت ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس اس کی حاجات اصلیہ اور حج سے واپس آنے تک اس کے اہل وعیال کے نفقہ کے علاوہ اتنی رقم ہو جو حج کے تمام اخراجات کے لیے کافی ہو، تو اس صورت میں وہ شخص صاحب استطاعت شمار ہوگا اور اس پر حج فرض ہو جائے گا۔

(v) حج کے دو ارکان تحریر کریں۔

جواب: حج کے دو ارکان درج ذیل ہیں

1- وقوفِ عرفہ 2- طوافِ زیارت

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) حج کا طریقہ بیان کریں۔

جواب: حاجی 8 ذوالحج (یوم ترویہ) کو فجر کی نماز کے بعد احرام باندھ کر دو رکعت نماز پڑھتے ہیں اور حج کی نیت کرتے ہیں۔ اس کے بعد منیٰ کے میدان کی طرف نکل جاتے ہیں، منیٰ مکہ سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اگلے دن فجر کی نماز پڑھ کر حاجی وہاں سے میدانِ عرفات جاتے ہیں، جہاں حج کا مرکزی رکن وقوفِ عرفہ ادا کرتے ہیں۔ وقوفِ عرفہ کا معنی "عرفات کے میدان میں ٹھہرنا" ہے۔ وہاں حج کا خطبہ سنا جاتا ہے۔ ظہر اور عصر کی نماز ادا کی جاتی ہے اور مغرب کا وقت شروع ہوتے ہی مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ روانہ ہوتے ہیں۔ وہاں رات کو پہنچ کر مغرب اور عشاء اکٹھی ادا کرتے ہیں۔ مزدلفہ کے میدان سے جمرات کو مارنے کے لیے کنکریاں چن لیتے ہیں اور فجر کی نماز ادا کر کے سورج نکلنے کا انتظار کیے بغیر منیٰ کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ وہاں تین جمرات میں سے آخری جمرہ جس کو "جمرہ عقبہ" کہتے ہیں سات کنکریاں مار کر قربانی کر کے حلق یا قصر کرواتے ہیں۔ حلق کا مطلب سر منڈوانا اور قصر کا مطلب بال چھوٹے کروانا ہے۔ پھر حاجی احرام اتار کر غسل وغیرہ کر کے اپنا روزمرہ کا لباس پہن سکتے ہیں۔ 12،11 ذوالحج کی مغرب تک حاجی راتیں منیٰ میں ہی گزارتے ہیں اور ہر روز تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں مارتے ہیں۔ اسی دوران کسی بھی وقت حرم کعبہ جا کر طواف کر لیں تو حج مکمل ہو جاتا ہے۔ اس طواف کو "طوافِ زیارت" کہتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی 12 ذوالحج کو مغرب تک منیٰ سے روانہ نہ ہو سکے تو اسے 13 تاریخ کو بھی رمی کرنا ہوگی اور اگر مغرب سے پہلے نکل آیا تو بھی درست ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

■ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- صاحبِ استطاعت لوگوں پر زندگی میں ایک بار فرض ہے: (First Term 23-24) (Final Term 23)

(a) نماز (b) روزہ (c) حج (d) زکوٰۃ

2- مخصوص ایام میں بیت اللہ کی زیارت کرنا اور مناسک ادا کرنا کہلاتا ہے: (First Term 23)

(a) نماز (b) روزہ (c) زکوٰۃ (d) حج

3- حج کے موقع پر حاجی بلند آواز میں جو مخصوص الفاظ ادا کرتے ہیں وہ اصطلاح ہے: (First Term 23)

(a) مناسک (b) تہلیل (c) تلبیہ (d) تحریم

4- میقات سے احرام باندھنا، طواف و سعی کرنا اور بال کٹوانا مناسک ہیں: (Final Term 23)

(a) تلبیہ (b) عمرہ (c) قربانی (d) رمی

5- حج کے دوران بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے: (Final Term 23) (First Term 24)

(a) لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ (b) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

(c) سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ

(d) لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

6- تجارت کے فروغ کا باعث ہے: (Final Term 23)

(a) حج (b) زکوٰۃ (c) نماز (d) روزہ

7- عورتوں کے پردے کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان کا احرام قرار دیا گیا: (First Term 24)

(a) سیاہ لباس (b) سفید لباس (c) ان کا عام لباس (d) خاص لباس

8- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے کہ حج مقبول کا بدلہ ہے: (Final Term 23) (First Term 24)

(a) ولایت (b) شفاعت (c) خوش حالی (d) جنت

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

■ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) حج کے معنی بیان کریں۔ (First Term 23)

جواب: حج کا لغوی معنی قصد یا ارادہ کرنا ہے شریعت کی اصطلاح میں مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے مخصوص طریقے سے بیت اللہ کی زیارت اور خاص ایام میں مناسک حج ادا کرنا ہے۔

(b) حج اور عمرہ میں فرق لکھیں۔ (First Term 23-24)

جواب: عمرہ بھی حج کی طرح ایک عبادت ہے لیکن حج اور عمرہ میں کچھ چیزوں میں فرق ہے مثلاً حج ذوالحجہ کے مخصوص ایام کے علاوہ ادا نہیں ہو سکتا جبکہ عمرہ پورے سال میں جب چاہیں ادا کر سکتے ہیں حج کے لیے میدانِ عرفات جانا ضروری ہے جبکہ عمرہ میں نہیں۔

(c) حج امتِ مسلمہ کو وحدت کا درس دیتی ہے، وضاحت کریں۔ (First Term 23)

جواب: حج عالم اسلام کے اتحاد اور مساوات کا مظہر ہے۔ حج کے موقع پر امیر اور غریب کا فرق مٹ جاتا ہے۔ ایک دوسرے سے ملاقات اخوت و بھائی چارے اور اتحاد و اتفاق کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ باہمی تعاون اور ہم آہنگی کی فضا پروان چڑھتی ہے۔

2-(a) عمرہ ادا کرنے کے مناسک بیان کریں۔ (First Term 24)

جواب: میقات سے احرام باندھنا، طواف کرنا، مقامِ ابراہیم پر نوافل ادا کرنا، سعی کرنا اور بال کٹوانا عمرے کے مناسک کہلاتے ہیں۔

(b) مناسکِ حج کے فرائض اور شرائط تحریر کریں۔ (First Term 24)

جواب: مناسکِ حج کے فرض افعال وقوفِ عرفہ اور طوافِ زیارت ہیں اور جو افعال شرط ہیں وہ احرام باندھنا اور نیت کرنا ہیں۔

(c) اسلامی معاشرے کو درپیش مسائل کو حل کرنے میں حج کا کردار کیا ہے؟ (First Term 24)

جواب: حج عالمِ اسلام کے اتحاد کا مظہر ہے۔ ایک دوسرے سے ملاقات، اخوت و بھائی چارے کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ حج کے موقع پر آپس کے تعلقات، سیاست، تجارت، دفاع، تعلیم اور دیگر شعبوں میں تعاون اور ہم آہنگی کی فضا پروان چڑھتی ہے۔ حج کے موقع پر لڑائی جھگڑے، گالی گلوچ، دنگہ فساد اور بے پردگی سے پرہیز ہوتا ہے۔ اگر ان نکات کو معاشرے میں پروان چڑھایا جائے تو معاشرہ جنت نظیر بن سکتا ہے۔ اور دوسرے افراد کو بھی فریضہ حج کی ادائیگی کا شوق پیدا ہوگا۔

(3) اسلامی عبادات کے تقاضے اور اثرات

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) "عبادت" کا لغوی معنی ہے:

(ا) بندگی (ب) تعلیم حاصل کرنا (ج) پڑھنا (د) پڑھانا

(ii) اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کو پیدا کیا ہے:

(ا) نسل کی افزائش کے لیے (ب) زمین کی رونق کے لیے

(ج) اپنی عبادت کے لیے (د) خوش رہنے کے لیے

(iii) زکوٰۃ دینے سے انسان کا دل پاک ہو جاتا ہے:

(ا) بخل سے (ب) حسد سے (ج) کینے سے (د) نفرت سے

(iv) اجتماعی مساوات کا عملی نمونہ ہے:

(ا) روزہ (ب) حج (ج) زکوٰۃ (د) صدقہ

(v) عبادات کا جامع تصور انسان کی پوری زندگی کو ڈھال دیتا ہے:

(ا) مشقت میں (ب) راحت میں (ج) عبادات میں (د) محنت میں

2- مختصر جواب دیں۔

(i) عبادات کا لغوی معنی لکھیں۔

جواب: "عبادت" کا لغوی معنی "بندگی اور فرماں برداری" ہے۔

(ii) اسلامی تصورِ عبادات سے متعلق آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور ہم نے انسان اور جن کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ (سُوْرَةُ الذّٰرِيٰت:56)

(iii) انسان کی زندگی میں روزہ کا کیا مقصد ہے؟

جواب: روزہ انسان کو عملی زندگی میں صبر کرنا سکھاتا ہے۔ انسان کو نفس اور شیطان کی تابع فرمانی سے روکتا ہے اور اس میں ضبط و برداشت پیدا کرتا ہے۔ روزہ قانون کی پابندی اور دوسرے انسانوں سے ہمدردی اور غم گساری کے جذبات کو مضبوط کرتا ہے۔

(iv) نماز انسان کی زندگی میں کیا اثر رکھتی ہے؟

جواب: نماز انسان میں فرض شناسی، ضبطِ نفس اور مساوات کے یقین کو پختہ کرتی ہے۔ انسان کو برائی سے بچاتی ہے، پابندیٔ وقت اور احساسِ ذمہ داری پیدا کرتی ہے۔

(v) عبادات کو کس طرح ان کی حقیقی روح کے مطابق ادا کیا جا سکتا ہے؟

جواب: عبادات کو ان کی حقیقی روح کے مطابق اس طرح ادا کیا جا سکتا ہے کہ ہمیں ہر عبادت اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے مبارک طریقوں کے مطابق ادا کرنی چاہیے۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) اسلام میں عبادات کا جامع تصور اور مقاصد بیان کریں۔

جواب: اسلام میں عبادات کا جامع تصور:

اسلام دنیا کا واحد دین ہے جس میں عبادت کا تصور سب سے زیادہ وسیع ہے۔ باقی مذاہب میں ایک خاص طرزِ عمل کو عبادت کا درجہ دیا جاتا ہے اور یہ عبادت خاص ایام کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے، جب کہ اسلام میں جہاں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ایک عبادت ہے وہاں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق کی ادائی عبادت کے زمرے میں شامل ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے پڑوسیوں، رشتہ داروں، غریبوں یا بے سہارا لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا ہے اور ان کی مدد کرتا ہے تو یہ بھی عبادت میں شامل ہے۔ الغرض ہر وہ فعل جس کے سر انجام دینے سے اللہ تعالیٰ راضی ہو اور رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی سنت پوری ہو، عبادت کہلاتا ہے۔

اسلام کا تصورِ عبادت چند مخصوص اعمال تک محدود نہیں ہے بلکہ ہر جائز کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے مبارک طریقے کے مطابق کیا جائے تو وہ بھی عبادت بن جاتا ہے۔ مثلاً کھانا، پینا، اٹھنا، بیٹھنا، شادی، خوشی، غمی، ملازمت اور تجارت وغیرہ۔ اسلامی عبادات کا جامع تصور انسان کی پوری زندگی کو عبادت میں ڈھال دیتا ہے۔ انسان اس دنیا میں کی ہوئی عبادت کا بدلہ آخرت میں پائے گا۔

اسلام میں عبادات کے مقاصد:

اسلام جہاں انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیتا ہے وہاں انسان کو یہ بھی بتاتا ہے کہ زمین اور آسمان کی ہر چیز انسان کے لیے تخلیق کی گئی ہے۔ انسان اس دنیا میں ایک مکمل معاشرتی زندگی بسر کرے اس دنیا سے لاتعلق ہو کر کسی کونے یا مسجد تک اپنے آپ کو محدود نہ کرے بلکہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا ذمہ دار بندہ ہونے کی حیثیت سے معاشرے میں بھرپور کردار ادا کرتا رہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (سورۃ الذّٰریٰت:56)

ترجمہ: اور ہم نے انسان اور جن کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

اسلامی عبادات انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہیں۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے طریقے کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

■ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- اسلام کا تصورِ عبادات زندگی کو بسر کرنے کا سبق دیتا ہے: (Final Term 23)

(a) اسوۂ حسنہ کے مطابق (b) آزادانہ طریقے سے

(c) ماتحت ہو کر (d) غلامی سے

2- عبادات کا تصور سب سے زیادہ وسیع ہے:

(a) یہودیت میں (b) بدھ مت میں (c) مسیحیت میں (d) اسلام میں

3- پانچ وقت نماز کی ادائیگی ہمیں عملی زندگی میں عادی بناتی ہے: (Final Term 23)

(a) صبر کرنے کی (b) وقت کی پابندی کرنے کی

(c) محنت کرنے کی (d) رحم کرنے کی

4- انسان کو عملی زندگی میں صبر کرنا سکھاتا ہے:

(a) جہاد (b) روزہ (c) عدل (d) شکر

5- حج سے انسان کو کیفیت نصیب ہوتی ہے:

(a) اطمینانِ قلب (b) تقویٰ (c) شہرت (d) a اور b دونوں

6- روحانی فوائد کے ساتھ ساتھ معاشی فوائد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے:

(a) روزہ (b) صدقہ (c) حج (d) جہاد

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

■ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) عبادت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔ (First Term 23)

جواب: "عبادت" کے معنی ہیں بندگی۔ شریعت کی اصطلاح میں عبادت سے مراد اللہ تعالیٰ کی خاطر اللہ تعالیٰ کے ان احکام پر عمل کرنا، جن کا تعلق ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی سے ہے، عبادت کہلاتا ہے۔

(b) قرآنی آیت کا ترجمہ لکھ کر وضاحت کریں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو کس لیے پیدا کیا۔ (First Term 23)

جواب: ترجمہ: "اور ہم نے انسان اور جن کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔" اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں وضاحت کی ہے کہ ہم نے تمام انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اس کے علاوہ ان کا دنیا میں آنے کا کوئی مقصد نہیں۔

(c) اسلامی عبادات کے ہماری زندگی پر ہونے والے کوئی سے چار اثرات تحریر کریں۔ (First Term 23)

جواب: i- انسانیت کی تربیت ہوتی ہے۔

ii- انسان اللہ تعالیٰ کا عاجز بندہ بن جاتا ہے۔

iii- ہم برائیوں سے بچ جاتے ہیں۔

iv- دوسروں کے ساتھ ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

2-(a) اسلام کی چار فرض عبادات کون سی ہیں؟ (Final Term 23)

جواب: اسلام کی چار فرض عبادات درج ذیل ہیں:

i- نماز ii- روزہ iii- حج iv- زکوٰۃ

(b) اسلام میں عبادات کا تصور کیا ہے؟ وضاحت فرمائیں۔ (Final Term 23)

جواب: اسلام کا تصورِ عبادات چند مخصوص اعمال تک محدود نہیں ہے بلکہ ہر جائز کام اگر اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ مبارک طریقے کے مطابق کیا جائے تو وہ بھی عبادات بن جاتا ہے۔

(c) روزہ سے حاصل ہونے والے کوئی سے چار فوائد لکھیے۔ (Final Term 23)

جواب: روزہ سے حاصل ہونے والے فوائد درج ذیل ہیں:

1- روزہ انسان کو عملی زندگی میں صبر کرنا سکھاتا ہے۔

2- روزہ انسان میں ضبط و برداشت پیدا کرتا ہے۔

3- روزہ قانون کی پابندی کے جذبات کو مضبوط کرتا ہے۔

4- روزہ دوسرے انسانوں سے ہمدردی اور غم گساری کے جذبات کو مضبوط کرتا ہے۔

باب سوم

سیرتِ طیبہ خاتم النبیین ﷺ

(الف) عہدِ نبوی کے ماہ و سال (مدنی عہد)

(1) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دعوت و تبلیغ کی عالمگیریت و آفاقیت

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) "دعوت" کے لفظی معنی ہیں:

(الف) بلانا (ب) پیغام (ج) کام (د) کوشش

(ii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اعلانِ نبوت فرمایا:

(الف) 40 سال کی عمر میں (ب) 50 سال کی عمر میں

(ج) 53 سال کی عمر میں (د) 63 سال کی عمر میں

(iii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مختلف بادشاہوں کے نام خطوط لکھے:

(الف) صلح حدیبیہ کے بعد (ب) میثاقِ مدینہ کے بعد

(ج) غزوۂ بدر کے بعد (د) غزوۂ احد کے بعد

(iv) صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا:

(الف) 6 ہجری میں (ب) 7 ہجری میں (ج) 8 ہجری میں (د) 9 ہجری میں

(v) شاہِ حبشہ کا لقب تھا:

(الف) مقوقس (ب) نجاشی (ج) قیصر (د) کسریٰ

2- مختصر جواب دیں۔

(i) دعوت و تبلیغ کا لغوی معنی بیان کریں۔

جواب: دعوت کا لغوی معنی ہیں "بلانا" اور تبلیغ کا لغوی معنی ہیں "پہنچانا"۔

(ii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دعوت کی عالمگیریت پر ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور ہم نے آپ (خاتم النبیین ﷺ) کو تمام لوگوں کے لیے بھیجا ہے۔ (سُوْرَةُ السَّبَا: 28)

(iii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے جن بادشاہوں کو خطوط لکھے، ان میں سے دو کے نام لکھیں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے جن بادشاہوں کو خطوط لکھے، ان میں سے دو کے نام یہ ہیں: 1- مقوقس 2- نجاشی

(iv) سفرائے رسول میں سے دو کے نام تحریر کریں۔

جواب: سفرائے رسول میں سے دو کے نام درج ذیل ہیں:

1- حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ 2- حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ

(v) داعیِ اسلام کے دو اوصاف تحریر کریں۔

جواب: داعیِ اسلام کے دو اوصاف درج ذیل ہیں:

1- داعی مخاطب کی زبان، ذہنی معیار کے مطابق اور خیر خواہی کے جذبات سے بات کرے۔

2- داعی اخلاص کی دولت سے مالا مال ہو۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دعوت کی عالم گیریت پر روشنی ڈالتے ہوئے دعوتی خطوط کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دعوت کی عالم گیریت:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دعوت آفاقی اور عالم گیر ہے۔ یہ دعوت رنگ، نسل کی تمیز کے بغیر پوری دنیا کی تمام مخلوقات کے لیے ہے۔ دعوت کی عالمگیریت کا مطلب انسانیت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے احکام کی طرف بلانا ہے۔ اسلام ایک عالم گیر پیغام ہے اور کسی کی زمان و مکان تک محدود نہیں ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ (سُورَةُ السَّبَا: 28)

ترجمہ: اور ہم نے آپ (خاتم النبیین ﷺ) کو تمام لوگوں کے لیے بھیجا ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اسلام کی نشر و اشاعت اور فروغ کے لیے بے مثال جد و جہد کی اور جوں ہی آپ خاتم النبیین ﷺ کو کچھ امن اور سکون میسر آیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فوراً اسلام کو عالمی سطح پر فروغ دینے کے لیے نئے انداز میں مختلف حکمرانوں کو قبولِ اسلام کی دعوت دی۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے دعوتی خطوط کی اہمیت:

ریاستِ مدینہ کی داخلی مضبوطی کے بعد دعوتِ اسلام کو حجاز سے باہر پہنچانے کا فیصلہ کیا اور دیگر ممالک تک یہ اسلام پہنچا کر اپنا فرضِ منصبی بخوبی سر انجام دیا۔ دعوتِ اسلام کے اس مرحلہ میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے مختلف بادشاہوں اور سرداروں کی طرف سفیر روانہ فرمائے اور خطوط بھی لکھے۔

اپنے خطوط کو مختلف حکمرانوں تک پہنچانے کے لیے نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے چند جاں نثار ساتھیوں کا انتخاب فرمایا۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے یہ سفیر نہایت ذہین و فطین، معاملہ فہم اور فصیح و بلیغ گفتگو کرنے والے تھے۔

سفیرانِ رسول خاتم النبیین ﷺ میں سیدنا عمرو بن اُمیہ الضمری، علاء حضرمی، عبداللہ بن حذافہ سہمی، دحیہ کلبی، حاطب بن ابی بلتعہ، عمرو بن عاص، سلیط بن عمرو، شجاع بن وہب، مہاجر بن ابی امیہ اور سیدنا سائب رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

اسلام کی دعوت دینے کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ نے جن بادشاہوں اور رئیسوں کو تبلیغی خطوط لکھے ان میں نجاشی، شاہِ حبشہ، مقوقس، شاہِ مصر، کسریٰ (شاہِ ایران)، قیصر (شاہِ روم)، منذر بن ساوی حاکم بحرین، ہوذہ بن علی حاکم یمامہ، حارث بن ابی شمر غسانی حاکم دمشق، اور جیفر شاہِ عمان شامل ہیں۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی ان سفارتی مہمات اور خطوط کی بدولت بعض حکمرانوں نے اسلام قبول کیا، بعض نے اسلام سے صرف محبت و عقیدت کا اظہار کیا جب کہ بعض نے انتہائی سخت جواب دیا۔ اس طرح آپ خاتم النبیین ﷺ کے خطوط سے نہ صرف اس دور کے حکمرانوں کو دعوتِ اسلام سے آگاہی حاصل ہوئی بلکہ وہ اسلامی ریاست کے احوال سے بھی باخبر ہو گئے اور انہیں معلوم ہو گیا کہ اب اسلام کا آفتاب طلوع ہو گیا ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے زیرِ اہتمام امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے پرچہ جات سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- "تبلیغ" کا معنی ہے: (First Term 23)

(a) نعت (b) نصیحت (c) سیرت (d) طیبت

2- ہر داعی کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے کام لینا چاہیے: (First Term 23)

(a) امانت داری سے (b) کفایت شعاری سے

(c) حکمت سے (d) طاقت سے

3- رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی طرف سے بادشاہوں کو بھیجے گئے خطوط ہمیں سکھاتے ہیں۔ (First Term 23)

(a) رعایا سے حسن سلوک (b) سفارت کاری کا اصول

(c) شاہی گھرانوں سے تعلقات (d) سہولیات کی فراہمی

4- اسلام کی اشاعت میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دعوت کے طرز سے ہمیں سبق ملتا ہے: (Final Term 23)

(a) حکمت و تدبر کا (b) احسان کا (c) عدل کا (d) احترامِ قانون کا

5- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا بادشاہوں کو خطوط لکھنے کا مقصد تھا: (Final Term 23)

(a) اسلام کی دعوت (b) مدد کا حصول

(c) سیاسی استحکام (d) تجارت کا فروغ

6- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دعوتی خطوط لکھے: (Final Term 23)

(a) صلح حدیبیہ کے بعد (b) فتح مکہ کے بعد

(c) غزوۂ حنین کے بعد (d) غزوۂ تبوک کے بعد

7- "بلایئے اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ۔" اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں حکم دیا گیا ہے: (First Term 24)

(a) نماز پڑھنے کا (b) جہاد کرنے کا

(c) دین کی تبلیغ کرنے کا (d) تعلیم حاصل کرنے کا

PEC کے زیرِ اہتمام امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے پرچہ جات سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) دعوت و تبلیغ کا لفظی معنی لکھیں۔ (Second Term 23)

جواب: دعوت کے لفظی معنی ہیں بلانا اور تبلیغ کے لفظی معنی ہے پہنچانا۔

(b) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ کا اردو ترجمہ لکھیں۔ (Second Term 23)

جواب: ترجمہ: اور ہم نے آپ (خاتم النبیین ﷺ) کو تمام لوگوں کے لیے بھیجا ہے۔

(c) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے جن بادشاہوں کو خطوط لکھے۔ ان میں سے چھ کے نام لکھیں۔ (Second Term 23)

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے تبلیغی خطوط نجاشی شاہِ حبشہ، مقوقس شاہِ مصر، کسریٰ شاہِ ایران، قیصر شاہِ روم، منذر شاہِ بحرین، ہوذہ شاہِ یمامہ، حارث بن ابی شمر شاہِ دمشق اور جیفر شاہِ عمان کو بھیجے۔

2-(a) دعوتِ اسلام کے ابتدائی دور میں کن لوگوں نے اسلام قبول کیا؟ (First Term 23-24)

جواب: دعوتِ اسلام کے اس ابتدائی دور میں حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

(b) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے دعوتی خطوط کا طرزِ تحریر کیا تھا؟ (First Term 24)

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے دعوتی خطوط کا طرزِ تحریر: ان خطوط کا طرزِ تحریر یہ تھا کہ ہر خط اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے شروع ہوتا یعنی بسم اللہ لکھی جاتی پھر رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا نام مبارک اور اس کے بعد اس شخص کا نام لکھا جاتا جس کی طرف خط روانہ کیا جا رہا تھا۔ حضور اکرم رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی طرف سے بھیجے گئے تمام خطوط میں نہایت آسان، سادہ اور مختصر الفاظ کا استعمال کیا گیا۔

(c) ہجرتِ مدینہ کے بعد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی جانب سے مدینہ کی مضبوطی کے لیے کیے گئے دو معاہدات کے نام لکھیں۔ (First Term 24)

جواب: مواخاتِ مدینہ، میثاقِ مدینہ۔

3-(a) تبلیغِ اسلام کے تین بنیادی اصول کون کون سے ہیں؟ (Final Term 23) (First Term 24)

جواب: تبلیغِ اسلام کے تین اصول درج ذیل ہیں:

☆ حکمت ☆ عمدہ نصیحت ☆ عمدہ طریقہ بحث

(b) آپ خاتم النبیین ﷺ نے مختلف بادشاہوں کے پاس کس مقصد کے لیے خط بھیجے؟ (Final Term 23) (First Term 24)

جواب: لوگ عموماً اپنے حکمرانوں کا دین با آسانی قبول کر لیتے ہیں خطوط کا مقصد تبلیغِ اسلام تھا تاکہ بادشاہوں کے اسلام قبول کرنے سے اسلام کی نشر و اشاعت زیادہ سے زیادہ ہو سکے۔ خطوط کا مقصد اسلام کی تبلیغ تھا۔

(2) غزوۂ خیبر

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) خیبر مرکز تھا:

(الف) یہود کا (ب) نصاریٰ کا (ج) مجوسیوں کا (د) بت پرستوں کا

(ii) غزوۂ خیبر رونما ہوا:

(الف) 7 ہجری میں (ب) 8 ہجری میں (ج) 9 ہجری میں (د) 10 ہجری میں

(iii) خیبر میں یہودیوں کے سب سے مشہور سپہ سالار کا نام تھا:

(الف) ابو رافع (ب) عبداللہ بن ابی (ج) کعب بن اشرف (د) مرحب

(iv) "فاتحِ خیبر" ہیں:

(الف) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ (ب) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

(ج) حضرت بشیر بن براء رضی اللہ عنہ (د) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

(v) مسلمانوں کو بہت سی سرسبز و شاداب زمین حاصل ہوئی:

(ا) غزوۂ خندق کے بعد **(ب)** غزوۂ خیبر کے بعد
(ج) غزوۂ تبوک کے بعد (د) غزوۂ حنین کے بعد

-2 مختصر جواب دیں۔

(i) خیبر کے علاقے کا مختصر تعارف لکھیں۔

جواب: خیبر متعدد قلعوں پر مشتمل ایک بڑا شہر تھا اور یہ مدینہ منورہ سے تقریباً ایک سو پینسٹھ (165) کلومیٹر دور شمال کی طرف ایک سرسبز و شاداب علاقہ ہے۔ یہاں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں، کھجوروں اور دوسرے کئی ایک انواع کے پھلوں کے باغات ہیں۔ خیبر یہودیوں کا سیاسی اور عسکری مرکز تھا۔

(ii) غزوۂ خیبر میں رونما ہونے والا ایک معجزہ لکھیں۔

جواب: غزوۂ خیبر میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے انھیں بلا کر ان آنکھوں میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور دعا دی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے لعاب مبارک کی برکت سے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اس طرح صحت یاب ہو گئے کہ جیسے انھیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔

(iii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مہاجرین حبشہ کی واپسی پر کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مہاجرین حبشہ کی واپسی پر خوشی کا اظہار فرمایا اور انھیں خوش خبری دی کہ تمھیں دو ہجرتوں کا ثواب ملے گا۔

(iv) غزوۂ خیبر کا کیا نتیجہ ہوا؟

جواب: غزوۂ خیبر کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس غزوہ کی فتح کے بعد مسلمانوں کو مال غنیمت کی صورت میں بہت سی سرسبز و شاداب زمینیں اور کھجوروں کے باغات ملے، عسکری لحاظ سے مضبوط قلعے اب مسلمانوں کے قبضے میں تھے اور بہت سا جنگی ساز و سامان مسلمانوں کے حصے میں آیا۔ عرب میں مسلمانوں کی عزت اور سیاسی و عسکری قوت میں بے پناہ اضافہ ہو گیا۔

(v) یہودیوں کو مسلمانوں کے خلاف لڑائی پر کون اُکسا رہا تھا؟

جواب: یہودیوں کو مسلمانوں کے خلاف یہودی قبیلہ بنو غطفان اور مدینہ کے منافقین جن میں عبداللہ بن اُبی کا نام سر فہرست ہے لڑائی پر مسلسل اُکسا رہا تھا۔

-3 تفصیلی جواب دیں۔

(i) غزوۂ خیبر میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی بہادری، سعادت اور کردار پر نوٹ لکھیں۔

جواب: غزوۂ خیبر میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی سعادت:

اسلامی لشکر فجر ہونے سے پہلے یہودیوں کے علاقے میں پہنچ گیا۔ فجر کی نماز خیبر کے قریب ادا کی اور سورج طلوع ہوتے ہی خیبر پر حملہ کر دیا۔ یہودی بھاگ کر اپنے قلعوں میں چھپ گئے۔ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ سب سے پہلے مسلمانوں نے قلعہ ناعم پر حملہ کیا۔ یہاں پر مسلمانوں کو شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ عزیز رکھتے ہیں اور جس کے ہاتھ پر فتح حاصل ہوگی۔"

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی اس سعادت کے امیدوار تھے کہ پرچم انھیں عطا ہو، لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

"علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کہاں ہیں؟"

لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول خاتم النبیین ﷺ! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اُن کو بلا کر اُن کی آنکھوں میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور دُعا دی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے لُعاب دہن کی برکت سے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اس طرح صحت یاب ہو گئے کہ جیسے انھیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو جھنڈا عطا کیا اور انھیں قلعے پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔

غزوۂ خیبر میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی بہادری اور کردار:

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ قلعہ ناعم کی طرف پیش قدمی کی اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی ہدایات کی روشنی میں پہلے یہود کو اسلام کی دعوت دی مگر وہ انکار کر کے مقابلے کے لیے سامنے آ گئے۔ اس لڑائی میں یہودیوں کا بڑا جنگجو مرحب حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہاتھوں جہنم رسید ہوا جس کے بعد یہودیوں کے حوصلے پست ہو گئے اور وہ شکست کھا کر بھاگ اُٹھے۔ یوں قلعہ ناعم پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو اسی فتح کی وجہ سے "فاتح خیبر" کہا جاتا ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 مدینہ منورہ سے 165 کلومیٹر دور واقع ہے: (Final Term 23)
(a) بدر **(b)** خیبر (c) مزدلفہ (d) عرفات

-2 خیبر عسکری و سیاسی مرکز تھا: (First Term 23) (Final Term 23)
(a) عیسائیوں کا (b) مجوسیوں کا **(c)** یہودیوں کا (d) ہندوؤں کا

-3 غزوہ خیبر میں مسلمانوں کے مدمقابل تھے: (First Term 24)
(a) مشرکین **(b)** منافقین (c) عیسائی (d) یہودی

-4 سات ہجری کو یہودیوں کے خلاف لڑا جانے والا غزوہ تھا: (Final Term 23)
(a) بدر **(b)** خیبر (c) تبوک (d) موتہ

-5 غزوہ خیبر میں مسلمان شہید ہوئے: (First Term 23)
(a) چودہ (b) سولہ **(c)** اٹھارہ (d) بیس

-6 غزوہ خیبر میں یہودی مارے گئے: (First Term 23)
(a) تریسٹھ (b) تہتر (c) تراسی **(d)** ترانوے

-7 منافقین کا سربراہ تھا: (Final Term 23)
(a) عبداللہ بن ابی (b) صلب بن حنیف
(c) سویعہ بن مالک (d) مستغلب بن عدی

-8 غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مرحب کو قتل کرنا آپ رضی اللہ عنہ کی ظاہر کرتا ہے (Final Term 23)
(a) عدالت (b) قناعت **(c)** شجاعت (d) صداقت

-9 "فاتح خیبر" کا لقب دیا گیا: (Final Term 23)
(a) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (b) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو
(c) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو **(d)** حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو

-10 حضرت علی رضی اللہ عنہ کو "اسد اللہ" کا لقب عطا کیا گیا غزوہ: (First Term 24)
(a) اُحد میں (b) بدر میں **(c)** خیبر میں (d) خندق میں

-11 رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے خیبر کے موقع پر جھنڈا پکڑایا: (First Term 24)
(a) حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو (b) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو
(c) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو **(d)** حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) غزوہ خیبر کی جنگی تیاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (Final Term 23) (First Term 24)

جواب: صلح حدیبیہ (7 ہجری) کے کچھ عرصہ بعد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خیبر کی طرف لشکر کشی کا ارادہ فرمایا اور یہودی کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے چھٹکارہ پانے کے لیے چودہ سو کے قریب مجاہدین پر مشتمل ایک لشکر تیار کیا جس میں اکثریت ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تھی جو صلح حدیبیہ میں شریک تھے۔

(b) غزوہ خیبر میں مسلمانوں کو حاصل ہونے والے کوئی سے تین معاشی فوائد تحریر کریں۔ (Final Term 23) (First Term 24)

جواب: غزوۂ خیبر کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس غزوہ کی فتح کے بعد مسلمانوں کو مال غنیمت کی صورت میں بہت سی سرسبز و شاداب زمینیں اور کھجوروں کے باغات ملے، عسکری لحاظ سے مضبوط قلعے اب مسلمانوں کے قبضے میں تھے اور بہت سا جنگی ساز و سامان مسلمانوں کے حصے میں آیا۔ عرب میں مسلمانوں کی عزت اور سیاسی و عسکری قوت میں بے پناہ اضافہ ہو گیا۔

(c) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کیا نصیحت فرمائی تھی؟ (Final Term 23)

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرمائی کہ جنگ سے پہلے یہود کو اسلام کی دعوت دیں۔

2-(a) غزوۂ خیبر میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے جھنڈے کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

"کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ عزیز رکھتے ہیں اور جس کے ہاتھ پر فتح حاصل ہوگی۔"

(b) غزوہ خیبر میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شجاعت کا کوئی واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔ (First Term 24)

جواب: غزوہ خیبر کے دوران حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ قلعہ ناعم کی طرف پیش قدمی کی اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی ہدایات کی روشنی میں پہلے یہود کو اسلام کی دعوت دی مگر وہ انکار کر کے مقابلہ کے لیے سامنے آ گئے اس لڑائی میں بڑا جنگ جو مرحب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں جہنم رسید ہوا جس کے بعد یہودیوں کے حوصلے پست ہو گئے اور وہ شکست کھا کر بھاگ گئے۔

(c) "فاتح خیبر" کسے اور کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو غزوۂ خیبر کی فتح کی وجہ سے "فاتح خیبر" کہا جاتا ہے۔

(3) معرکہ مؤتہ

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) معرکہ مؤتہ رونما ہوا:
(ا) پانچ ہجری میں (ب) چھے ہجری میں (ج) سات ہجری میں **(د)** آٹھ ہجری میں

(ii) معرکہ مؤتہ میں مسلمانوں کے پہلے سپہ سالار تھے:
(ا) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ (ب) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
(ج) حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ **(د)** حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

(iii) سیف اللہ کا معنی ہے:
(ا) اللہ کی تلوار (ب) اللہ کی رضا (ج) اللہ کی عطا (د) اللہ کی اطاعت

(iv) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے تلواریں ٹوٹیں:
(ا) چھے (ب) سات (ج) آٹھ **(د)** نو

(v) معرکہ مؤتہ میں اسلامی لشکر کی تعداد تھی:
(ا) تین ہزار (ب) پانچ ہزار (ج) دس ہزار (د) پندرہ ہزار

-2 مختصر جواب دیں۔

(i) معرکہ مؤتہ کا سبب لکھیں۔

جواب: معرکہ مؤتہ کا سبب یہ بنا کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت حارث بن عمیر رضی اللہ عنہ کو اپنا خط مبارک دے کر "بصریٰ" کے بادشاہ کی طرف بھیجا، جب وہ مؤتہ کے مقام پر پہنچے تو شرجیل بن عمرو غسانی نے سفارتی آداب کی پرواہ کیے بغیر انھیں شہید کر دیا۔ جب یہ المناک خبر مدینہ منورہ میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو پہنچی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس سرکش حاکم کی سرکوبی کے لیے ایک لشکر مؤتہ کی طرف روانہ فرمایا۔

(ii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کن تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معرکہ مؤتہ میں سپہ سالار مقرر کیا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو معرکہ مؤتہ میں سپہ سالار مقرر کیا۔

(iii) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے معرکہ مؤتہ میں کیا حکمتِ عملی اختیار کی؟

جواب: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عسکری حکمت عملی کے تحت لشکر کو دوبارہ ترتیب دیا اور مجاہدین کی جگہیں تبدیل کر دی، یعنی دائیں طرف لڑنے والے مجاہدین کو بائیں طرف کھڑا کر دیا اور بائیں طرف والوں کو دائیں منتقل کر دیا، اسی طرح آگے لڑنے والوں کو پیچھے اور پیچھے لڑنے والوں کو آگے بھیج دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی یہ حکمتِ عملی بہت کام آئی اور آہستہ آہستہ رومی لشکر کے حوصلے پست ہونے لگے اور آپ رضی اللہ عنہ اسلامی لشکر کو بحفاظت ایک پہاڑ کے دامن میں لے گئے۔

(iv) معرکہ مؤتہ کے متعلق نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا کون سا معجزہ ظاہر ہوا؟

جواب: معرکہ مؤتہ کے متعلق نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا یہ معجزہ ظاہر ہوا کہ ایک طرف مؤتہ کے مقام پر مسلمان رومیوں کے خلاف برسرِ پیکار تھے اور جواں مردی کے ساتھ ان کا مقابلہ کر رہے تھے، دوسری طرف مدینہ منورہ میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معرکہ مؤتہ کے حالات بتا رہے تھے۔

(v) معرکہ مؤتہ کے دو نتائج تحریر کریں۔

جواب: معرکہ مؤتہ کے دو نتائج درج ذیل ہیں۔

☆ رومیوں کا رعب اور دبدبہ جاتا رہا۔
☆ شام اور اردگرد کے علاقوں میں اسلام کی عسکری دھاک بیٹھ گئی۔

-3 تفصیلی جواب دیں۔

(i) معرکہ مؤتہ میں اسلامی لشکر کے سپہ سالاروں کی بہادری اور شہادت کے واقعات لکھیں۔

جواب: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تین ہزار کا لشکر لے کر مؤتہ کے مقام پر خیمہ زن ہو گئے۔ دوسری طرف قیصر رُوم بھی ایک لاکھ فوجیوں پر مشتمل ایک بہت بڑی فوج لے کر بلقاء کے علاقے میں پہنچ گیا، جہاں پر عرب عیسائی قبائل بھی ایک لاکھ کا لشکر لے کر رومیوں کے ساتھ شریک ہو گئے۔ مسلمانوں کے لیے بڑی آزمائش کی گھڑی تھی۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا پُر جوش خطاب اور آغاز جنگ:

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پُر جوش خطاب نے مسلمانوں میں ایک نئی روح پھونک دی اور ان کے حوصلے اتنے بلند ہو گئے کہ تھوڑی تعداد ہونے کے باوجود وہ رومیوں کے خلاف بے خوف و خطر میدان جنگ میں کود پڑے۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی بہادری و شہادت:

آپ رضی اللہ عنہ اسلامی پرچم تھام کر مسلمانوں کی قیادت کرتے رہے اور خوب جوش و خروش کے ساتھ دشمنانِ اسلام کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بہادری و شہادت:

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اسلامی پرچم حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے تھام لیا اور اپنی جنگی صلاحیتوں کے جوہر دکھانے لگے۔ میدانِ جنگ میں اچانک دشمن کے وار سے آپ رضی اللہ عنہ کا ایک ہاتھ کٹ گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے پرچم دوسرے ہاتھ میں تھام لیا اور اسلامی پرچم کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ اس معرکہ میں آپ رضی اللہ عنہ کے جسم پر نوے (90) کے قریب زخم آئے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی بہادری و شہادت:

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اسلامی پرچم نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے حکم کے مطابق حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے سنبھالا۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے حوصلے بلند کرنے کے لیے اشعار کہتے اور ساتھ ساتھ دشمنوں پر کاری وار بھی کرتے اور بڑی بہادری کے ساتھ لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی بہادری:

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مسلمانوں نے متفقہ طور پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر بنا لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جنگی حکمتِ عملی کے بہت ماہر تھے اور ایک عظیم سپہ سالار کی خوبیوں سے متصف تھے۔ اس معرکے میں آپ رضی اللہ عنہ اس جرأت کے ساتھ لڑے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے نو (9) تلواریں ٹوٹ گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عسکری حکمتِ عملی کے تحت لشکر کو دوبارہ ترتیب دیا اور مجاہدین کی جگہیں تبدیل کر دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی یہ حکمتِ عملی بہت کام آئی اور آہستہ آہستہ رومی لشکر کے حوصلے پست ہونے لگے۔ رومی لشکر پیچھے ہٹنے لگا اور یوں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسلامی لشکر کو بحفاظت ایک پہاڑ کے دامن میں لے گئے۔

معروضی سوالات

PEC کے زیرِ انتظام امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا خط مبارک لے کر "بصریٰ" کے بادشاہ کی طرف گئے:
(a) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ (b) حضرت حارث بن عمیر رضی اللہ عنہ ✓
(c) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ (d) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

2- سفارتی آداب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے شہید کر دیا گیا: (First Term 24)
(a) حضرت حارث بن عمیر رضی اللہ عنہ ✓ (b) حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
(c) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (d) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

3- معرکہ موتہ میں مسلمانوں کے مدِ مقابل تھے: (First Term 23)
(a) یہود (b) کفار (c) منافقین (d) رومی ✓

4- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی خوبی تھی: (Final Term 23)
(a) عظیم استاد (b) عظیم کاریگر (c) عظیم حکمران (d) عظیم سپہ سالار ✓

5- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو کس غزوہ کے بعد "سیف اللہ" کا لقب ملا:
(Final Term 23) (First Term 24)
(a) بدر (b) خندق (c) موتہ ✓ (d) حنین

6- غزوہ موتہ میں رومیوں کے حوصلے پست ہوئے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی:
(Final Term 23)
(a) حکمتِ عملی کی وجہ سے ✓ (b) دیر سے آمد کی وجہ سے
(c) سپاہیوں کو آرام دینے کی وجہ سے (d) پیش قدمی کی وجہ سے

7- معرکہ موتہ کی فتح کے بعد رعب و دبدبہ جاتا رہا: (First Term 24)
(a) رومیوں کا ✓ (b) ایرانیوں کا (c) یونانیوں کا (d) مصریوں کا

PEC کے زیرِ انتظام امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) کس صحابی رضی اللہ عنہ کو خط دے کر "بصریٰ" کے بادشاہ کی طرف بھیجا گیا؟
(Final Term 23) (First Term 24)

جواب: حضرت حارث بن عمیر رضی اللہ عنہ کو خط دے کر "بصریٰ" کے بادشاہ کی طرف بھیجا گیا۔

(b) معرکۂ موتہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کس حکمتِ عملی نے رومیوں کو پسپائی پر مجبور کر دیا؟ (Final Term 23)

جواب: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عسکری حکمتِ عملی کے تحت لشکر کو دوبارہ ترتیب دیا اور مجاہدین کی جگہیں تبدیل کر دیں، یعنی دائیں طرف لڑنے والے مجاہدین کو بائیں طرف کھڑا کر دیا اور بائیں طرف والوں کو دائیں منتقل کر دیا، اسی طرح آگے لڑنے والوں کو پیچھے اور پیچھے لڑنے والوں کو آگے بھیج دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی یہ حکمتِ عملی بہت کام آئی اور آہستہ آہستہ رومی لشکر کے حوصلے پست ہونے لگے اور آپ رضی اللہ عنہ اسلامی لشکر کو بحفاظت ایک پہاڑ کے دامن میں لے گئے۔

(c) معرکۂ موتہ کے واقعات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آج مسلمان اپنی عسکری حکمتِ عملی کو کیسے بہتر بنا سکتے ہیں؟ (Final Term 23)

جواب: عسکری حکمتِ عملی کو بہتر بنانے کے لیے مسلمانوں کو پختہ ایمان والے بہادر سپہ سالاروں کو اپنے لشکر میں لانا چاہیے اور کسی بھی معرکہ سے پہلے ٹھوس حکمتِ عملی بنانی چاہیے۔

2-(a) معرکہ موتہ کیوں پیش آیا؟ (First Term 24)

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت حارث بن عمیر رضی اللہ عنہ کو اپنا خط مبارک دے کر بصریٰ کے بادشاہ کی طرف بھیجا۔ جب وہ موتہ کے مقام پر پہنچے تو شرجیل بن عمرو غسانی نے سفارتی آداب کی پروا کیے بغیر انھیں شہید کر دیا۔ تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس سرکش حاکم کی سرکوبی کے لیے ایک لشکر موتہ کی طرف روانہ فرمایا۔

(b) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے شہدائے موتہ کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:
زید نے پرچم کو پکڑا اور وہ شہید ہو گئے ہیں، پھر اسے جعفر نے لے لیا، وہ بھی شہید ہو گئے، پھر اسے ابن رواحہ نے تھام لیا اور وہ بھی جامِ شہادت نوش کر گئے ہیں۔ یہ بیان کرتے ہوئے آپ خاتم النبیین ﷺ کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں، اب پرچم کو اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لے لیا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح و نصرت سے سرفراز فرما دیا ہے۔

(c) معرکہ موتہ کے باعث مسلمانوں کو حاصل ہونے والے عسکری فوائد تحریر کریں۔ (First Term 24)

جواب: معرکہ موتہ نے مسلمانوں کی ساکھ میں بہت اضافہ کیا اور سب سے اہم بات یہ کہ رومیوں کا رعب و دبدبہ جاتا رہا کیوں کہ مسلمان ہی وہ پہلی طاقت تھے جنہوں نے رومیوں کو للکارا اس طرح شام اور اردگرد کے علاقوں میں اسلام کی عسکری دھاک بیٹھ گئی۔

(4) خصائص و شمائل

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) وہ عادات و صفات اور خوبیاں و کمالات جو کسی کی ذات کے ساتھ خاص ہوں، کہلاتی ہیں:
(ا) خصائص ✓ (ب) دلائل (ج) معجزات (د) کرامات

(ii) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی مہرِ نبوت موجود تھی:
(ا) سینہ مبارک پر (ب) دونوں شانوں کے درمیان میں ✓
(ج) دونوں ہاتھوں کے درمیان میں (د) پیشانی مبارک پر

(iii) حضرت ہاشم کا نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے رشتہ ہے:
(ا) والد کا (ب) دادا کا (ج) نانا کا (د) پردادا کا ✓

(iv) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے نسب نامے کی تصدیق فرمائی ہے:
(ا) 20 واسطوں سے (ب) 21 واسطوں سے
(ج) 22 واسطوں سے ✓ (د) 23 واسطوں سے

(v) چلتے ہوئے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی نگاہ مبارک ہوتی تھی:
(ا) آسمان کی طرف (ب) قبلہ کی طرف
(ج) زمین کی طرف ✓ (د) چاروں طرف

2- مختصر جواب دیں۔

(i) شمائل نبوی سے کیا مراد ہے؟

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے اخلاق و احوال، عادات و مناقب، شب و روز کے معمولات، حلیہ مبارک اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی طرف منسوب تمام اشیا کے بیان کو شمائل نبوی کہتے ہیں۔

(ii) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے فرمان کی روشنی میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے حلیہ مبارک کے دو پہلو بیان کریں۔

جواب: 1- آپ خاتم النبیین ﷺ کی آنکھیں مبارک نہایت سیاہ تھیں اور پلکیں دراز۔
2- آپ خاتم النبیین ﷺ کے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی۔

(iii) سیرت النبی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں گفت گو کے تین آداب تحریر کریں۔

جواب: سیرت النبی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں گفت گو کے تین آداب درج ذیل ہیں:
1- گفت گو کرتے وقت آواز نہ بہت بلند ہو اور نہ ہی بہت پست، بلکہ معتدل آواز کے ساتھ گفت گو کرنی چاہیے۔
2- گفت گو کرتے وقت الفاظ مشکل استعمال نہیں کرنے چاہیے۔
3- گفت گو کرتے وقت ہر لفظ جدا جدا ہونا چاہیے۔ پاس بیٹھنے والا شخص اگر اسے یاد کرنا چاہے تو یاد کر سکے۔

(iv) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے کوئی سے دو معجزات تحریر کریں۔

جواب: 1- آپ خاتم النبیین ﷺ کا پسینہ مبارک ہر طرح کے عطر سے زیادہ خوش بُو دار تھا۔
2- آپ خاتم النبیین ﷺ کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔

(v) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے مبارک شجرہ کی پہلی چار شخصیات کے نام تحریر کریں۔

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کے مبارک شجرہ کی پہلی چار شخصیات کے نام درج ذیل ہیں:
1- حضرت عبداللہ 2- حضرت عبدالمطلب
3- حضرت ہاشم 4- حضرت عبد مناف

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے خصائص و شمائل پر تفصیلی مضمون لکھیں۔

جواب: **حلیہ مبارک اور حُسن بے مثال:**

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ بے مثال حسن و جمال اور کمالات سے متصف تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے اپنے انداز میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا حلیہ مبارک اور بے مثال حسن بیان کیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں دیکھا۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حلیہ مبارک کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نہ زیادہ لمبے تھے، نہ پستہ قد بلکہ میانہ قد تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ کے بال مبارک نہ بالکل پیچ دار تھے نہ بالکل سیدھے، نہ آپ خاتم النبیین ﷺ موٹے بدن کے تھے نہ گول چہرے کے، البتہ تھوڑی سی گولائی آپ خاتم النبیین ﷺ کے چہرہ مبارک میں تھی (یعنی چہرہ انور نہ بالکل گول تھا نہ بالکل لمبا بلکہ دونوں کے درمیان تھا) اور رنگ سفید سرخی مائل تھا۔ آنکھیں مبارک نہایت سیاہ تھیں اور پلکیں دراز، بدن کے جوڑوں کی ہڈیاں (مثلاً کہنیاں اور گھٹنے) موٹی تھیں ایسے ہی دونوں کندھوں کے درمیان کی جگہ بھی موٹی اور پُر گوشت تھی، آپ خاتم النبیین ﷺ کے بدن مبارک پر (معمولی طور سے زائد) بال نہیں تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی۔ آپ کے ہاتھ اور قدم مبارک پُر گوشت تھے۔ جب چلتے تو قدموں کو قوت سے اُٹھاتے گویا کہ پستی کی طرف چل رہے ہیں، جب آپ خاتم النبیین ﷺ کسی کی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن مبارک کے ساتھ توجہ فرماتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی۔ سلسلہ نبوت آپ خاتم النبیین ﷺ پر اختتام پذیر ہوا، آپ خاتم النبیین ﷺ سب سے زیادہ سخی اور سچی زبان والے تھے، سب سے زیادہ نرم طبیعت اور سب سے زیادہ شریف النفس تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو جو شخص یکا یک دیکھتا، مرعوب ہو جاتا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا وقار اس قدر زیادہ تھا کہ ہر دیکھنے والا رعب کی وجہ سے ہیبت میں آ جاتا تھا۔ (جامع ترمذی: 3638)

شجرۂ نسب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنا نسب نامہ 22 واسطوں (حضرت معد بن عدنان) تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے خود پڑھا اور اس کی تصدیق فرمائی۔ یہ متفق علیہ نسب نامہ درج ذیل ہیں:

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُ اللّٰه بِنْ عَبْدُ الْمُطَّلِب بِنْ هَاشِم بِنْ عَبْد مَنَاف بِنْ قُصَيّ بِنْ كِلَاب بِنْ مُرَّة بِنْ كَعْب بِنْ لُوَي بِنْ غَالِب بِنْ فِهْر بِنْ مَالِكْ بِنْ نَضْر بِنْ كِنَانَةْ بِنْ خُزَيْمَةْ بِنْ مُدْرِكَةْ بِنْ اِلْيَاس بِنْ مُضَرْ بِنْ نِزَار بِنْ مَعَد بِنْ عَدْنَان (صحیح بخاری: 3851)

معجزاتِ رسول: اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اس کی نبوت و رسالت کے ثبوت کی دلیل کے طور پر معجزات عطا کیے، جن کو لوگوں کے سامنے پیش کر کے انبیاء و رسل نے اپنی نبوت و رسالت کا ثبوت پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو بھی بے شمار معجزات عطا فرمائے گئے۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ کا مبارک لعاب حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی دکھتی آنکھ کے لیے شفا کا سبب بنا۔ (صحیح بخاری: 3701)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو دیکھا جب کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا مگر نہ ملا تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس کچھ پانی لایا گیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنا دستِ مبارک اس برتن میں رکھا اور لوگوں کو وضو کرنے کا حکم دیا، چناں چہ میں نے دیکھا کہ پانی آپ خاتم النبیین ﷺ کی انگلیوں کے نیچے سے (چشمہ کی طرح) پھوٹ رہا تھا حتیٰ کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ (سنن نسائی: 76)

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ (صحیح بخاری: 4867)

☆ ایک مرتبہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے دودھ کے پیالے میں ہاتھ ڈالا تو اس پیالے میں سے اصحاب صفہ نے سیر ہو کر دودھ پیا اور پھر بھی پیالے میں اتنا ہی دودھ باقی تھا۔ (جامع ترمذی: 2477)

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ کا پسینہ مبارک ہر طرح کے عطر سے زیادہ خوش بودار تھا۔ (صحیح مسلم: 2330)

☆ ایک صحابی کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر اپنا دستِ اقدس پھیرا، تکلیف جاتی رہی، ٹانگ جڑ گئی اور وہ بارگاہِ رسالت سے خود چل کر رخصت ہوئے۔ (صحیح بخاری: 4039)

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بعض اوقات بھول جاتے تھے، نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے سامنے انھوں نے چادر بچھائی، آپ خاتم النبیین ﷺ نے فضا میں سے کوئی اَن دیکھی شے ہاتھ میں بھر کر ان کی چادر میں ڈالی، انھوں نے چادر سینے سے لگائی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد میرا بھولنا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا۔ (صحیح بخاری: 119)

آدابِ گفت گو: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ گفت گو فرماتے تو آپ خاتم النبیین ﷺ کی آواز نہ بہت بلند ہوتی اور نہ ہی بہت پست ہوتی تھی، بلکہ معتدل آواز کے ساتھ گفت گو فرماتے تھے، آپ کی گفتار میں الفاظ مشکل نہ ہوتے اور نہ ہی کوئی ابہام اور شک کی کوئی گنجائش باقی رہتی، ایک ایک لفظ سننے والے کو ذہن نشین ہو جاتا تھا، حتیٰ کہ دل لوگ بھی شہد کی سی مٹھاس محسوس کرتے تھے۔ گفت گو اس انداز سے فرماتے کہ الفاظ کو آسانی سے گنا جا سکتا تھا۔ (صحیح بخاری: 3567)

آپ خاتم النبیین ﷺ کی گفت گو شعور اور آگاہی پیدا کرتی تھی، اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ عام آدمی کی طرح تیزی سے مسلسل کلام نہیں فرماتے تھے بلکہ آپ خاتم النبیین ﷺ اس طرح کلام فرماتے کہ ہر لفظ جدا ہوتا تھا اور پاس بیٹھنے والا شخص اسے یاد کر لیتا تھا۔ (سنن ابی داؤد: 4839)

اندازِ نشست و برخاست: آپ خاتم النبیین ﷺ مجلس کی صورتِ حال کے مطابق انداز اختیار فرماتے تھے۔ مجلس میں رعب، وقار اور عجز و انکسار کا حسین امتزاج تھے۔ بعض اوقات نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تکیہ بھی استعمال فرماتے تھے۔ بعض اوقات فجر کی نماز کے بعد مسجد ہی میں بیٹھ کر مختلف اذکار فرماتے تھے۔ (جامع ترمذی: 2770،585)

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- شمائل کا لغوی معنی ہے:
(a) طبیعت (b) عادت (c) سیرت **(d)** مذکورہ تمام

2- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی آنکھیں مبارک تھیں:
(a) سیاہ **(b)** نہایت سیاہ (c) سفید (d) نہایت سفید

3- سلسلۂ نبوت اختتام پذیر ہوا:
(a) حضرت آدم علیہ السلام پر (b) حضرت نوح علیہ السلام پر
(c) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر **(d)** حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر

4- رسول خاتم النبیین ﷺ نے اپنے نسب نامے کی تصدیق فرمائی ہے:
(a) فہر بن مالک تک (b) نضر بن کنانہ تک
(c) خزیمہ بن مدرکہ تک **(d)** معد بن عدنان تک

5- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اشارے سے چاند ٹکڑے ہو گیا:
(a) دو (b) تین (c) چار (d) پانچ

6- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دودھ کے پیالے میں ہاتھ ڈالا تو اس پیالے سے سیر ہو کر پیا:
(a) اصحاب عشرہ مبشرہ نے (b) اصحاب کہف نے
(c) اصحاب بدر نے **(d)** اصحاب صفہ نے

7- رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی سیرت کی روشنی میں ہمیں چاہیے کہ ہم گفتگو کے دوران اپنی آواز رکھیں: (First Term 23) (Final Term 23)
(a) پست **(b)** معتدل (c) بلند (d) تیز

8- ہمیں اپنی گفت گو کو مؤثر بنانے کے لیے بات کرنی چاہیے: (First Term 23)
(a) مبہم **(b)** واضح (c) بلند آواز سے (d) مسلسل

9- ہر نبی علیہ السلام کو اس کی نبوت و رسالت کی دلیل کے طور پر عطا کیے گئے: (Final Term 23)
(a) کرامات (b) حسن و جمال **(c)** معجزات (d) جواہرات

10- بعض اوقات آپ خاتم النبیین ﷺ اپنے الفاظ کو بار بار دہراتے تھے تاکہ دل میں اتر جائیں: (Final Term 23)
(a) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے (b) تابعین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے
(c) آئمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے (d) اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) شمائل نبوی خاتم النبیین ﷺ سے کیا مراد ہے؟ (First Term 23)
جواب: شمائل کے لغوی معنی طبیعت، عادت اور سیرت کے ہیں اصطلاح میں شمائل سے مراد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے اخلاق و احوال عادات و مناقب شب و روز کے معمولات حلیہ مبارک اور آپ کی طرف منسوب تمام اشیاء کے بیان کا نام ہے۔

(b) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے کوئی سے چار معجزات بیان کریں۔ (First Term 23)
جواب: اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو بے شمار معجزات عطا فرمائے گئے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا پسینہ مبارک ہر طرح کے عطر سے زیادہ خوشبودار تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا مبارک لعاب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی دکھتی آنکھ کے لیے شفا کا سبب بنا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے دودھ کے پیالے میں ہاتھ ڈالا تو اس پیالے میں اصحاب صفہ نے سیر ہو کر دودھ پیا اور پھر بھی پیالے میں اتنا ہی دودھ باقی تھا۔

(c) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا اندازِ ملاقات بیان کریں۔ (First Term 23)
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کسی سے ملاقات فرماتے تو اس کی طرف حقارت سے نہیں دیکھتے تھے بلکہ چہرۂ انور اسکی طرف پھیرتے اور پوری توجہ سے اس کی بات سنتے تھے۔ جس شخص سے آپ خاتم النبیین ﷺ مصافحہ فرماتے وہ پورا دن خوشی محسوس کرتا رہتا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی نگاہ آسمان کے بجائے زمین کی طرف رہتی تھی ہمیشہ نگاہ بھر کر دیکھتے تھے جس سے بھی ملتے تو سلام میں پہل کرتے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ جب کسی سے ملتے تو مصافحہ فرماتے تھے۔

2-(a) خصائص سے کیا مراد ہے؟
جواب: خصائص سے مراد وہ عادات و صفات اور خوبیاں و کمالات ہیں جو کسی کی ذات کے ساتھ خاص ہوں۔

(b) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حسن کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کیا ارشاد فرمایا؟
جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں دیکھا۔

(c) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا قد مبارک کتنا تھا؟
جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نہ زیادہ لمبے تھے، نہ پست قد بلکہ میانہ قد تھے۔

3-(a) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا چلنے کا انداز کیسا تھا؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ جب چلتے تو قدموں کو قوت سے اُٹھاتے گویا کہ پستی کی طرف چل رہے ہیں۔

(b) آپ خاتم النبیین ﷺ کا وقار مبارک کیسا تھا؟
جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کا وقار مبارک اس قدر زیادہ تھا کہ ہر دیکھنے والا رعب کی وجہ سے ہیبت میں آ جاتا تھا۔

(c) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی آنکھ کے لیے کیا چیز شفا کا سبب بنی؟
جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کا مبارک لعاب حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی دکھتی آنکھ کے لیے شفا کا سبب بنا۔

(2) اُسوۂ رسول خاتم النبیین ﷺ اور ہماری عملی زندگی

(الف) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی معاشرتی تعلیمات

(حجاب، عفت و پاک دامنی، ملاقات، اجازت طلب کرنا)

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) مردوں اور عورتوں کو چلتے ہوئے نگاہیں رکھنی چاہییں۔
(ا) اوپر **(ب)** نیچے (ج) دائیں (د) بائیں

(ii) حدیث مبارک کے مطابق ایمان کا حصہ ہے:
(ا) سفر (ب) علم **(ج)** حیا (د) کھانا پینا

(iii) استیذان سے مراد ہے:
(ا) اجازت لینا (ب) منع کرنا (ج) داخل ہونا (د) ختم کرنا

(iv) کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت مانگنا چاہیے:
(ا) ایک بار (ب) دو بار **(ج)** تین بار (د) چار بار

(v) عورت کا زیور اور مرد کی زینت ہے:
(ا) عدل و انصاف (ب) سونا چاندی **(ج)** شرم و حیا (د) صبر و تحمل

2- مختصر جواب دیں۔

(i) محرم اور غیر محرم رشتوں کا تصوّر واضح کریں۔
جواب: محرم: محرم سے مراد وہ لوگ ہیں جن سے عورت نکاح نہیں کر سکتی، وہ یہ ہیں: "باپ، چچا، ماموں، سسر، بیٹا (حقیقی اور رضاعی)، پوتا، نواسہ، شوہر کا بیٹا (سوتیلا)، داماد، بھائی (حقیقی اور رضاعی)، بھتیجا، بھانجا۔"
غیر محرم: غیر محرم رشتہ دار وہ ہیں جن سے نکاح ہو سکتا ہے اور ان سے پردہ فرض ہے۔ مذکورہ بالا رشتہ داروں کے علاوہ دیگر تمام رشتہ دار غیر محرم ہیں۔

(ii) استیذان کا مفہوم بیان کریں۔
جواب: کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت مانگنا "استیذان" کہلاتا ہے۔

(iii) حجاب کے حوالے سے اُمّہات المومنین رضی اللہ عنہن کا عمل کیا تھا؟
جواب: حجاب کے حوالے سے اُمّہات المومنین رضی اللہ عنہن کا عمل یہ تھا کہ وہ جب بھی گھر سے باہر نکلتیں، تو حجاب اوڑھ کر نکلتیں۔ کسی غیر محرم سے گفت گو کی ضرورت پیش آتی تو ہمیشہ پردے کے پیچھے سے گفت گو فرماتیں۔

(iv) حجاب کے بارے میں ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: ترجمہ: اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں، یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو، تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَحزاب: 59)

(v) اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی زندگی سے عفت و پاک دامنی کی مثال بیان کریں۔
جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم احرام کی حالت میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ حج کے سفر میں تھیں، جب قافلے کے لوگ ہمارے سامنے آئے تو ہم اپنی چادر سَر سے چہرے پر لٹکا لیتی تھیں۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) استیذان سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔
جواب: کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت مانگنا "استیذان" کہلاتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (سُوْرَۃُ النُّور: 27)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوں یہاں تک کہ تم اجازت (نہ) لے لو اور گھر والوں کو سلام (نہ) کر لو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

کسی کے گھر میں داخلے سے پہلے اجازت لینا ضروری ہے۔ اسلام کی تعلیمات کے مطابق کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تین بار اجازت طلب کی جائے، اگر اجازت مل جائے تو درست ہے ورنہ واپس جانے کو ناگوار محسوس نہ کیا جائے، نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی تین مرتبہ اجازت چاہے اور اجازت نہ ملے تو واپس چلا جانا چاہیے۔ (صحیح بخاری: 6245)

اجازت طلب کرتے ہوئے دروازے سے اندر جھانکنے کی ممانعت ہے۔ ایک شخص نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے کسی حجرہ میں سوراخ سے دیکھا، حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے پاس اس وقت ایک کنگھا تھا جس سے آپ سر مبارک کھجلا رہے تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو یہ کنگھا تمھاری آنکھ میں چبھو دیتا، اجازت مانگنا تو ہے ہی اس لیے کہ (اندر کی کوئی ذاتی چیز) نہ دیکھی جائے۔ (صحیح بخاری: 6241)

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- راستے میں چلتے ہوئے ہمیں اپنی نگاہ رکھنی چاہیے: (First Term 23)
(a) اوپر **(b)** نیچے (c) دائیں (d) بائیں

2- قرآن مجید کے مطابق، جب مسلمان عورتیں گھروں سے نکلیں تو انھیں چادریں لٹکانی چاہییں: (Final Term 23)
(a) اپنے کندھوں پر (b) اپنی گردن کے اردگرد
(c) اپنے چہروں پر (d) اپنے بازوؤں میں

3- غیر محرم رشتہ دار ہے:
(a) چچا (b) سسر (c) بھتیجا (d) چچازاد بھائی

4- اسلامی تعلیمات سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ کسی کے گھر جاتے وقت اہتمام کریں: (Final Term 23)
(a) دعوت اور طعام کا (b) اجازت اور سلام کا
(c) صبر و تحمل کا (d) عدل اور انصاف کا

5- ایک شخص نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حجرہ مبارک میں جھانکا، اس وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ہاتھ مبارک میں تھا:
(a) کنگھا (b) عمامہ (c) سرمہ (d) پانی

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) اسلام نے مرد و عورت کے حجاب کے کون کون سے احکام بیان کیے ہیں؟ (First Term 23)
جواب: اسلام نے ہماری آسانی اور معاشرے میں حیا اور پاکدامنی کی فضا پیدا کرنے کے لیے حجاب کے احکام نازل کیے ہیں۔ مرد کے لیے حکم ہے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھے اپنے ستر کی حفاظت کرے۔ اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرے۔ عورت بلا ضرورت کسی کے سامنے بے حجاب نہ ہو۔ خواتین اپنا بناؤ سنگھار غیر مردوں کے سامنے ظاہر نہ کریں۔ گھر سے باہر نکلتے وقت چادر اوڑھ لیں۔

(b) اسلام نے محرم اور نامحرم رشتوں کی تقسیم کیوں کی ہے؟ (First Term 23)
جواب: محرم وہ رشتے ہیں جن سے نہ تو نکاح ہو سکتا ہے اور نہ ہی ان سے پردہ فرض ہے، جیسے باپ، دادا، حقیقی بھائی، ماموں، چچا وغیرہ۔ جب کہ نامحرم وہ رشتے ہیں جن سے پردہ فرض ہے اور ان سے نکاح جائز ہے۔ ان میں محرم رشتوں کے علاوہ تمام افراد شامل ہیں۔
اس کی تقسیم اسلام نے اس لیے کی ہے کہ معاشرے میں حیاداری قائم رہے۔ تعلقات استوار کرتے وقت اور میل ملاقات کرتے وقت ایک دوسرے سے دوری بنا کر رکھی جائے۔ عموماً اپنے محافظ اور دشمن میں فرق کرنا مشکل ہوتا ہے خصوصاً کم عمر بچوں میں۔ تو ان کو یہ سکھانا مقصود ہے وہ ہر کسی کے قریب نہ آئیں۔ ہمارے محرم رشتے عموماً ہم سے مخلص، مہربان اور شفقت کرنے والے ہوتے ہیں لہٰذا ان سے پردہ کرنا فرض نہیں۔

2-(a) مدینہ میں کس طرح کے احکام نازل ہوئے؟ (First Term 23)
جواب: مدنی معاشرہ کی تشکیل میں عقائد و عبادات کے ساتھ ساتھ معاملات پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی اصلاح کے لیے احکام نازل فرمائے جن میں خاص طور پر حجاب، عفت، پاک دامنی، ملاقات، گھر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کے احکام اور مجالس کے آداب وغیرہ شامل ہیں۔

(b) حجاب، عفت اور پاکدامنی کے حوالے سے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا طرز عمل بیان کریں۔ (First Term 23)
جواب: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی زندگی تمام خواتین کے لیے مشعل راہ ہے۔ اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن جب بھی گھر سے باہر نکلتیں تو حجاب اوڑھ کر نکلتیں۔ کسی غیر محرم سے گفت گو کی ضرورت پیش آتی تو ہمیشہ پردے کے پیچھے سے گفت گو فرماتیں۔ اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن پردے کی اس قدر پابند تھیں کہ سفر حج کے دوران بھی پردے کا اہتمام فرماتیں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم احرام کی حالت میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ حج کے سفر میں تھیں جب قافلے کے لوگ ہمارے سامنے آتے تو ہم اپنی چادر سر سے چہرے پر لٹکا لیتی تھیں۔ (سنن ابی داؤد 254)

باب چہارم

اَخلاق و آداب

(الف) مساوات

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔
(i) ''مساوات'' کا لغوی معنی ہے:
(الف) برابری (ب) تقسیم کرنا (ج) واضح کرنا (د) عام کرنا

(ii) تمام انسان اولاد ہیں:
(الف) حضرت آدم علیہ السلام کی (ب) حضرت ادریس علیہ السلام کی
(ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی (د) حضرت اسماعیل علیہ السلام کی

(iii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تعمیر میں حصہ لیا:
(الف) مسجد نبوی کی (ب) مسجد قبا کی
(ج) مسجد ذوالقبلتین کی (د) مسجد خیف کی

(iv) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے زمین کی کھدائی میں حصہ لیا:
(الف) غزوۂ خندق میں (ب) غزوۂ خیبر میں
(ج) غزوۂ تبوک میں (د) غزوۂ اُحد میں

(v) بنو مخزوم کی عورت کی سفارش کی:
(الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے
(ج) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے (د) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے

2- مختصر جواب دیں۔
(i) ''مساوات'' کا مفہوم بیان کریں۔
جواب: مساوات سے مراد ہے کہ کسی انسان کو رنگ، نسل یا زبان، معاش کی بنیاد پر دیگر انسانوں پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔ تمام انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

(ii) مساوات کے بارے میں ایک قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: ترجمہ: اے لوگو! اپنے ربّ (کی نافرمانی) سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان (آدم علیہ السلام) سے پیدا فرمایا۔ (سُوْرَةُ النِّسَاء: 1)

(iii) عدل اور مساوات میں کیا فرق ہے؟
جواب: لوگوں کو قابلیت، تعلیم اور تجربے کے مطابق ذمہ داریاں دینا عدل کہلاتا ہے، جب کہ تمام انسانوں کو قانونی لحاظ سے یکساں اور برابر حیثیت کے حامل ہونا مساوات کہلاتا ہے۔

(iv) اُسوۂ حسنہ سے مساوات کی ایک مثال لکھیں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے غزوۂ خندق کے موقع پر بنفس نفیس خندق کی کھدائی میں حصہ لیا۔

(v) سیرت طیبہ سے قانونی مساوات کی ایک مثال بیان کریں۔
جواب: ایک مرتبہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی، جرم ثابت ہونے پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ اس کے خاندان والوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو انتہائی محبوب تھے، سے سفارش کروائی۔ اس پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے غصے کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا: تم سے پہلی قومیں اس لیے تباہ ہو گئیں کہ جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا اور جب کوئی عام آدمی جرم کرتا تو اسے سزا دی جاتی۔

3- تفصیلی جواب دیں۔
(i) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مساوات پر تفصیلی مضمون لکھیں۔
جواب: مساوات کی اہمیت قرآن مجید کی روشنی میں:
کسی انسان کو رنگ، نسل یا زبان، معاش کی بنیاد پر دیگر انسانوں پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔ تمام انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ (سُوْرَةُ النِّسَاء: 1)
ترجمہ: اے لوگو! اپنے ربّ (کی نافرمانی) سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان (آدم علیہ السلام) سے پیدا فرمایا۔
کسی بھی معاشرے کی بقا اور ترقی کے لیے مساوات اور برابری کا ہونا بہت ضروری ہے۔ کوئی بھی معاشرہ اس وقت ترقی کرتا ہے جب اس معاشرے میں قانون کی عمل داری ہو اور قانون کی نظر میں تمام انسان برابر ہوں۔ معاشرے کا کوئی فرد اپنے حقوق سے محروم نہ رہے اور ہر شخص کو اس کی محنت کا پورا صلہ ملے۔
مساوات کی اہمیت حدیث کی روشنی میں: خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مساوات کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: لوگو! تمھارا ربّ ایک ہے، تمھارا باپ ایک ہے، تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور مٹی سے بنے ہو۔ تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی برتری حاصل نہیں، فضیلت صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔
اُسوۂ حسنہ: شعب ابی طالب میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے خاندان کے دیگر افراد کی طرح بھوک اور پیاس کی شدت برداشت کی۔ مسجد نبوی کی تعمیر میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ حصہ لیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ مسجد نبوی کی تعمیر کے لیے پتھر اور اینٹیں اٹھاتے رہے۔ غزوۂ خندق کے موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے بنفس نفیس خندق کی کھدائی میں حصہ لیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ سفر میں ہوتے تو کام بانٹ لیتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح آپ خاتم النبیین ﷺ بھی اپنے حصے کا کام کرتے تھے۔
سیرت طیبہ سے قانونی مساوات کی مثالیں: ریاست مدینہ کے حکمران کے طور پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے معاشرے میں مساوات کو فروغ دیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے معاشرے کے تمام افراد اور تمام طبقات پر یکساں طور پر قانون کی عمل داری کو یقینی بنایا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے خود اپنے آپ کو بھی یہ کہ کر عوام کے سامنے پیش کیا کہ جس کسی کو مجھ سے کوئی بدلہ یا قصاص لینا ہو تو لے سکتا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے خاندان، رشتہ داروں اور قریبی لوگوں کے ساتھ بھی قانونی مساوات کا برتاؤ فرمایا اور کسی کے ساتھ کوئی ادنیٰ رعایت نہیں کی۔
ایک مرتبہ قبیلہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی، جرم ثابت ہونے پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ اس کے خاندان والوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو انتہائی محبوب تھے، سے سفارش کروائی۔ اس پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے غصے کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا ''تم سے پہلی قومیں اس لیے تباہ ہو گئیں کہ جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا اور جب کوئی عام آدمی جرم کرتا تو اسے سزا دی جاتی۔''
حاصل کلام: ہمیں چاہیے کہ اسلامی عدل اور مساوات پر مبنی تعلیمات پر عمل کریں۔ اس سے معاشرے کے تمام افراد کو ان کے حقوق حاصل ہوں گے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- رنگ، نسل اور زبان کی بنیاد پر کوئی کسی سے برتر نہیں اسے کہتے ہیں: (Final Term 23)
(a) اخوت (b) مساوات (c) عدل (d) اتحاد

2- اللہ تعالیٰ کے فرمان "يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ" سے ہمیں سبق ملتا ہے: (Second Term 23)
(a) ایثار کا (b) مساوات کا (c) میانہ روی کا (d) اتحاد کا

3- تمام انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں یہ جملہ واضح بیان ہے: (Second Term 23)
(a) رغبت کا (b) مساوات کا (c) سیاست کا (d) دنیا کی بے ثباتی کا

4- انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے کسی کو ذمہ داری دینے سے پہلے ہم اس چیز کو مدنظر رکھتے ہیں: (Final Term 23)
(a) حسب و نسب (b) رنگ و نسل (c) دولت و شہرت (d) قابلیت و تجربہ

5- نسلی تعصب کا خاتمہ ہمارے معاشرے میں فروغ دیتا ہے: (Final Term 23)
(a) صداقت کو (b) امانت کو (c) مساوات کو (d) قناعت کو

6- عہد رسالت میں چوری کا جرم کرنے والی فاطمہ نامی عورت کا خاندان تھا: (Final Term 23)
(a) بنو نضیر (b) بنو امیہ (c) بنو مخزوم (d) بنو کلب

7- ریاست کے حکمران کو چاہیے کہ وہ معاشرتی مساوات پر عمل کرتے ہوئے قانون کی عمل داری کو یقینی بنائے: (Second Term 23)
(a) تمام مسلمانوں پر (b) تمام لوگوں پر (c) تمام اقلیتوں پر (d) تمام غلاموں پر

8- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے قبائلی تفاخر اور نسلی امتیاز کا: (Final Term 23)
(a) تذکرہ کیا (b) اشارہ دیا (c) بُرا منایا (d) خاتمہ کیا

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) مساوات کا لفظی اور اصطلاحی معنی لکھیے۔ (Second Term 23) (Final Term 23)
جواب: مساوات کا لفظی معنی برابری یا ایک جیسا ہونا ہے اور اصطلاح میں کسی انسان کو رنگ، نسل یا زبان کی بنیاد پر دیگر انسانوں پر کوئی برتری حاصل نہیں۔

(b) معاشرے میں مساوات کی اہمیت بیان کیجیے۔ (Second Term 23)
جواب: کسی بھی معاشرے کی بقا اور ترقی کے لیے مساوات اور برابری کا ہونا بہت ضروری ہے۔ کوئی بھی معاشرہ اس وقت ترقی کرتا ہے جب اس معاشرے میں قانون کی عملداری ہو اور قانون کی نظر میں تمام انسان برابر ہوں۔ ہر شخص کو اس کی محنت کا صلہ ملے۔

(c) مساوات اپنانے سے معاشرے پر کون سے دو اثرات لکھیے۔ (Second Term 23)
جواب: اسلامی عدل و مساوات پر مبنی تعلیمات پر عمل کرنے سے معاشرے کے تمام افراد کو ان کے حقوق حاصل ہوں گے۔ مساوات اور برابری ملے گی۔ اور اس کے نتیجے میں

معاشرے سے بے چینی کا خاتمہ ہوگا اور افرادِ معاشرہ کو خوشی اور مسرت حاصل ہوگی۔

2-(a) "یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ" کا ترجمہ کریں۔ (Second Term 23)

جواب: ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب (کی نافرمانی) سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان (آدم علیہ السلام) سے پیدا فرمایا۔

(b) نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی زندگی سے مساوات کی کوئی ایک مثال تحریر کریں۔ (Second Term 23)

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے اسوۂ حسنہ سے ہمیں قانونی مساوات کا برتاؤ سکھایا چنانچہ ایک مرتبہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی، جرم ثابت ہونے پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ اس کے خاندان والوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سفارش کروائی۔ اس پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے غصے کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا: تم سے پہلی قومیں اس لیے تباہ ہو گئیں کہ جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا اور جب کوئی عام آدمی جرم کرتا تو اسے سزا دی جاتی۔

(ب) اُخوتِ اسلامی اور اتحادِ ملّی

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) اُخوتِ اسلامی سے مراد ہے:
(الف) ■ اسلامی بھائی چارہ (ب) اسلامی نظام (ج) اسلامی نظم و ضبط (د) اسلامی حکومت

(ii) قرآن و حدیث میں تمام مومنین کو قرار دیا گیا ہے:
(ا) ہمدرد ■ بھائی (ج) خیر خواہ (د) دوست

(iii) حدیث مبارک میں تمام مومنین کو قرار دیا گیا ہے:
■ ایک جسم کی مانند (ب) ایک درخت کی مانند
(ج) ایک پہاڑ کی مانند (د) ایک چٹان کی مانند

(iv) مسلمانوں کا عقیدے اور نظریے کی بنیاد پر ایک ہونا کہلاتا ہے:
■ اتحادِ ملی (ب) عدل و انصاف (ج) کفایت شعاری (د) رواداری

(v) فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے مسلمانوں کو اپنانا ہوگا:
■ اتحادِ ملی کو (ب) کفایت شعاری کو (ج) سخاوت کو (د) صبر و تحمل کو

2- مختصر جواب دیں۔

(i) اُخوتِ اسلامی سے کیا مراد ہے؟

جواب: اُخوتِ اسلامی سے مراد تمام روئے زمین کے مسلمانوں کا وہ تعلق ہے جس کی بنیاد محبت اور خیر خواہی پر استوار ہے۔

(ii) اُمتِ مُسلمہ کے مسائل کے حل کے لیے ہمیں کیا کردار ادا کرنا چاہیے؟

جواب: اُمتِ مُسلمہ کے مسائل کے حل کے لیے ہمیں اتفاق و اتحاد سے رہنا چاہیے۔ ہر قسم کی فرقہ واریت سے بچنا چاہیے۔

(iii) اُخوتِ اسلامی کی اہمیت پر ایک حدیث مبارک تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ

ترجمہ: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ (صحیح بخاری: 2442)

(iv) اتحادِ ملی کی اہمیت پر ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: بے شک سب اہل ایمان (تو آپس میں) بھائی بھائی ہیں۔ (سُوْرَۃُ الْحجرات: 10)

(v) حدیث مبارک میں مسلمانوں کے باہمی اتحاد کی کیا مثال دی گئی ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مسلمانوں کے باہمی اتحاد کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

"تمام مسلمان باہمی رحم، محبت اور شفقت میں ایک جسم کی مانند ہیں، اگر اس کے ایک عضو کو تکلیف ہو تو جسم کے سارے اعضا بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔" (صحیح بخاری: 5665)

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن و حدیث کی روشنی میں اُخوتِ اسلامی اور اتحادِ ملی پر تفصیلی مضمون تحریر کریں۔

جواب: **قرآن مجید کی روشنی میں اُخوتِ اسلامی اور اتحادِ ملی:**

تمام مسلمان عقیدے اور نظریے کی بنیاد پر ایک قوم ہیں۔ مسلمانوں کے اتحادِ ملی کی بنیاد اسلامی عقائد و نظریات پر ہے۔

اہل ایمان بھائی بھائی: ملتِ اسلامیہ ایک امت ہے اور اس کے تمام افراد آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (سُوْرَۃُ الحجرات: 10)

ترجمہ: بے شک سب اہل ایمان (تو آپس میں) بھائی بھائی ہیں۔

لڑائی جھگڑے کی ممانعت: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آپس کے لڑائی جھگڑے سے منع فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ (سُوْرَۃُ الانفال: 46)

ترجمہ: اللہ اور اس کے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرو اور آپس میں نہ جھگڑو (ورنہ) تم کم ہمت ہو جاؤ گے اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

دورِ حاضر میں مسلمانوں کو درپیش مسائل اور اُن کا حل: دورِ حاضر میں اگر ہم مسلمانوں کو درپیش مسائل سے نمٹنا اور انھیں حل کرنا چاہتے ہیں تو اس کا راز اُمتِ مسلمہ کے اتحاد اور فرقہ واریت کے خاتمہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی لیے مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد کی تلقین فرمائی اور فرقہ واریت سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (سُوْرَۃُ اٰل عمرٰن: 103)

ترجمہ: اور تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو

احادیث مبارکہ کی روشنی میں اُخوتِ اسلامی اور اتحادِ ملی:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ملتِ اسلامیہ کے اتحاد کی بہت تاکید فرمائی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اُخوتِ اسلامی اور اتحادِ ملی کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

"تمام مسلمان باہمی رحم، محبت اور شفقت میں ایک جسم کی مانند ہیں، اگر اس کے ایک عضو کو تکلیف ہو تو جسم کے سارے اعضا بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔" (صحیح بخاری: 5665)

ایک اور حدیث مبارک میں ارشاد ہے:

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ (صحیح بخاری: 2442)

ترجمہ: "مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔"

حاصلِ کلام: قرآن و حدیث کی تعلیمات سے اُخوتِ اسلامی اور اتحادِ ملی کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ ملتِ اسلامیہ کا اتحاد ہی اُمتِ مسلمہ کے تمام مسائل کے حل کا ضامن ہے۔ مسلمانوں کا اتحاد آپس میں ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات پیدا کرتا ہے، جس سے مسلمانوں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کے جذبات اُبھرتے ہیں اور اُمتِ مسلمہ کے مسائل حل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- حدیث نبوی ﷺ "اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ" ایک بہترین مثال ہے: (Second Term 23)
■ (a) اخوت کی (b) مساوات کی (c) عمل کی (d) حکمت کی

2- مسلمانوں کے اتحادِ ملی کی بنیاد ہے:
(a) صبر و شکر پر ■ (b) اسلامی عقائد و نظریات پر
(c) عفو و درگزر پر (d) عدل و انصاف پر

3- اخوت اسلامی کے نتیجے ہی سے قائم ہوتی ہے: (Final Term 23)
(a) میانہ روی (b) رواداری (c) سادگی ■ (d) اتحادِ ملی

4- دنیا بھر کے مسلمانوں کو درپیش مسائل کا حل ہے: (Final Term 23)
(a) دولت (b) حکومت ■ (c) اتحاد (d) تجارت

5- دورِ حاضر میں فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے ضروری ہے: (Second Term 23)
(a) کفایت شعاری ■ (b) اتحادِ ملی (c) امانت داری (d) سخاوت

6- کشمیر اور فلسطین کے مسائل کے حل کے لیے ضروری ہے: (Final Term 23)
(a) مال و دولت (b) نماز کی پابندی
(c) زکوٰۃ کی پابندی ■ (d) اتحادِ ملی

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) اخوت اسلامی اور اتحادِ ملی کے درمیان فرق بیان کریں۔ (Second Term 23)

جواب: اخوت کے معنی بھائی چارے کے ہیں۔ اسلامی اخوت سے مراد تمام روئے زمین کے مسلمان کا وہ تعلق ہے جس کی بنیاد محبت اور خیر خواہی پر استوار ہے۔ اس کا مطلب ہے ایک ہونا۔ اتحادِ ملی سے مراد کسی ملت کا عقیدے اور نظریے کی بنیاد پر ایک ہو جانا ہے۔ تمام مسلمان عقیدے اور نظریے کی بنیاد پر ایک قوم ہیں۔

(b) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اخوت اسلامی اور اتحادِ ملی کی اہمیت بیان کریں۔ (Second Term 23)

جواب: قرآن و حدیث کی تعلیمات سے اخوت اسلامی اور اتحادِ ملی کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بے شک سب اہل ایمان بھائی بھائی ہیں" اسی طرح نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "تمام مسلمان باہمی رحم، محبت اور شفقت میں ایک جسم کی مانند ہیں۔ اگر اس کے ایک عضو کو تکلیف ہو تو جسم کے سارے اعضا بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔" مسلمانوں کا اتحاد آپس میں ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ اخوت اسلامی اور اتحادِ ملی ہی امت مسلمہ کے تمام مسائل کے حل کا ضامن ہے۔

(c) مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے ہمیں کیا کردار ادا کرنا چاہیے؟ (Second Term 23)

جواب: دورِ حاضر میں کشمیر اور جہاں جہاں مسلمانوں کو مسائل اور مشکلات درپیش ہیں، ان تمام کا حل اخوت اسلامی اور اتحادِ ملی کے ساتھ وابستہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہیں اور سب مل کر فرقہ واریت، گروہ بندی اور تعصب کا خاتمہ کریں۔ اسی میں ہماری بقا اور سلامتی ہے۔

2-(a) اُخوتِ اسلامی کی اہمیت پر ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔ (Final Term 23)

جواب: ترجمہ: بے شک سب اہل ایمان (تو آپس میں) بھائی بھائی ہیں۔

(b) ترجمہ لکھیں: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا

جواب: ترجمہ: اور تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔

(ج) بُری عادات سے اِجتناب

(1) بدگمانی سے پرہیز

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) کسی کے بارے میں بے جا شک اور بُرا خیال کہلاتا ہے:
■ بدگمانی (ب) بے صبری (ج) تکبر (د) حسد

(ii) حدیثِ مبارک کے مطابق سب سے جھوٹی بات ہے:
(ا) چغلی (ب) غیبت (ج) تہمت ■ بدگمانی

(iii) اسلام نے دوسروں سے متعلق رویہ اپنانے کی ترغیب دی ہے:
■ خوش گمانی کا (ب) سختی کا (ج) نرمی کا (د) بدگمانی کا

(iv) اللہ تعالیٰ نے بدگمانی سے بچنے کا حکم دیا ہے:
■ سورۃ الحجرات میں (ب) سورۃ الاخلاص میں (ج) سورۃ الفلق میں (د) سورۃ الناس میں

(v) بدگمانی میں مبتلا شخص بیماری کا شکار ہوتا ہے:
■ نفسیاتی (ب) جسمانی (ج) روحانی (د) دماغی

2- مختصر جواب دیں۔

(i) بدگمانی سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی شخص کا دوسروں کے بارے میں کوئی ایسی منفی رائے یا اندازہ قائم کرنا جس سے اُخوت اور بھائی چارے پر اثر پڑے، بدگمانی کہلاتا ہے۔

(ii) بدگمانی سے متعلق ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اے ایمان والو! بدگمانی سے بہت زیادہ بچو، بے شک بعض گمان گناہ ہیں اور نہ (کسی کے متعلق) جاسوسی کرو۔ (سُوْرَۃُ الحجرات: 12)

(iii) حُسنِ ظن کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: بے شک حسن ظن عبادات میں شامل ہے۔

(iv) بدگمانی سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

جواب: دوسروں کے متعلق حُسن ظن کا مظاہرہ کرتے ہوئے بدگمانی سے بچا جا سکتا ہے۔

(v) بدگمانی کی ممانعت کے حوالے سے سیرت طیبہ سے ایک مثال بیان کریں۔

جواب: ایک دفعہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ایک مسلمان کو اس کے کسی عمل پر سزا دی تو کسی دوسرے صحابی نے ان کے متعلق سخت کلمات کہے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کہو۔ اس میں یہ خوبی بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ سے محبت کرتا ہے۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) بدگمانی کے نقصانات تحریر کریں۔

جواب: بدگمانی کے چند ایک اہم نقصانات درج ذیل ہیں:
(الف) بدگمان شخص بے چینی اور ذہنی خلفشار کا شکار ہو جاتا ہے۔
(ب) بدگمانی کی وجہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔
(ج) بدگمانی کرنے والا شخص نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔
(د) بدگمان شخص کا معاشرے کے دیگر افراد پر اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔

الغرض بدگمانی ایک ایسی متعدی بیماری ہے جس سے معاشرتی بگاڑ کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ دوسروں کے متعلق حسنِ ظن کا مظاہرہ کرتے ہوئے بدگمانی سے پرہیز کریں۔ بلا تحقیق بدگمانی کا شکار نہ ہوں۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- بدگمانی کا لغوی معنی ہے:
(a) بے صبری (b) حسد (c) ✔ بے جا شک اور بُرا خیال (d) بُری صحبت

2- اللہ تعالیٰ کے فرمان "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ" میں بچنے کا حکم دیا گیا ہے: (Second Term 23)
(a) ✔ بدگمانی سے (b) جھوٹ سے (c) غیبت سے (d) حسد سے

3- حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ سے فتح مکہ سے پہلے کس حکمتِ عملی کے بارے میں بھول ہوئی؟
(a) معاشی (b) تعلیمی (c) معاشرتی (d) ✔ جنگی

4- حدیث مبارک "گمان سے بچو کیونکہ گمان سب سے جھوٹی بات ہے" سے ہمیں درس ملتا ہے: (Final Term 23)
(a) سخاوت کا (b) ✔ بدگمانی سے بچنے کا
(c) انصاف کرنے کا (d) بے حیائی سے بچنے کا

5- بدگمانی خاندان میں پیدا کرتی ہے: (Final Term 23)
(a) مساوات (b) اتفاق (c) قربت (d) ✔ بگاڑ

6- بدگمانی بگاڑ کا باعث بنتی ہے: (Final Term 23)
(a) ✔ معاشرتی (b) معاشی (c) ثقافتی (d) ادبی

درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) بدگمانی کا معنی اور مفہوم واضح کریں۔

جواب: بدگمانی کے لفظی معنی: "بے جا شک اور بُرا خیال" کرنے کے ہیں۔ اصطلاح میں کسی شخص کا دوسروں کے بارے میں کوئی ایسی منفی رائے یا اندازہ قائم کرنا جس سے اخوت اور بھائی چارے پر اثر پڑے، بدگمانی کہلاتا ہے۔

(b) اسلام دوسروں کے بارے میں حسنِ ظن رکھنے کے حوالے سے کیا تعلیم دیتا ہے؟ (Final Term 23)

جواب: اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ ہم دوسروں سے متعلق حسنِ ظن رکھیں اور بلاتحقیق کسی کے بارے میں بدگمانی کا شکار نہ ہوں، کیوں کہ بدگمانی ایک ایسی اخلاقی بُرائی ہے جس کی وجہ سے انسان بغیر دلیل کسی شخص کے بارے میں کوئی شک یا بُرا خیال دل میں بٹھا لیتا ہے۔

(c) اسوۂ نبوی خاتم النبیین ﷺ سے ہمیں حسن ظن کے حوالے سے کیا سبق ملتا ہے؟ (Final Term 23)

جواب: نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ اہل بیت رضی اللہ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فرامین سے ہمیں بدگمانی سے بچنے اور حسنِ ظن اختیار کرنے کا درس ملتا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنے طرزِ عمل سے حسنِ ظن کو فروغ دیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ہمیشہ اپنے ساتھیوں کے بارے میں حسنِ ظن اختیار فرماتے تھے۔

2-(a) بدگمانی سے متعلق ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: بدگمانی سے بچو، بے شک بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ (صحیح بخاری: 6066)

(b) اللہ تعالیٰ نے کن دو باتوں سے منع فرمایا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے بدگمانی اور دوسرے لوگوں کے معاملات میں مداخلت سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اے ایمان والو! بدگمانی سے بہت زیادہ بچو، بے شک بعض گمان گناہ ہیں اور نہ (کسی کے متعلق) جاسوسی کرو۔

(c) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیسے حسنِ ظن اختیار فرمایا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے استفسار پر حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے اپنی نیت سے آگاہ کیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کے متعلق حسنِ ظن اختیار فرمایا۔

3-(a) بدگمانی کے دو نقصانات لکھیں۔

جواب: بدگمانی کے دو نقصانات درج ذیل ہیں:
i- بدگمانی کی وجہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔
ii- بدگمانی کرنے والا شخص نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

(b) سبق "بدگمانی سے پرہیز" سے ہمیں کیا درس ملتا ہے؟

جواب: اس سبق سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ ہم دوسروں کے متعلق حسنِ ظن کا مظاہرہ کرتے ہوئے بدگمانی سے پرہیز کریں۔ بلاتحقیق بدگمانی کا شکار نہ ہوں۔

(2) حرص و طمع کی ممانعت

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) خواہشات کی زیادتی کو کہا جاتا ہے:
(ا) ✔ حرص (ب) حسد (ج) چغلی (د) غیبت

(ii) حدیث مبارک کے مطابق لالچی انسان کا پیٹ بھرے گی:
(ا) دودھ کی کثرت (ب) پانی کی کثرت
(ج) ✔ قبر کی مٹی (د) کھانے کی فراوانی

(iii) اہل بیت رضی اللہ عنہم مہینوں گزر بسر کرتے تھے:
(ا) ✔ کھجور اور پانی پر (ب) کھجور اور پنیر پر
(ج) روٹی اور سالن پر (د) پھل اور میوہ جات پر

(iv) حرص و طمع ابھارتا ہے:
(ا) حسد پر (ب) چغلی پر (ج) ✔ بخل پر (د) غیبت پر

(v) قرآن مجید میں حرص و طمع کے لیے استعمال ہونے والا لفظ ہے:
(ا) ✔ شُح (ب) کِبْر (ج) عُجب (د) بخل

2- مختصر جواب دیں۔

(i) حرص و طمع سے کیا مراد ہے؟

جواب: حرص: کسی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادتی کی خواہش رکھنے کو حرص کہتے ہیں۔
طمع: کسی چیز میں حد درجہ دلچسپی کی وجہ سے انسان کا اس کی جانب راغب ہونا، طمع کہلاتا ہے۔

(ii) حرص کی مذمت میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان تحریر کریں۔

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورۃ الحشر: 9)

ترجمہ: اور جو شخص اپنے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا تو یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

(iii) حدیث مبارک کے مطابق پہلی قوموں کی ہلاکت کا سبب کیا ہے؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"لالچ سے بچتے رہو کیوں کہ تم سے پہلی قومیں لالچ کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں۔" (سنن ابی داؤد: 1698)

(iv) قناعت سے متعلق رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے کسی ایک فرمان کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:
ترجمہ: فلاح پا گیا وہ شخص جو اسلام لایا اور اسے مناسب رزق دیا گیا اور جو اللہ نے اس کو عطا کیا اس پر اُسے قناعت دی گئی۔ (صحیح مسلم: 1054)

(v) اصحاب صُفّہ رضی اللہ عنہم کی زندگی سے قناعت کی کوئی ایک مثال دیں۔

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اصحاب صُفّہ رضی اللہ عنہم کی قناعت کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں نے ستر (70) اصحاب صُفّہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا جن میں سے کسی ایک کے بدن پر بھی چادر نہ تھی، یا تو تہ بند ہوتا یا ایک ایسا کپڑا جس کو انھوں نے گلے میں باندھ رکھا تھا۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن و حدیث کی روشنی میں حرص و طمع کی مذمت اور اس کے نقصانات تحریر کریں۔

جواب: قرآن مجید کی روشنی میں حرص و طمع کی مذمت: قرآنِ مجید میں حرص و طمع کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورۃ الحشر: 9)

ترجمہ: اور جو شخص اپنے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا تو یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

دنیا کے مال و اسباب کا لالچ کرنا وہ مذموم صفت ہے جو انسان کے اخلاق کو تباہ کر دیتی ہیں اور انسان اپنی خواہشات اور نفس کا غلام بن جاتا ہے۔ اس لیے اسلام نے حرص اور طمع کی مذمت کی ہے اور مومنوں کو اس ہلاکت خیز بیماری سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ جس شخص کے اندر طمع، حرص اور بخل جمع ہو جائیں وہ سخت پریشانی اور اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایک شخص میں سب سے بُری چیز اگر کوئی ہو سکتی ہے تو وہ شدید حرص اور انتہائی بزدلی ہے۔ جس دل میں حرص و طمع آ جائے اس دل میں ایمان کا موجود رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔

احادیث کی روشنی میں حرص و طمع کی مذمت: طمع اور لالچ جیسی مذموم بیماری پیدا ہو جائے تو پھر یہ ختم ہونے کا نام نہیں لیتی اور مسلسل بڑھتی چلی جاتی ہے۔ حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے:

"اگر آدمی کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو اُسے ایک تیسری وادی کی خواہش ہوگی اور اس کا پیٹ کسی چیز سے نہیں بھرے گا سوائے مٹی کے۔" (جامع ترمذی: 2337)

حرص و طمع ایسی بیماری ہے جو انسان کو گناہ اور پھر ہلاکت تک پہنچا دیتی ہے۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
"لالچ سے بچتے رہو کیوں کہ تم سے پہلی قومیں لالچ کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔" (سنن ابی داؤد: 1698)

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کا قناعت اختیار کرنا اپنی مرضی سے تھا، دنیا کی آسائش اور کثیر مال و دولت ہونے کے باوجود آپ خاتم النبیین ﷺ مال کی حرص اور طمع سے دُور رہتے تھے۔

حرص و طمع کے نقصانات: حرص و طمع کے نقصانات درج ذیل ہیں:
☆ حرص و طمع ایسی بیماری ہے جو انسان کو گناہ اور پھر ہلاکت تک پہنچا دیتی ہے۔
☆ حرص و طمع سے معاشرے میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔
☆ حریص شخص مال و دولت کے لالچ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی یاد اور عبادت سے غافل ہو جاتا ہے اور اپنے مقصدِ حیات کو فراموش کر بیٹھتا ہے۔
☆ لالچی شخص ہمیشہ مال و دولت کا حریص رہتا ہے اور مال و دولت کے حصول کے لیے دوسروں کے حقوق کو پامال کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔
☆ حریص شخص چوری، سود خوری، خیانت اور رشوت جیسی بیماریوں کا مرتکب ہوتا ہے۔ ان کی بدولت طرح طرح کے جرائم پروان چڑھتے ہیں جو معاشرے کی تباہی اور بربادی کا باعث بنتے ہیں۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- اپنے حصے سے زیادہ کی خواہش کرنے والا کہلاتا ہے: (Second Term 23)
(a) ✔ حریص (b) بخیل (c) بدگمان (d) حاسد

2- حرص سبب بنتا ہے: (Second Term 23)
(a) نیکی کا (b) ✔ گناہ کا (c) دوستی کا (d) محبت کا

3- کسی چیز میں حد درجہ دلچسپی کی وجہ سے انسان کا اس کی طرف راغب ہونا کہلاتا ہے:
(a) حرص (b) ✔ طمع (c) حسد (d) بخل

4- اخلاقی بگاڑ کا سبب بننے والی بیماری ہے: (Final Term 23)
(a) کینسر (b) ✔ طمع (c) ایڈز (d) ٹی بی

5- "اَلْمُفْلِحُوْنَ" کا معنی ہے: (Second Term 23)
(a) فاتح (b) ✔ کامیاب (c) کاشتکار (d) محنتی

6- انسان کو خواہش اور نفس کا غلام بنا دیتی ہے: (Final Term 23)
(a) چوری (b) ✔ حرص (c) دشمنی (d) غیبت

7- اسلام میں حرص و طمع کی کی گئی ہے: (Final Term 23)
(a) طعن (b) ملامت (c) ✔ مذمت (d) توہین

8- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں قناعت پسند اصحاب صُفّہ رضی اللہ عنہم کی تعداد بیان کی گئی ہے:
(a) ✔ 70 (b) 80 (c) 90 (d) 100

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) حرص و طمع سے کیا مراد ہے؟ (Final Term 23)

جواب: حرص: "حرص" کا معنی ہے کہ انسان اپنا حصہ حاصل کر لینے کے باوجود دوسرے کے حصے کا لالچ رکھے۔ کسی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادتی کی خواہش رکھنے کو حرص کہتے ہیں جب کہ حرص رکھنے والے کو حریص کہتے ہیں۔
طمع: طمع کا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز میں حد درجہ دلچسپی کی وجہ سے انسان کا اس کی جانب راغب ہونا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حرص اور طمع میں بنیادی طور پر زیادہ فرق نہیں ہے۔

(b) حرص کی مذمت ایک قرآنی آیت اور ایک حدیث کی روشنی میں تحریر کیجیے۔ (Second Term 23)

جواب: "آیت کا ترجمہ: "اور جو شخص اپنے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا تو یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔
"حدیث کا ترجمہ: "اگر آدمی کے پاس ایک سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ خواہش کرے گا کہ اس کے پاس تین وادیاں ہوں اور اس کا پیٹ کسی چیز سے نہیں بھرے گا سوائے مٹی کے۔

(c) حرص و طمع کے معاشرے پر کیا منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ کوئی سے دو لکھیے۔ (Second Term 23)

جواب: حرص و طمع ایسی بیماری ہے جو معاشرے کو فساد سے بھر دیتی ہے حریص شخص مال و دولت

کے لالچ کی وجہ سے عبادت سے غافل ہو جاتا ہے اور اپنے مقصدِ حیات کو بھول جاتا ہے۔ وہ حقوق کو پامال کرتا ہے۔ چوری، سود خوری، رشوت اور خیانت جیسی بیماریوں کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس طرح معاشرہ تباہی کا شکار ہو جاتا ہے۔

2-(a) قناعت کا مفہوم بیان کریں۔ (Second Term 23)

جواب: زیادہ مال حاصل کرنے کی حرص نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال پر راضی ہو جانا قناعت کہلاتا ہے۔

(b) قناعت کی اہمیت پر ایک فرمان نبوی ﷺ لکھیے۔ (Second Term 23)

جواب: فلاح پا گیا وہ انسان جو اسلام لایا اور اسے مناسب رزق دیا گیا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کو عطا کیا اس پر اسے قناعت دی گئی۔

(c) آپ ﷺ کی زندگی سے ہمیں قناعت کے متعلق کیا سبق ملتا ہے؟ (Second Term 23)

جواب: آپ ﷺ نہ صرف خود قناعت پسند تھے بلکہ آپ نے اپنے گھر والوں کی بھی ایسی تربیت کی کہ وہ بھی قناعت پسند بن گئے آپ کے پاس جو مال آتا آپ ﷺ اسے صدقہ کر دیتے اس سے ہمیں سبق ملتا کہ ہم لالچ ترک کر کے قناعت پسند بنیں۔

3-(a) لالچ انسان کو خواہشات کا غلام کیسے بناتی ہے؟ (Final Term 23)

جواب: دنیا کے مال و اسباب کا لالچ کرنا وہ مذموم صفت ہے جو انسان کے اخلاق کو تباہ کر دیتی ہے اور انسان اپنی خواہشات اور نفس کا غلام بن جاتا ہے۔

(b) حرص و طمع سے بچنے کے لیے کون سے پانچ اوصاف اپنانے چاہییں؟ (Final Term 23)

جواب: حرص و طمع سے بچنے کے لیے درج ذیل اوصاف اپنانے چاہییں:

- i- قناعت اختیار کرنی چاہیے۔
- ii- دنیا کے مال و اسباب کا لالچ نہ ہو۔
- iii- اپنی خواہشات اور نفس کا غلام نہ ہو۔
- iv- اپنے مقصدِ حیات کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔
- v- مقدس ہستیوں کا طرزِ عمل اپنانا چاہیے۔

باب پنجم

حُسنِ مُعاملات ومُعاشرت

(1) حُقوق العِباد

(یتیم، معذور، مریض)

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) پیدائشی طور پر ہر انسان کو حاصل حقوق کہلاتے ہیں:

(الف) حقوق العباد (ب) حقوق اللہ (ج) حقوق الحیوان (د) حقوق النفس

(ii) ہر انسان کے پیدائشی طور پر حقوق ہیں:

(الف) دو (ب) تین **(ج) چار** (د) پانچ

(iii) جسمانی لحاظ سے مفلوج لوگ کہلاتے ہیں:

(الف) مریض (ب) یتیم (ج) مسکین **(د) معذور**

(iv) مریض کی عیادت کرنے والے شخص کے لیے دعا کرتے ہیں

(الف) ستر ہزار فرشتے (ب) ساٹھ ہزار فرشتے
(ج) پچاس ہزار فرشتے (د) چالیس ہزار فرشتے

(v) حدیث مبارک کے مطابق مریض کے پاس دعا کے لیے دعا پڑھنی چاہیے:

(الف) چار بار (ب) پانچ بار (ج) چھے بار **(د) سات بار**

2- مختصر جواب دیں۔

(i) حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟

جواب: حقوق العباد سے مراد بندوں کے باہمی حقوق ہیں۔

(ii) حقوق العباد کے بارے میں ایک فرمانِ الٰہی کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور یتیموں کو اُن کے مال ادا کرو اور (اپنی) ردی چیز کو (اُن کی) عمدہ چیز سے نہ بدلو اور اُن کا مال اپنے مال کے ساتھ (ملا کر) نہ کھاؤ۔ بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ (سورۃ النساء: 2)

(iii) معذور افراد کے دو حقوق تحریر کریں۔

جواب: معذور افراد کے دو حقوق درج ذیل ہیں

☆ معذوروں سے ہمدردی کا برتاؤ کیا جائے۔

☆ معذوروں کے لیے ہر طرح کی آسائش کا انتظام کیا جائے۔

(iv) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے یتیموں کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں یوں قریب ہوں گے۔" اس کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا دیا۔" (صحیح بخاری: 5304)

(v) مریض کی عیادت کی دعا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: "میں عظمت والے اللہ، جو عرشِ عظیم کا مالک ہے، سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تم کو شفا دے۔"

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مریضوں کے حقوق تحریر کریں۔

جواب: مریضوں کے حقوق: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مریضوں کے حقوق کے حوالے سے فرمایا کہ مریض کی عیادت کی جائے، عیادت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اجر عطا فرماتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ (مسند احمد: 1166)، مریض کو حوصلہ دیا جائے کہ یہ بیماری ان شاء اللہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی۔ (جامع ترمذی: 2088)، آپ خاتم النبیین ﷺ نے مریض سے دعا کروانے کی بھی تعلیم ارشاد فرمائی ہے کیوں کہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ: 1441)

مریض کو چاہیے اگر مرض شدت اختیار کر جائے تو صبر سے کام لے، اپنی زبان سے کوئی ایسی بات نہ نکالے جس سے ناشکری کا اظہار ہوتا ہو، اور نہ ہی شدت مرض کی وجہ سے موت کی تمنا کرے کیوں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ موت کی تمنا کی جائے بلکہ اس طرح کے الفاظ کہہ سکتا ہے کہ اے میرے رب! جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے مجھے زندگی عطا فرما اور جب موت بہتر ہو تو موت عطا فرما دے۔ (سنن ابی داؤد: 3108)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی مریض کی عیادت کرے تو اس کو چاہیے کہ مریض کے پاس یہ دعا سات دفعہ پڑھے اگر ابھی مریض کی موت کا وقت نہیں آیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور شفا عطا فرمائے گا۔

أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ (سنن ابی داؤد: 3106)

"میں عظمت والے اللہ، جو عرشِ عظیم کا مالک ہے، سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تم کو شفا دے۔"

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وار امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے مطابق پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حقوق کہلاتے ہیں: (Second Term 23)

(a) بنیادی حقوق **(b) حقوق اللہ** (c) مالی حقوق (d) وراثتی حقوق

2- جس بچے کا والد فوت ہو جائے اسے قرآن میں کہا گیا ہے: (Second Term 23)

(a) یتیم (b) بے کس (c) معذور (d) غریب

3- رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے جنت میں اپنے ساتھ ہونے کی بشارت دی ہے: (Second Term 23)

(a) مریض کی تیمارداری پر (b) غریب کی مدد پر
(c) یتیم کی کفالت پر (d) بیوہ کی خدمت پر

4- سورۃ النساء میں مال واپس لوٹانے کی تاکید کی گئی ہے: (Second Term 23)

(a) غریب کا **(b) یتیم کا** (c) بیوہ کا (d) معذور کا

5- جسمانی لحاظ سے مفلوج لوگ کہلاتے ہیں: (Second Term 23)

(a) مسکین (b) یتیم **(c) معذور** (d) مریض

6- الْأَعْمٰى سے مراد ہے: (Second Term 23)

(a) لنگڑا **(b) اندھا** (c) بیمار (d) یتیم

7- حدیث مبارک کے مطابق کسی نابینا کو راستہ بتانا بھی ہے: (Final Term 23)

(a) صدقہ (b) تحفہ (c) ضرورت (d) فدیہ

8- مریض کی عیادت کرنے والے کے لیے فرشتے بخشش کی دعا کرتے ہیں: (Second Term 23) (Final Term 23)

(a) چالیس ہزار (b) پچاس ہزار (c) ساٹھ ہزار **(d) ستر ہزار**

9- وہ وجہ جس کی بنا پر عبادت میں رخصت دی گئی ہے: (Second Term 23)

(a) بیماری (b) تھکاوٹ (c) سستی (d) شرم

PEC کے ٹرم وار امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے مطابق پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

☆ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) حقوق کی کتنی اقسام ہیں؟ اس کی وضاحت کریں۔ (Final Term 23)

جواب: حقوق کی دو اقسام ہیں

i- حقوق اللہ: اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حقوق، حقوق اللہ کہلاتے ہیں۔

ii- حقوق العباد: حقوق العباد سے مراد بندوں کے باہمی حقوق ہیں۔

(b) اسلام میں حقوق العباد پر کیوں زور دیا گیا ہے؟ وضاحت کریں۔ (Final Term 23)

جواب: حقوق العباد پیدائشی طور پر اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو عطا فرمائے ہیں: رزق، جان و مال اور عزت کا حق، جو شخص ان حقوق کو پامال کرتا ہے۔ دین اسلام میں اس کے لیے سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔ قرآن و سنت میں انفرادی سطح پر تمام انسانوں کے ایک دوسرے پر حقوق رکھے گئے ہیں تاکہ حقوق و فرائض کی ادائی کے ساتھ معاشرے میں بھائی چارے کے جذبات فروغ پاتے رہیں۔

(c) معاشرے میں موجود ذہنی و جسمانی معذور افراد کی بحالی کے لیے ہم کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟ (Final Term 23)

جواب: i- معاشرے میں موجود ذہنی و جسمانی معذور افراد کی بحالی کے لیے ہمیں ان سے ہمدردی کا برتاؤ کرنا چاہیے۔

ii- ان کے لیے ہر طرح کی آسائش کا انتظام کرنا چاہیے۔

2-(a) یتیموں کے حقوق کے متعلق قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔ (Second Term 23)

جواب: ترجمہ: "اور یتیموں کو ان کے مال ادا کرو اور (اپنی) ردی چیز کو (ان کی) عمدہ چیز سے نہ بدلو اور ان کا مال اپنے مال کے ساتھ (ملا کر) نہ کھاؤ بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔"

(b) یتیم کی پرورش کی فضیلت کے متعلق حدیث لکھیں۔ (Second Term 23)

جواب: یتیم کی پرورش کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں یوں قریب ہوں گے" اس کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا دیا۔

(c) ہمیں مریض کی عیادت کیسے کرنی چاہیے؟ (Second Term 23)

جواب: جب مریض کے پاس عیادت کی غرض سے جائیں تو مریض کے ساتھ حوصلہ شکن باتیں نہ کریں بلکہ اسے حوصلہ دیں کہ یہ بیماری ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ختم ہو جائے گی۔ حدیث شریف میں ہے کہ "مریض کو حوصلہ دیا جائے کہ یہ بیماری ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی"۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے مریض سے دعا کروانے کی بھی تلقین فرمائی ہے کیوں کہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔ ایک دوسری حدیث شریف میں ارشاد فرمایا کہ "مریض کی عیادت کی جائے۔ عیادت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اجر عطا فرماتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں"۔ ہمیں مریض کے پاس زیادہ دیر نہیں رکنا چاہیے کہ وہ بوریت محسوس کرے البتہ بوقت ضرورت مریض کی دیکھ بھال کے لیے رُکا جا سکتا ہے۔ حسبِ توفیق مریض کی مالی معاونت بھی کر سکتے ہیں تاکہ علاج معالجے میں اس کی مدد ہو سکے۔

(2) خرید و فروخت کے احکام و آداب

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) "وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ" میں ترغیب دی جا رہی ہے:

(الف) نیک اعمال کی **(ب) رزق حلال کمانے کی** (ج) سچ بولنے کی (د) دعوت و تبلیغ کی

(ii) سب سے بہترین کمانا ہے:

(الف) ولیمے کا (ب) عقیقے کا (ج) دعوت کا **(د) محنت کی کمائی کا**

(iii) اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کماتے تھے:

(الف) حضرت داؤد علیہ السلام (ب) حضرت یعقوب علیہ السلام
(ج) حضرت یوسف علیہ السلام (د) حضرت ادریس علیہ السلام

(iv) ناجائز ذخیرہ اندوزی کرنے والا ہے:

(الف) خطا کار (ب) فن کار (ج) رضا کار (د) ریا کار

(v) کسبِ حلال کا معنی ہے:

(الف) حلال کمانا (ب) تجارت کرنا (ج) صدقہ کرنا (د) خرچ کرنا

2- مختصر جواب دیں۔

(i) کسبِ حلال کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: پھر جب نماز پوری ہو جائے تو (اپنے کاموں کی طرف) زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ (سُوْرَةُ الْجُمُعَة 10)

(ii) کسبِ حلال کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص لکڑیوں کا گٹھا اپنی

بیٹھ رہ (بیچنے کے لیے) لے کر بھرے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ پھر وہ اسے کچھ دے یا نہ دے۔ (صحیح بخاری 2374)

(iii) خرید و فروخت کے دو آداب لکھیں۔

جواب: خرید و فروخت کے دو آداب درج ذیل ہیں:

☆ خرید و فروخت کرتے وقت جھوٹ نہ بولا جائے اور نہ ہی کسی کو دھوکا دیا جائے۔

☆ زائد المیعاد چیزوں کی خرید و فروخت نہ کی جائے۔

(iv) حدیث مبارک میں امانت دار تاجر کی کیا فضیلت بیان ہوئی ہے؟

جواب: حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے سچے اور امانت دار تاجر کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء، شہداء اور صدیقین کے ساتھ ہوگا۔

(v) حضرت داؤد علیہ السلام کا ذریعہ معاش کیا تھا؟

جواب: حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی محنت سے روزی کماتے تھے۔ آپ علیہ السلام لوہے سے زرہیں بنا کر فروخت کرتے تھے۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) ہمارے معاشرے میں خرید و فروخت کے حوالے سے کون سی بے اعتدالیاں پائی جاتی ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: لین دین کے معاملے میں بے اعتدالیاں:

1- چیز کی ادائی میں ٹال مٹول کرنا: فروخت کنندہ اور خریدار کے درمیان کسی چیز پر لین دین یا خرید و فروخت کے معاملات میں ٹال مٹول کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ "مال دار کے مجبوری نہ ہو کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔"

2- اشیا مہنگی فروخت کرنا: کسی خریدار کی سادہ لوحی اور مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے کوئی چیز بہت زیادہ مہنگی بیچنا اسلامی جذبہ اخوت کے خلاف ہے۔ فروخت کنندہ کو چاہیے کہ اپنا مناسب نفع رکھ کر چیز بیچے اور قیمت اس قدر نہ بڑھائے کہ اسے خریدنا لوگوں کے بس سے باہر ہو جائے۔

3- ذخیرہ اندوزی کرنا: اسلام میں ایسی ذخیرہ اندوزی ناجائز اور ممنوع ہے جس سے اشیا مارکیٹ میں دستیاب نہ رہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا خطا کار ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے مسلمانوں کے خلاف غذائی اجناس کی ذخیرہ اندوزی کی اللہ اس پر غربت و افلاس اور جذام کی بیماری مسلط کر دے گا۔ (سنن ابن ماجہ 2155-2154)

4- مال کا عیب چھپانا: اگر مال میں کوئی عیب ہو تو (بیچنے والے) کو چاہیے کہ خریدار کو اس عیب سے مطلع کرے، تاکہ خریدار کے لیے چیز لینے اور نہ لینے کا فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ ایک مرتبہ آپ خاتم النبیین ﷺ غلے کے ڈھیر کے پاس سے گزرے تو اس میں ہاتھ ڈالا اور نمی محسوس کی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فروخت کنندہ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اُس نے عرض کی کہ غلہ بارش کے پانی سے بھیگ گیا۔ اس پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر تم نے اسے اوپر کیوں نہیں رکھا تا کہ لوگ دیکھ لیتے، جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ خریدنے کے بعد اگر کوئی عیب ظاہر ہو تو دکان دار کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسے واپس لے۔ (صحیح مسلم 284)

ہمیں لین دین کے معاملات میں حُسنِ طلب اور حُسنِ ادائی سے کام لینا چاہیے۔ چیزوں کے لین دین میں تاخیر، ٹال مٹول کرنے، چیزوں کو مہنگا بیچنے، ناجائز ذخیرہ اندوزی، مال کا عیب چھپا کر بیچنے اور عہد شکنی سے بچنا چاہیے۔ معاشرے کی بہتری کے لیے ضروری ہے کہ لین دین کے معاملات صاف اور شفاف ہوں اور جو معاہدہ یا خرید و فروخت کی جائے اسے تحریر کر لیا جائے تا کہ ہر قسم کے تنازع سے محفوظ رہا جا سکے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے بار بار پوچھے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

■ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- سورۃ الجمعہ میں اللہ تعالیٰ کا فضل قرار دیا گیا ہے: (Second Term 23)

(a) حسن سلوک کو (b) حقوق العباد کو (c) ■ کسب حلال کو (d) الوہیت اسلامی

2- اپنے ہاتھ کی کمائی میں سب سے مشہور نبی علیہ السلام ہیں: (Final Term 23)

(a) ■ حضرت داؤد علیہ السلام (b) حضرت آدم علیہ السلام

(c) حضرت اسماعیل علیہ السلام (d) حضرت موسیٰ علیہ السلام

3- ہمیں چاہیے کہ لین دین کے معاملہ میں معاشرتی ترقی کے لیے بنیادی چیز اپنائیں: (Second Term 23)

(a) حسن معاشرت (b) کفایت شعاری (c) ■ ایمانداری (d) سخاوت

4- ہمیں لین دین کرتے وقت معاہدہ کا اصول اپنانا چاہیے: (Second Term 23)

(a) ■ تحریر میں لانا (b) تشہیر کرنا (c) زبانی یاد کرنا (d) دوسروں تک پہنچانا

5- غربت و افلاس اور جذام کی بیماری مسلط کر دیے جانے کی ایک وجہ ہے: (Second Term 23)

(a) اشیا مہنگی فروخت کرنا (b) ■ ذخیرہ اندوزی کرنا

(c) مال کا عیب چھپانا (d) عہد شکنی کرنا

6- موجودہ دور میں تجارت میں لوگوں کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے: (Second Term 23)

(a) جان پہچان (b) بردباری (c) ■ دیانت داری (d) رحم دلی

7- اسلامی اصولوں کے مطابق خریدار کے لیے چیز لینے اور نہ لینے کا فیصلہ کرنے میں آسانی ہوگی: (Second Term 23) (Final Term 23)

(a) ■ مال کا عیب بتا دینے سے (b) اچھی گفتگو سے

(c) بولی لگانے سے (d) مال کی فروخت کے لیے قسمیں کھانے سے

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے بار بار پوچھے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

■ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) تجارت کے وقت اسلام نے کن احکامات پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے؟ (Second Term 23)

جواب: سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حلال کمانے کا حکم دیا ہے۔ کسب حلال وہ کمائی ہے جو ان ذرائع سے حاصل کی جائے جو اسلام نے درست قرار دیے ہیں۔ اس کے بعد کچھ آداب و احکام بتائے ہیں جو ہر مسلمان کو ملحوظ خاطر رکھنے چاہییں۔ مثلاً

☆ خرید و فروخت کے وقت جھوٹ نہ بولے۔ ☆ مال کا عیب نہ چھپائے۔

☆ زائد المیعاد چیزوں کو مت بیچے۔ ☆ ناپ تول میں کمی نہ کرے۔

☆ ذخیرہ اندوزی نہ کرے۔ ☆ خیانت نہ کرے۔

☆ ممنوع و حرام اشیاء کا کاروبار نہ کرے۔

(b) اسلامی تعلیمات کی رو سے خرید و فروخت کے وقت کن کن بے اعتدالیوں سے پرہیز کر کے ہم گناہ سے بچ سکتے ہیں؟ (Second Term 23)

جواب: اسلام نے جن چیزوں کو ممنوع قرار دیا ہے ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

☆ فروخت کنندہ اور خریدار کے درمیان کسی چیز کا لین دین ہو تو وہ معاملات میں ٹال مٹول نہ کریں۔

☆ کسی مجبور خریدار یا سادہ لوح افراد کو کبھی بھی مہنگی اشیاء نہ بیچی جائیں۔

☆ اسلام نے ایسی ذخیرہ اندوزی سے منع کیا ہے جس سے بازار میں اشیاء کی کمی ہو جائے اور لوگوں کی قوت خرید سے باہر ہو جائے۔

☆ مال بیچتے وقت کسی بھی مال کا عیب نہ چھپایا جائے بلکہ اسے بیچنے سے قبل خریدار پر ظاہر کر دیا جائے۔

☆ کسی بھی کسی معاہدے کو نہ توڑا جائے۔

باب پنجم

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

(ا) اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن

حضرت جویریہ، حضرت صفیہ، حضرت اُمِ حبیبہ، حضرت میمونہ اور حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہن

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا قبیلہ تھا:

(ا) ■ بنو مصطلق (ب) بنو سعد (ج) بنو مخزوم (د) بنو تمیم

(ii) اُم المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(ا) پانچ (ب) چھے (ج) ■ سات (د) آٹھ

(iii) اُم المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا نام تھا:

(ا) ■ زینب (ب) ماریہ (ج) میمونہ (د) طاہرہ

(iv) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے نکاح میں آنے والی سب سے آخری اُم المومنین ہیں:

(ا) ■ ام المومنین حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا (ب) ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

(ج) ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا (د) ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

(v) اُم المومنین سیدہ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا تعلق تھا:

(ا) ■ بنو اُمیہ سے (ب) بنو ہوازن سے (ج) بنو ثقیف سے (د) بنو مصطلق سے

2- مختصر جواب دیں۔

(i) اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کن خواتین کو کہا جاتا ہے؟ کسی دو کے نام لکھیں۔

جواب: وہ خوش نصیب خواتین جنھیں آپ خاتم النبیین ﷺ کی زوجیت کا شرف حاصل ہوا، انھیں اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن یعنی مومنوں کی مائیں کہا جاتا ہے۔ دو اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کے نام درج ذیل ہیں:

1- حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا 2- حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

(ii) اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کے مقام و مرتبہ کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: نبی (خاتم النبیین ﷺ) اہل ایمان کی جانوں پر خود ان سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور آپ کی ازواج (مطہرات) اُن کی مائیں ہیں۔

(iii) اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کے چند اوصاف تحریر کریں۔

جواب: اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کے چند اوصاف درج ذیل ہیں:

i- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے نسبت ii- احکام شرع کی پاس داری

iii- تقویٰ و پرہیز گاری iv- زہد و عبادت

v- محبت رسول و خوف خدا vi- ایثار و اخلاص

(iv) ام المومنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے نکاح کا واقعہ تحریر کریں۔

جواب: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا اپنے خاوند عبید اللہ بن جحش اسدی کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئی تھیں وہاں خاوند عیسائی ہو گیا اور انھیں چھوڑ دیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے شاہ نجاشی کے ذریعے حضرت سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح بھیجا۔ شاہ نجاشی نے انھیں آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس مدینہ بھیج دیا۔ نکاح کے وقت ان کی عمر 32 سال تھی۔

(v) ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: اُم المومنین حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا اسم گرامی "صفیہ"، والد کا نام "حیی" اور والدہ کا نام "ضرہ بن سموأل" ہے۔ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام "زینب" تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا مدینہ طیبہ کے قریب رہنے والے مشہور یہودی قبیلے بنو نضیر کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں، آپ رضی اللہ عنہا غزوۂ خیبر کے مال غنیمت میں آئی تھیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کو آزاد کر کے اپنے نکاح میں لے لیا۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کے فضائل و علمی خدمات تحریر کریں۔

جواب: اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کے فضائل و علمی خدمات:

قرآن مجید نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو اُمہات المومنین یعنی مومنوں کی مائیں قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ" (سورۃ الاحزاب: 6)

ترجمہ: نبی (خاتم النبیین ﷺ) اہل ایمان کی جانوں پر خود ان سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور آپ کی ازواج (مطہرات) اُن کی مائیں ہیں۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے نسبت، احکام شرع کی پاس داری، تقویٰ و پرہیزگاری، زہد و عبادت، محبت رسول و خوف خدا، ایثار و اخلاص جیسے بے شمار اوصاف و خصائص ہیں جو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو سب عورتوں سے نمایاں اور اونچے مقام پر فائز کر دیتے ہیں۔ یہ درحقیقت آپ خاتم النبیین ﷺ کی صحبت و تربیت کا ہی اثر تھا کہ انھیں اس قدر بلند مقام و مرتبہ حاصل ہوا اور ان کی پاکیزہ حیات کے شب و روز قیامت تک کے لوگوں کے لیے بہترین نمونہ قرار پائے اور انھیں وہ شان عطا ہوئی کہ قیامت تک آنے والی خواتین ان کی گرد پا کو بھی نہیں پہنچ سکتیں۔ ارشاد ربانی ہے:

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ (سورۃ الاحزاب: 32)

ترجمہ: اے نبی (خاتم النبیین ﷺ) کی ازواج اتم (عام) عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

اُم المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا:

اُم المومنین سیدہ جویریہ (رضی اللہ عنہا) سے سات احادیث مبارک مروی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا عبادت گزار اور فیاض خاتون تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جویریہ رضی اللہ عنہا انتہائی برکت والی ہیں کہ آپ کی وجہ سے آپ کے قبیلے کے سیکڑوں لوگوں کو آزادی حاصل ہوئی۔

اُم المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا:

ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بڑے تحمل والی، ذہین اور علم و فضل کی مالک تھیں، خصوصاً سخاوت کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا جب سے مسلمان ہوئیں اسلامی احکامات اور تعلیمات پر بڑی پابندی سے عمل پیرا رہیں اور آپ خاتم النبیین ﷺ پر فدا ہو گئیں۔

اُم المومنین سیدہ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا:

حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا حضور خاتم النبیین ﷺ کے قول و فعل کے مطابق عمل کرنے میں پیش پیش رہتیں۔ دوسروں کے حقوق کا خصوصی خیال رکھتیں۔ آپ رضی اللہ عنہا سے

65 احادیث مبارک مروی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے تقریباً چار برس تک آفتابِ رسالت خاتم النبیین ﷺ کی رفاقت وہمراہی میں رہنے کی سعادت حاصل کی۔

اُمّ المومنین سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا:

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بڑی عالمہ، عابدہ اور نہایت دانش مند خاتون تھیں۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اخلاص کی پیکر، غریبوں کی ہمدرد اور معاون تھیں۔ کبھی کبھی غربا اور مساکین کی مدد کی خاطر لوگوں سے قرض بھی لے لیا کرتی تھیں۔ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا حافظہ بڑا قوی تھا اگرچہ ان کو صرف 3 سال آپ خاتم النبیین ﷺ کی صحبت میسر آئی تاہم جو حدیث سنتیں فوراً یاد کر لیتی تھیں، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کل روایات کی تعداد 76 بیان ہوئی ہے۔

اُمّ المومنین سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا سے 6 ہجری میں نکاح فرمایا، اُس کے دوسرے سال ماہ ذوالحجہ 8 ہجری میں اُن کے ہاں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، جو 17 یا 18 ماہ زندہ رہ کر انتقال کر گئے۔ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے کچھ عرصہ کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ اس دنیا فانی سے وصال کر گئے، اب سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا بالکل گوشہ نشین ہو گئیں۔ زیادہ وقت عبادت میں گزارتیں۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- اہلِ ایمان کی جانوں پر خود ان سے زیادہ حق رکھتے ہیں:
(a) والدین (b) اساتذہ کرام
(c) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (d) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ

2- ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن مومنوں کی ہیں:
(a) مائیں (b) خالائیں (c) پھوپھیاں (d) بہنیں

3- آیتِ تطہیر مذکور ہے:
(a) سورۃ البقرہ میں (b) سورۃ النساء میں
(c) سورۃ الاحزاب میں (d) سورۃ الانفال میں

4- "الرِّجْس" سے مراد ہے:
(a) پاکیزگی (b) ناپاکی (c) خوشبو (d) نیکی

5- حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام تھا:
(a) زینب (b) صفیہ (c) رملہ (d) بَرّہ

6- اُمّ المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے نکاح ہوا:
(a) شعبان المعظم 5 ہجری کو (b) شعبان المعظم 6 ہجری کو
(c) شعبان المعظم 7 ہجری کو (d) شعبان المعظم 8 ہجری کو

6- اُمّ المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے عمر پائی:
(a) 60 سال (b) 65 سال (c) 70 سال (d) 75 سال

7- اُمّ المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے عمر پائی:
(a) 50 سال (b) 55 سال (c) 60 سال (d) 65 سال

8- اُمّ المومنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نام ہے:
(a) رملہ (b) برہ (c) ضرہ (d) جویریہ

9- اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا:
(a) 10 ہجری میں (b) 11 ہجری میں (c) 12 ہجری میں (d) 13 ہجری میں

10- نکاح کے اعتبار سے آخری اُمّ المومنین کا نام ہے: (Final Term 23)
(a) اُمّ المومنین حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا (b) اُمّ المومنین حضرت سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا
(c) اُمّ المومنین حضرت سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا (d) اُمّ المومنین حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا

11- ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کل روایات ہیں: (Final Term 23)
(a) 72 (b) 74 (c) 76 (d) 78

12- ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث ہیں: (Final Term 23)
(a) 60 (b) 65 (c) 70 (d) 75

13- ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا تعلق تھا: (Final Term 23)
(a) بنوامیہ سے (b) بنوہوازن سے (c) بنوثقیف سے (d) بنومصطلق سے

14- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا
(a) 6 ہجری میں (b) 7 ہجری میں (c) 8 ہجری میں (d) 9 ہجری میں

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کن خواتین کو کہا جاتا ہے؟
جواب: وہ خوش نصیب خواتین جنھیں آپ خاتم النبیین ﷺ کی زوجیت کا شرف حاصل ہوا، بے مثال پاکیزگی کی وجہ سے انھیں "ازواجِ مطہرات" کہا جاتا ہے۔

(b) اُمّ المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ دو سطریں لکھیں
جواب: اُمّ المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے نکاح میں آنے سے پہلے بیوہ تھیں۔ شعبان المعظم (5 ہجری) کے مہینے میں آپ رضی اللہ عنہا کا ﷺ سے نکاح ہوا۔ نکاح کے وقت حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی عمر 20 سال اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی عمر 57 سال تھی۔

(c) اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُمّ المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کیا فرمایا؟
جواب: اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اُمّ المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا ایسی برکت والی ہیں کہ آپ کی وجہ سے آپ کے قبیلے کے سیکڑوں لوگوں کو آزادی حاصل ہوئی۔

2-(a) اُمّ المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام لکھیں۔
جواب: آپ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام "حُیَی" اور والدہ کا نام "ضرہ بن سموال" ہے۔

(b) اُمّ المومنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کب وفات پائی اور کہاں دفن ہیں؟
جواب: آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں 44 ہجری میں وفات پائی۔ آپ رضی اللہ عنہا جنت البقیع قبرستان میں دفن ہیں۔

(c) اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی سیرت پر دو سطریں لکھیں۔
جواب: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بڑی عالمہ، عابدہ اور نہایت دانش مند خاتون تھیں۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اخلاص کی پیکر، غریبوں کی ہمدرد اور معاون تھیں۔ کبھی کبھی غربا اور مساکین کی مدد کی خاطر لوگوں سے قرض بھی لے لیا کرتی تھیں۔

3-(a) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا نے کیسی زندگی بسر کی؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بعد حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا بالکل گوشہ نشین ہو گئیں۔ زیادہ وقت عبادت میں گزارتیں۔ سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا آپ خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے بعد 5 سال تک زندہ رہیں۔

(b) اُمّ المومنین حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی اور آپ رضی اللہ عنہا کو کہاں دفن کیا گیا؟
جواب: اُمّ المومنین حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور آپ رضی اللہ عنہا کو مدینہ منورہ کے مشہور قبرستان بقیع الغرقد میں دفن کیا گیا۔

(ب) حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) ریحانۃ النبی لقب ہے:
(الف) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا (ب) حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ کا
(ج) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا (د) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا

(ii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کو قرار دیا:
(ا) جنتی نوجوانوں کا بھائی (ب) جنتی نوجوانوں کا دوست
(ج) جنتی نوجوانوں کا سردار (د) جنتی نوجوانوں کا استاد

(iii) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا نام رکھا:
(الف) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے (ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
(ج) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (د) حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے

(iv) حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو کوفہ بھیجا گیا:
(الف) حالات جاننے کے لیے (ب) کوفیوں کے اصرار پر
(ج) اسلام کی تبلیغ کے لیے (د) تجارت کے لیے

(v) کربلا میں شہدا کی تعداد تھی:
(الف) 72 (ب) 82 (ج) 86 (د) 90

2- مختصر جواب دیں۔

(i) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا تعارف تحریر کریں۔
جواب: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے صاحب زادے، نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے نواسے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ جب کہ القاب سبط النبی (خاتم النبیین ﷺ) اور ریحانۃ النبی (خاتم النبیین ﷺ) ہیں۔

(ii) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے اوصاف مختصراً تحریر کریں۔
جواب: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بے حد فیاض، نہایت متقی، عبادت گزار اور کثرت کے ساتھ نیک عمل کرنے والے تھے۔ سخاوت، مہمان نوازی، غریب پروری، اخلاق و مروت، حلم و تواضع اور صبر و تقویٰ آپ رضی اللہ عنہ کی نمایاں خصوصیات تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کو نماز سے بے حد شغف تھا۔ اکثر روزے سے رہتے۔ حج و عمرہ کا اتنا ذوق تھا کہ متعدد حج ادا فرمائے۔

(iii) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر مشتمل ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
ترجمہ: "حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں"۔ (جامع ترمذی: 3775)

(iv) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت بیان کریں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے بے پناہ محبت تھی اور آپ خاتم النبیین ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کا حکم فرماتے اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے محبت رکھنے والے کے لیے دعا فرماتے۔

(v) حضرت حسین رضی اللہ عنہ کب اور کہاں شہید ہوئے؟
جواب: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ دس محرم الحرام 61 ہجری میں میدانِ کربلا میں شہید ہوئے۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت پر جامع نوٹ لکھیں۔
جواب: سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ شعبان 4 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ ولادت باسعادت کی خبر سن کر نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے کانوں میں اذان دی، آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے مبارک لعاب دہن سے گھٹی دی، آپ کے لیے دعا فرمائی اور آپ کا نام حسین (رضی اللہ عنہ) رکھا۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے تقریباً سات سال تک نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے سایۂ عاطفت میں پرورش پائی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے غیر معمولی محبت و شفقت فرماتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی رسالت مآب خاتم النبیین ﷺ کی اتباع میں حسنین کریمین سے خصوصی شفقت و محبت رکھتے اور ان کا اکرام فرماتے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بعد خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیق، امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق اور سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو نہایت عزیز اور مقدم رکھتے اور انھیں اپنی اولاد پر ترجیح دیتے تھے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ بے حد فیاض، نہایت متقی، عبادت گزار اور کثرت کے ساتھ نیک عمل کرنے والے تھے۔ سخاوت، مہمان نوازی، غریب پروری، اخلاق و مروت، حلم و تواضع اور صبر و تقویٰ آپ رضی اللہ عنہ کی نمایاں خصوصیات تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کو نماز سے بے حد شغف تھا۔ اکثر روزے سے رہتے۔ حج و عمرہ کا اتنا ذوق تھا کہ متعدد حج ادا فرمائے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اپنی ذات میں ایک امت تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ صورت اور سیرت میں رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کے مشابہ تھے۔ آپ کی ذات گرامی بے مثال صفات اور محاسن سے متصف تھی۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے خانوادۂ نبوت میں پرورش پائی۔ انھی کمالات کی بنا پر آپ رضی اللہ عنہ فضل و کمال کے اوجِ ثریا پر فائز ہوئے۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ رشتہ ہے:
(a) بھائی (b) خالہ زاد بھائی (c) پھوپھی زاد بھائی (d) چچازاد بھائی

2- سبط النبی سے مراد ہیں: (Final Term 23)
(a) حضرت زید رضی اللہ عنہ (b) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ
(c) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (d) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ

3- حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے:
(a) شعبان 2 ہجری کو (b) شعبان 3 ہجری کو
(c) شعبان 4 ہجری کو (d) شعبان 5 ہجری کو

4- حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے کانوں میں اذان دی:
(a) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے (b) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
(c) حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے (d) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے

5- حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے سایۂ عاطفت میں رہے:
(a) تقریباً 5 سال (b) تقریباً 7 سال (c) تقریباً 9 سال (d) تقریباً 11 سال

6- کوفہ کے حالات سے آگاہی کے لیے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے کوفہ بھیجا:
(a) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو (b) حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو
(c) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ (d) حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو

7- "اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ" اس حدیث میں حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ہیں: (Final Term 23)
(a) جنتی نوجوانوں کے سردار (b) غریبوں کے مددگار
(c) یتیموں کے خیر خواہ (d) اللہ کے بندے

8- حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا نام رکھا: (Final Term 23)
(a) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے (b) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
(c) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے (d) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے

9- حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا یزیدی فوج سے سامنا ہوا:
(a) میدانِ عرفات میں (b) میدانِ بدر میں
(c) میدانِ کربلا میں (d) میدانِ اُحد میں

10- حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی:
(a) دس محرم الحرام 61 ہجری میں (b) دس محرم الحرام 62 ہجری میں
(c) پندرہ محرم الحرام 65 ہجری میں (d) بیس محرم الحرام 70 ہجری میں

✦ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1- (a) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے دو القاب لکھیں۔
جواب: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے دو القاب درج ذیل ہیں:
(i) سبط النبی (خاتم النبیین ﷺ)
(ii) ریحانۃ النبی (خاتم النبیین ﷺ)

(b) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت پر مختصر نوٹ لکھیں۔
جواب: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شعبان 4 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ ولادت باسعادت کی خبر سن کر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے کانوں میں اذان دی، آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے لعاب دہن سے گھٹی دی، آپ کے لیے دعا فرمائی اور آپ کا نام حسین (رضی اللہ عنہ) رکھا۔

(c) کن کمالات کی بنا پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فضل و کمال کے اوجِ ثریا پر فائز تھے؟
جواب: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی بے مثال صفات اور محاسن سے متصف تھی، حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے خانوادۂ نبوت میں پرورش پائی۔ انھی کمالات کی بنا پر آپ رضی اللہ عنہ فضل و کمال کے اوجِ ثریا پر فائز ہوئے۔

2-(a) یزید نے گورنرِ مدینہ کو کیا حکم دیا؟
جواب: یزید نے گورنرِ مدینہ کو حکم دیا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ ابن عمر، حضرت عبداللہ ابن زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے فوری طور پر بیعت لے لو اور جب تک وہ بیعت نہ کریں انھیں مت چھوڑو۔

(b) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اہلِ کوفہ نے کیسے بلایا؟
جواب: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اہلِ کوفہ نے متعدد خطوط لکھے اور کئی قاصد بھیجے کہ آپ کوفہ آئیں اور ہماری قیادت فرمائیں۔ ہماری راہ نمائی کرنے والا کوئی نہیں، ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

(c) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے کوفہ جانا کیوں ضروری سمجھا؟
جواب: اہلِ کوفہ کے خطوط کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے ان کی راہ نمائی کے لیے اور انھیں فاسق و فاجر کی بیعت سے بچانے کے لیے کوفہ جانا ضروری سمجھا۔

3- (a) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کوفہ کب روانہ ہوئے؟
جواب: حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو حالات سازگار ہونے کی اطلاع دی۔ حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کا خط ملتے ہی آپ رضی اللہ عنہ کوفہ روانہ ہو گئے۔

(b) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:
ترجمہ: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (جامع ترمذی: 3768)

(c) حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قافلے میں کتنے نفوس تھے؟
جواب: حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قافلے میں بچے، خواتین اور مرد ملا کر کل بیاسی (82) نفوس تھے۔

(ج) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابوذر غفاری، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حلِ مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں شمار ہوتا ہے:
(ا) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا (ب) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا
(ج) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا **(د)** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا

(ii) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام ہے:
(ا) اُمِ عبد (ب) اُمِ سلمہ (ج) اُمِ رومان (د) اُمِ حبیبہ

(iii) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تعلیم کے لیے گزارش پر رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
(ا) بیت اللہ شریف آجانا **(ب)** تم تعلیم یافتہ ہو
(ج) دارِ ارقم میں آجانا (د) تم بہت چھوٹے ہو

(iv) جندب بن جنادہ (رضی اللہ عنہ) نام ہے:
(ا) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا (ب) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا
(ج) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا (د) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا

(v) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورہ پر عمل کیا گیا:
(ا) غزوۂ خندق میں (ب) غزوۂ تبوک میں
(ج) جنگِ یرموک میں (د) غزوۂ خیبر میں

2- درج ذیل سوالات کے جواب دیں۔

(i) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟
جواب: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وفات بائیس (22) ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔

(ii) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کن علاقوں کے گورنر رہے؟
جواب: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ درج ذیل دو علاقوں کے گورنر رہے:
(1) یمن (2) شام

(iii) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کب اور کہاں اسلام قبول کیا؟
جواب: ایک روز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مکہ میں بکریاں چرا رہے تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے طلب فرمانے پر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک ایسی بکری پیش کی جو دودھ دینے کے قابل نہیں تھی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس کے تھن پر ہاتھ پھیر اور دعا فرمائی، یہاں تک کہ وہ دودھ سے لبریز ہو گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دودھ دوہا۔ تینوں حضرات نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا یہ معجزہ دیکھ کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا۔

(iv) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارک کی ایک خصوصیت لکھیں۔
جواب: آپ رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے علم کے رسوخ اور گہرائی سے نوازا تھا۔

(v) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی ایک فضیلت لکھیں۔
جواب: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے اپنے گھر کا فرد قرار دیا۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔
جواب: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تبلیغ دین کے بالکل ابتدائی دنوں میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا، اس لیے آپ اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ (یعنی بالکل شروع میں اسلام قبول کرنے والوں) میں شامل ہیں۔ آپ نے غزوۂ بدر سمیت ہر بڑے غزوہ میں شرکت فرمائی۔

آپ کا نام عبداللہ اور کنیت ابو عبدالرحمٰن تھی۔ والد کا نام مسعود اور والدہ کا نام اُمِ عبد تھا۔ مکہ مکرمہ میں جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دعوت و تبلیغ کا آغاز فرمایا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چراتے تھے۔ ایک روز نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس طرف سے گزرے جہاں یہ بکریاں چرا رہے تھے، رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ تمھارے پاس کوئی ایسی بکری ہے جس نے بچے نہ دیے ہوں؟ عرض کیا ہاں اور ایک بکری پیش کی، آپ خاتم النبیین ﷺ نے تھن پر ہاتھ پھیر کر دعا فرمائی، یہاں تک کہ وہ دودھ سے لبریز ہو گیا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کو علیحدہ برتن میں دوہا تو اس قدر دودھ نکلا کہ تینوں حضرات نے خوب سیر ہو کر نوش فرمایا، اس کے بعد رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ نے تھن سے فرمایا خشک ہو جا اور وہ پھر اپنی اصلی حالت پر واپس آ گیا۔ اس معجزہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے دل پر بے حد اثر کیا، حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے اس مؤثر کلام کی تعلیم دیجیے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے شفقت سے ان کے سر پر دستِ مبارک پھیر کر فرمایا، تم تعلیم یافتہ بچے ہو۔ اس دن سے وہ دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئے اور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد وہ خدمتِ نبوی میں حاضر رہنے لگے اور رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ نے ان کو اپنا خادمِ خاص بنا لیا۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بائیس (22) ہجری میں وفات پائی۔

(ii) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار پر روشنی ڈالیں۔
جواب: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا تعلق فارس سے تھا، اسلام لانے سے قبل مجوسی مذہب سے تعلق رکھتے تھے، آپ کو بارگاہِ نبوی خاتم النبیین ﷺ سے "سلمان الخیر" کا لقب ملا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آبائی مذہب مجوسیت کو چھوڑ کر مسیحی مذہب اختیار کر لیا تھا، رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے اعلانِ نبوت کے وقت ایک مسیحی پادری نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو آخری رسول خاتم النبیین ﷺ کی کچھ نشانیاں بتائیں۔ چناں چہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے ملنے کے لیے عرب کی طرف روانہ ہوئے اور راستے میں کچھ لوگوں نے آپ کو غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اس نے مدینہ طیبہ کے ایک شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا، یوں آپ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ وہیں رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا۔

آپ کو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعاون سے آزاد کرایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی آزادی کے بعد غزوۂ خندق پیش آیا، غزوۂ خندق میں تمام عرب مسلمانوں کے خلاف اُمڈ آئے تھے۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے مسلمانوں سے مشورہ کیا، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اہلِ ایران کے جنگی طریقوں سے واقف تھے چناں چہ انھوں نے مشورہ دیا کہ مدینہ کے چاروں طرف خندقیں کھود کر شہر کو محفوظ کر دینا چاہیے، یہ تدبیر نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو بہت پسند آئی اور اسی تجویز پر عمل کیا گیا۔ غزوۂ خندق کے بعد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تمام لڑائیوں میں مسلمانوں کے دوش بدوش شریک رہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے اپنے گھر کا فرد قرار دیا۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور فائنل) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

✦ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے:
(a) ابو عبیدہ **(b)** ابو عبدالرحمٰن (c) ابو طلحہ (d) ابو عبیداللہ

2- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام ہے:
(a) اُمِ عبد (b) اُمِ عبداللہ (c) اُمِ طلحہ (d) اُمِ حبیبہ

3- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تعلیم کے لیے گزارش پر رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: (Final Term 23)
(a) بیت اللہ شریف آجانا **(b)** تم تعلیم یافتہ ہو
(c) دارِ ارقم میں آجانا (d) تم بہت چھوٹے ہو

4- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے یمن کا گورنر مقرر فرمایا:
(a) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو (b) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو
(c) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو (d) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو

5- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی:
(a) دس ہجری میں (b) بارہ ہجری میں (c) چودہ ہجری میں **(d)** اٹھارہ ہجری میں

6- عطیہ خداوندی میں سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا خاصہ ہے: (Final Term 23)
(a) سچائی (b) عمل (c) حکمت **(d)** علم

7- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے متاثر ہونے والا قبیلہ تھا: (Final Term 23)
(a) بنو خزرج (b) بنو اوس (c) بنو خزاعہ **(d)** بنو اسلم

8- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا آبائی مذہب تھا:
(a) یہودیت (b) عیسائیت **(c)** مجوسیت (d) اسلام

9- رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے اعلانِ نبوت کے بعد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا عرب جانے کا مقصد تھا: (Final Term 23)
(a) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملنا (b) عرب کی طرف ہجرت کرنا
(c) یہودیوں سے ملنا **(d)** رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے ملنا

10- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورہ پر عمل کیا گیا: (Final Term 23)
(a) غزوۂ خندق میں (b) غزوۂ تبوک میں
(c) جنگِ یرموک میں (d) غزوۂ خیبر میں

11- اہلِ ایران کے جنگی طریقوں سے واقف تھے:
(a) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ (b) حضرت علی کرم اللہ وجہہ
(c) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (d) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

12- نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے اپنے گھر کا فرد قرار دیا:
(a) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو (b) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو
(c) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو (d) حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کو

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور فائنل) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

✦ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔
جواب: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تبلیغ دین کے بالکل ابتدائی دنوں

میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا، اس لیے آپ السابقون الاولون میں شامل ہیں۔

(b) نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سر پر دستِ شفقت پھیر کر کیا فرمایا؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سر پر دستِ شفقت پھیر کر فرمایا تم تعلیم یافتہ بچے ہو۔

(c) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا مختصر تعارف لکھیں۔

جواب: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے جلیل القدر صحابی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کا اصل نام معاذ اور کنیت ابو عبدالرحمن ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں اسلام کی دعوت کے ابتدائی دنوں میں ہی اسلام قبول کیا۔

2-(a) وفات کے وقت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کن چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کرنے کی نصیحت فرمائی؟ (Final Term 23)

جواب: (1) ابو درداء رضی اللہ عنہ (2) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

(3) ابن مسعود رضی اللہ عنہ (4) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے

(b) غزوہ خندق کے موقع پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے کیا فائدہ ہوا؟ (Final Term 23)

جواب: غزوہ خندق کے موقع پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے مکہ شہر محفوظ رہا اور فتح حاصل ہوئی۔

(c) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی زاہدانہ زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ (Final Term 23)

جواب: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی زاہدانہ زندگی سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہم سادہ زندگی گزاریں، نمود و نمائش اور آسائشوں سے دور رہیں، مال و دولت کی فراوانی کی بجائے درویشانہ طرزِ زندگی کو اپنا کر قوم و ملت کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کریں۔

3-(a) نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے قبیلے بنو غفار اور بنو اسلم کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بنو غفار کی مغفرت کرے اور بنو اسلم کو سلامت رکھے۔

(b) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا لقب اور کنیت بیان کریں۔

جواب: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا لقب "سلمان الخیر" اور کنیت "ابو عبداللہ" ہے۔

(c) غزوۂ خندق کے موقع پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو کیا مشورہ دیا؟

جواب: غزوۂ خندق کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو یہ مشورہ دیا کہ مدینہ کے چاروں طرف خندق کھود کر شہر کو محفوظ کر دینا چاہیے۔

(د) صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم

حلِ مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) تصوّف کا ہم معنی لفظ ہے:

(ا) تشریح **(ب)** تزکیہ (ج) تکمیل (د) توقیر

(ii) حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ہوتا ہے:

(ا) اطباء میں **(ب)** صوفیہ میں (ج) مفسرین میں (د) محدثین میں

(iii) حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا نام ہے:

(ا) گنج الاسرار (ب) تاریخ مشائخ چشت

(ج) فتوحاتِ مکیہ (د) گنج العرش

(iv) حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ہوئی:

(ا) 1564 عیسوی میں (ب) 1566 عیسوی میں

(ج) 1567 عیسوی میں (د) 1568 عیسوی میں

(v) حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ہوئی:

(ا) سرہند میں (ب) کراچی میں (ج) لاہور میں **(د)** ملتان میں

2- مختصر جواب دیں۔

(i) تصوّف کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: تصوّف تزکیۂ نفس کا ہم معنی لفظ ہے۔ تصوّف سے مراد اصحابِ صُفّہ کی طرز پر قرآن و حدیث کا علم حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔

(ii) حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا شجرۂ نسب کن سے جا ملتا ہے؟

جواب: حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا شجرۂ نسب حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے جا ملتا ہے۔

(iii) شیخ احمد سرہندی "مجدد الف ثانی" کے خطاب سے کیسے مشہور ہوئے؟

جواب: شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے علم کی شہرت اس قدر پھیلی کہ روم، شام، افغانستان اور تمام عالمِ اسلام کے مشائخ، علما اور ارادت مند آ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مستفید ہونے۔ یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ "مجدد الف ثانی اور امام ربانی" کے خطاب سے مشہور ہوئے۔

(iv) حضرت مجدد الف ثانی کے خطوط کے مجموعے کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط کے مجموعے کو "مکتوباتِ امام ربانی" کہا جاتا ہے۔

(v) حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے توبہ کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے توبہ کے بارے میں فرمایا ہے: توبہ کی چھے (6) قسمیں ہیں۔ اوّل دل اور زبان سے توبہ کرنا، دوسری آنکھ کی، تیسری کان کی، چوتھی ہاتھ کی، پانچویں پاؤں کی اور چھٹی نفس کی۔

3- تفصیلی جواب لکھیں۔

(i) حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات تحریر کریں۔

جواب: تعلیم کی تکمیل کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر صوفیہ کی طرح نہ صرف عوام کی اصلاح کی بلکہ اس وقت کے حکمرانوں کو بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینے کی تلقین کی۔ آپ نے اپنے شیخِ طریقت کے ملفوظات کو اکٹھا کیا، اس مجموعہ کا نام "انیس الارواح" ہے، اس کتاب میں وضو، نماز، محبتِ الٰہی، عذابِ قبر، نیک اور بد لوگوں کی دوستی کے اثرات، توکل، توبہ اور عبادات کا تفصیلی تذکرہ ملتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں سلطان شمس الدین برسرِ اقتدار تھا، حاکمِ وقت کی تربیت کے لیے آپ نے ایک کتاب لکھی جو "گنج الاسرار" کے نام سے مشہور ہے۔ سلسلہ چشتیہ ہندوستان میں آپ کی محنت سے پھیلا اور ہندوستان میں بہت سے لوگ آپ کے ہاتھ پر اسلام لائے۔

(ii) حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و خدمات پر نوٹ لکھیں۔

جواب: شیخ احمد سرہندی بن شیخ عبدالاحد فاروقی دسویں صدی ہجری کے نہایت ہی مشہور عالم و صوفی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب مجدد الف ثانی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1564 عیسوی کو موجودہ بھارت کے شہر سرہند میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد شیخ عبدالاحد ایک ممتاز عالمِ دین اور صوفی تھے۔ شیخ احمد سرہندی نے بچپن میں ہی قرآن مجید حفظ کر کے اپنے والد اور والدہ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی پھر سیالکوٹ میں مولانا کمال کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے فلسفہ و منطق وغیرہ کی تکمیل کی اور اکابر محدثین سے حدیث کا علم حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سترہ (17) سال کی عمر میں تمام مراحلِ تعلیم سے فارغ ہو کر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ تصوّف میں سلسلہ چشتیہ کی تعلیم اپنے والد سے پائی، سلسلہ قادریہ اور نقشبندیہ کی تعلیم دہلی جا کر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ 1599ء میں آپ نے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علم و بزرگی کی شہرت اس قدر پھیلی کہ روم، شام، افغانستان اور تمام عالمِ اسلام کے مشائخ، علما اور ارادت مند آ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مستفید ہوتے۔ یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ "مجدد الف ثانی اور امام ربانی" کے خطاب سے یاد کیے جانے لگے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مغل حکمرانوں میں اکبر بادشاہ اور جہانگیر کا زمانہ پایا اور عوام الناس کی اصلاح کے ساتھ حکمرانوں کی اصلاح کا فریضہ بھی سرانجام دیا، جس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قلعہ گوالیار میں قید کی مشکلات بھی برداشت کرنا پڑیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات میں توحیدِ خالص کا تصور اور اطاعتِ رسول (خاتم النبیین ﷺ) کا جذبہ غالب نظر آتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نماز کی پابندی پر زور دیا اور مسلم تشخص کی آبیاری اور اسے اپنانے کی دعوت دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات پر بہت زور دیا کہ علم پر عمل کیا جائے اور عمل لوگوں کو دکھانے کے لیے نہ ہو بلکہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی فکر کو جانچنے کے لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ان خطوط کا مطالعہ بہت ضروری ہے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مخلوقِ خدا کی راہ نمائی کے لیے لکھے۔ یہ خطوط "مکتوباتِ امام ربانی" کے نام سے معروف ہیں۔ یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں ہی مرتب ہو کر شہرت پا چکے تھے، ان کی تعداد 536 ہے۔ ان مکتوبات میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کی 370 آیات اور 300 کے قریب احادیثِ مبارکہ ذکر کی ہیں، ان میں فارسی کے 250 اور عربی کے 30 اشعار کا حوالہ بھی دیا ہے۔ 1624 عیسوی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا۔

(iii) بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ مشہور مبلغ اور صوفی بزرگ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 569 ہجری کو ملتان میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام مسعود اور لقب فرید الدین تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پاک پتن میں ہے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ پانچ سال کی عمر میں یتیم ہو گئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت فرمائی۔ ملتان میں ہی مولانا منہاج الدین ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد اور اس سے ملحقہ مدرسہ میں دیگر علوم پڑھے۔ علومِ شرعیہ کے حصول کے ساتھ ساتھ طریقت کے میدان میں حضرت قطب العالم بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر 18 سال تھی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغِ دین کے لیے بہت سے سفر کیے۔ فلسطین میں ایک احاطہ کا نام "شیخ فرید گنج شکر" کے نام سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قیام کی یاد میں تعمیر ہے، پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ اجودھن تشریف لائے، یہ علاقہ اسلام کی تعلیمات سے بہت دور تھا۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف مائل کر دیا اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات تصوف کا قیمتی خزانہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں توبہ کی 6 قسمیں ہیں: اوّل دل اور زبان سے توبہ کرنا، دوسری آنکھ کی، تیسری کان کی، چوتھی ہاتھ کی، پانچویں پاؤں کی اور چھٹی نفس کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شرک کی مذمت کر کے لوگوں کو توحید کا سبق دیا اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اتباع سے روشناس کرایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پانچ صاحب زادے اور تین صاحب زادیاں عطا فرمائیں۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے ماڈل پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- بُری عادات سے پاک ہو کر اچھی عادات اپنانا، کہلاتا ہے:

(a) عدل **(b)** تزکیہ نفس (c) مساوات (d) میانہ روی

2- اصحابِ صُفّہ کی طرز پر قرآن و حدیث کا علم حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا، کہلاتا ہے:

(a) تزکیہ (b) ولایت **(c)** تصوف (d) تعلیم

3- خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے:

(a) 530 ہجری میں **(b)** 537 ہجری میں (c) 549 ہجری میں (d) 550 ہجری میں

4- بابا فرید الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ہوئی۔ (Final Term 23)

(a) سرہند میں (b) کراچی میں (c) لاہور میں **(d)** ملتان میں

5- بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی:

(a) 550 ہجری میں (b) 555 ہجری میں

(c) 560 ہجری میں **(d)** 569 ہجری میں

6- بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ جب یتیم ہوئے، عمر تھی:

(a) 5 سال (b) 7 سال (c) 9 سال (d) 15 سال

7- حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا مزار واقع ہے:

(a) ملتان میں (b) چنیوٹ میں **(c)** پاک پتن میں (d) لاہور میں

8- حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب زادے تھے:

(a) 3 **(b)** 5 (c) 7 (d) 9

9- حضرت شیخ احمد سرہندی کی پیدائش ہوئی: (Final Term 23)

(a) 1564 عیسوی میں (b) 1566 عیسوی میں

(c) 1567 عیسوی میں (d) 1568 عیسوی میں

10- شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ہوتا ہے: (Final Term 23)

(a) اطباء میں (b) محدثین میں (c) مفسرین میں **(d)** صوفیہ میں

11- حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کی:

(a) 1590ء میں (b) 1595ء میں **(c)** 1599ء میں (d) 1605ء میں

12- حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کی تعداد ہے:

(a) 530 **(b)** 536 (c) 550 (d) 555

13- حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا:

(a) 1624ء میں (b) 1625ء میں (c) 1630ء میں (d) 1635ء میں

دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) تزکیہ نفس سے کیا مراد ہے؟

جواب: تزکیہ نفس سے مراد بُری عادات سے پاک ہو کر اچھی عادات اپنانا ہے۔

(b) قرآن مجید میں کن لوگوں کے لیے کامیابی کا اعلان ہوا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں ان لوگوں کے لیے کامیابی کا اعلان ہوا ہے جو اپنے نفس کا تزکیہ کر لیتے ہیں۔

(c) صوفیہ کرام کے ارشادات سے کون سی بات بخوبی واضح ہوتی ہے؟

جواب: صوفیہ کرام کے ارشادات سے یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے کہ تصوف، کتاب اللہ سے مضبوط تعلق قائم کرنا، اطاعتِ رسول (خاتم النبیین ﷺ) کرنا، رزقِ حلال

13- شیخ محدث عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حجازِ مقدس قیام فرمایا:
(a) ایک سال (b) دو سال **(c)** تین سال (d) چار سال

14- اسوۂ حسنہ کی معرفت کے لیے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب پڑھنی چاہیے: (Final Term 23)
(a) مدارج النبوۃ (b) سیرت النبی قدم بقدم
(c) سیرۃ المصطفیٰ (d) الرحیق المختوم

دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
جواب: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ 450 ہجری میں طوس (ایران) میں پیدا ہوئے۔
(b) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم کہاں حاصل کی؟
جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم طوس (صوبہ خراسان، ایران) میں حاصل کی۔
(c) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کن کاموں میں گزری؟
جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی مختلف علوم حاصل کرنے، انھیں پھیلانے اور امت مسلمہ کی اصلاح میں گزری۔

2-(a) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کن موضوعات پر کتابیں لکھیں؟
جواب: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر، حدیث، علم الکلام، فقہ، اُصول فقہ، تصوف و اخلاق، منطق و فلسفہ کے موضوعات پر سیکڑوں کتابیں لکھیں۔
(b) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی زیادہ مشہور تصنیف کون سی ہے؟
جواب: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے زیادہ مشہور تصنیف "احیاء علوم الدین" ہے۔
(c) شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
جواب: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ 1703 عیسوی میں دہلی میں پیدا ہوئے۔

3-(a) شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ والد کے وصال کے بعد کن کاموں میں مصروف رہے؟
جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ والد کے وصال کے بعد مدرسہ رحیمیہ میں درس و تدریس اور دارالافتاء میں مصروف رہے۔
(b) شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی دو مشہور کتابوں کے نام لکھیں۔
جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دو مشہور کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:
i- الفوز الکبیر ii- حجۃ اللہ البالغہ
(c) کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟
جواب: اس کتاب میں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی عقائد اور اسلامی تعلیمات کی دلائل کے ساتھ وضاحت کی ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انسان کے اپنے بنائے ہوئے مذہب کو اختیار کرنے کے بجائے آسمانی احکام کو ماننے پر زور دیا۔ اس کتاب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے معیشت کو انسانی زندگی کا لازم جز قرار دیا۔

4-(a) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟
جواب: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1551ء میں دہلی میں ہوئی۔
(b) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی تعلق کس سلسلے سے تھا؟
جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی تعلق سلسلہ قادریہ سے تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت و ارادت کا مرکز شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات تھی۔
(c) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عشقِ رسول خاتم النبیین ﷺ پر تین سطریں لکھیں۔
جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے بے حد عقیدت و محبت تھی۔ اسی عقیدت و محبت کی بنا پر اپنے محبوب خاتم النبیین ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر شے سے محبت رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بھی مدینہ منورہ حاضر ہوتے تو اپنے جوتے اُتار دیتے اور ننگے پاؤں رہتے۔

(و) فاتحین

سلطان نور الدین زنگی، سلطان صلاح الدین ایوبی، سلطان محمد فاتح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔
(i) قسطنطنیہ فتح کرنے کا اعزاز حاصل ہوا:
(ا) طارق بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کو (ب) صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کو
(ج) نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کو **(د)** سلطان محمد فاتح رحمۃ اللہ علیہ کو
(ii) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا محل کے بجائے ایک جھونپڑی میں رہنا علامت ہے:
(ا) بہادری کی (ب) سخاوت کی
(ج) حسن سلوک کی **(د)** سادگی کی
(iii) قسطنطنیہ فتح ہوا:
(ا) 1453ء میں (ب) 1454ء میں
(ج) 1455ء میں (د) 1456ء میں
(iv) سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد نبوی میں لوگوں کو بلایا:
(ا) پہچاننے کے لیے (ب) خوش کرنے کے لیے
(ج) بیعت لینے کے لیے (د) سمجھانے کے لیے
(v) صلیبی جنگیں مسلمانوں نے لڑیں:
(ا) ہندوؤں کے خلاف (ب) یہودیوں کے خلاف
(ج) مسیحیوں کے خلاف (د) مجوسیوں کے خلاف

2- مختصر جواب دیں۔
(i) سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ نے مصر پر کب قبضہ کیا؟
جواب: سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ نے مصر پر 564 ہجری میں قبضہ کیا۔
(ii) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے کن علاقوں کو فتح کیا؟
جواب: سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے مصر، شام، موصل اور حلب وغیرہ کو فتح کیا۔
(iii) مسلمانوں نے کتنے سال بیت المقدس پر حکومت کی؟
جواب: مسلمانوں نے تقریباً 761 سال مسلسل بیت المقدس پر حکومت کی۔
(iv) قسطنطنیہ کی فتح کے بارے میں حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟
جواب: قسطنطنیہ کی فتح کے بارے میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"ضرور بالضرور قسطنطنیہ فتح ہوگا، اس کو فتح کرنے والا امیر بہترین امیر ہوگا اور (وہ لشکر) بہترین ہوگا۔"
(v) سلطان محمد فاتح رحمۃ اللہ علیہ کا عظیم کارنامہ قلم بند کریں۔
جواب: بازنطینی سلطنت کی تاریخ میں قسطنطنیہ شہر پر کم از کم 24 دفعہ حملہ ہوا۔ سب سے آخری حملہ مسلمانوں کے عظیم الشان سپہ سالار سلطان محمد فاتح رحمۃ اللہ علیہ نے کیا اور اس شہر کو فتح کیا۔ سلطان محمد فاتح رحمۃ اللہ علیہ کا یہ عظیم کارنامہ ہے۔

3- تفصیلی جواب دیں۔
(i) سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کی روضۂ رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ حفاظت کا واقعہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔
جواب: ایک مرتبہ سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ معمول کے مطابق رات کے نوافل ادا کرنے سے فارغ ہوئے اور سو گئے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ خواب میں تشریف لائے اور نیلی آنکھوں والے دو آدمی دکھا کر فرمایا: مجھے ان سے بچاؤ! آپ گھبرا کر اُٹھے، وضو کیا، نوافل ادا کیے اور پھر سو گئے۔ تین بار ایسا ہی ہوا، آپ نے رات ہی میں اپنے وزیر کو بلایا، مشورہ ہوا اور اگلی صبح ہی بہت سا مال لے کر مدینہ منورہ کی جانب چل پڑے۔ 16 دن کے سفر کے بعد مدینہ منورہ پہنچے، شہر سے باہر ہی غسل کیا، پھر شہر میں داخل ہوئے۔ ریاض الجنۃ میں نوافل ادا کیے اور روضۂ رسول پر حاضری دینے کے بعد مسجد ہی میں بیٹھ گئے۔ سب اہلِ مدینہ کو بلایا گیا کہ سلطان تشریف لائے ہیں اور نذرانے تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ چناں چہ مدینہ شریف کے ہر فرد کو نذرانہ دیا گیا لیکن مطلوبہ افراد نظر نہ آئے۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ اہلِ مغرب سے دو نیک متقی شخص ہیں، کسی سے کچھ نہیں لیتے بلکہ کثرت صدقہ کرتے ہیں، رات بھر عبادت و ریاضت کرتے اور دن میں پیاسوں کو پانی پلاتے ہیں۔ انھیں حاضر کیا گیا تو سلطان نے فوراً پہچان لیا، یہ وہی بدبخت تھے جو آپ خاتم النبیین ﷺ نے خواب میں دکھائے تھے۔ ان سے مدینہ منورہ میں آنے کا سبب پوچھا گیا تو بولے کہ ہم تو بس آپ خاتم النبیین ﷺ کے پڑوس میں رہنے آئے ہیں۔ بار بار پوچھا گیا لیکن انھوں نے حقیقت نہیں بتائی۔ جب ان کے مکان کی تلاشی لی گئی تو وہاں سے ڈھیر سارا مال اور چند کتابیں ملیں۔ سلطان پریشانی کے عالم میں ٹہلنے لگا پھر اچانک زمین پر بچھی چٹائی کو ہٹا کر دیکھا، سب کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں کہ چٹائی کے نیچے ایک سرنگ تھی جو روضۂ رسول کریم خاتم النبیین ﷺ کی طرف جا رہی تھی۔ وہ دونوں بدبخت رات کو سرنگ کھودتے اور مٹی مشکیزوں میں ڈال کر قبرستان میں ڈال آتے تھے۔ ان کا جرم ثابت ہونے کے بعد سلطان نے ان کی گردن اُڑانے کا حکم دیا اور روضۂ رسول کے گرد پانی کی گہرائی تک زمین کھدوائی، سیسہ پگھلا کر اس میں بھر دیا تا کہ آئندہ کوئی ایسی ناپاک حرکت نہ کر سکے۔ (وفاء الوفا، جلد دوم، ص: ۶۴۸)

(ii) بیت المقدس کی فتح پر جامع نوٹ لکھیں۔
جواب: حطین کی فتح کے بعد صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بیت المقدس کی طرف رُخ کیا۔ ایک ہفتہ تک خون ریز جنگ کے بعد مسیحیوں نے ہتھیار ڈال دیے اور رحم کی درخواست کی۔ بیت المقدس پورے 88 سال بعد دوبارہ مسلمانوں کے قبضہ میں آیا اور تمام فلسطین سے مسیحی حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔ بیت المقدس کی فتح صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔ انھوں نے مسجد اقصیٰ میں داخل ہو کر نور الدین زنگی کا تیار کردہ منبر اپنے ہاتھ سے مسجد میں رکھا۔ صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بیت المقدس میں داخل ہو کر وہ مظالم نہیں کیے جو اس شہر پر قبضے کے وقت مسیحی افواج نے کیے تھے۔ صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ ایک مثالی فاتح کی حیثیت سے بیت المقدس میں داخل ہوئے۔ انھوں نے فدیہ لے کر ہر مسیحی کو امان دے دی اور جو غریب فدیہ ادا نہیں کر سکے ان کے فدیے کی رقم صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بھائی ملک عادل نے خود ادا کی۔ بیت المقدس پر فتح کے ساتھ یروشلم کی وہ مسیحی حکومت بھی ختم ہوگئی جو فلسطین میں 1099ء سے قائم تھی۔ اس کے بعد جلد ہی سارا فلسطین مسلمانوں کے قبضے میں آگیا۔ بیت المقدس پر تقریباً 761 سال مسلسل مسلمانوں کی حکومت رہی۔

معروضی سوالات

PEC کے زیر اہتمام امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے مطابق تیار کیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام تھا:
(a) عماد الدین (b) قطب الدین (c) شرف الدین (d) ضیاء الدین

2- نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ہے:
(a) 1115ء (b) 1117ء **(c)** 1118ء (d) 1120ء

3- نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ نے دمشق پر قبضہ کیا:
(a) 550ھ میں (b) 555ھ میں **(c)** 549ھ میں (d) 560ھ میں

4- نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ نے فاطمی حکومت کا خاتمہ کیا:
(a) 564ھ میں (b) 565ھ میں (c) 566ھ میں (d) 567ھ میں

5- سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد نبوی میں لوگوں کو بلایا: (Final Term 23)
(a) پہچاننے کے لیے (b) خوش کرنے کے لیے
(c) بیعت لینے کے لیے (d) سمجھانے کے لیے

6- نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ بدبخت یہودیوں کے مکان میں پریشانی کے عالم میں لگا:
(a) ٹہلنے (b) رونے (c) چیخنے (d) لیٹنے

7- بدبخت یہودی سرنگ کی مٹی مشکیزوں میں ڈال کر ڈال آتے تھے:
(a) دریا میں **(b)** قبرستان میں (c) کھیت میں (d) کنویں میں

8- سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام تھا:
(a) غیاث الدین (b) ضیاء الدین **(c)** نجم الدین (d) شمس الدین

9- ایوبی سلطنت کے بانی تھے:
(a) نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ **(b)** صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ
(c) سلطان محمد فاتح رحمۃ اللہ علیہ (d) محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ

10- صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے یورپ کی متحدہ افواج کو عبرت ناک شکست دی:
(a) 1180ء میں **(b)** 1187ء میں (c) 1190ء میں (d) 1195ء میں

11- بیت المقدس پر مسلمانوں کی حکومت رہی:
(a) 761 سال (b) 765 سال (c) 770 سال (d) 775 سال

12- سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا محل کے بجائے ایک جھونپڑی میں رہنا علامت ہے: (Final Term 23)
(a) بہادری کی (b) سخاوت کی (c) حسن سلوک کی **(d)** سادگی کی

13- جنگ ورنا لڑی گئی:
(a) 1440ء میں **(b)** 1444ء میں (c) 1445ء میں (d) 1450ء میں

14- سلطان محمد فاتح رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں تحریر کردہ کتاب "الاحکام العربیہ" میں آج بھی رہنمائی موجود ہے: (Final Term 23)
(a) حکمرانوں کے لیے (b) صوفیہ کے لیے (c) امراء کے لیے (d) تاجروں کے لیے

دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کس کے بیٹے تھے؟
جواب: نور الدین ابو القاسم محمود ابن عماد الدین زنگی، زنگی سلطنت کے بانی عماد الدین زنگی کے بیٹے تھے۔
(b) مسلمان بیت المقدس واپس لینے میں کیسے کامیاب ہوئے؟
جواب: دوسری صلیبی جنگ میں فتح کی بدولت ہی مسلمان تیسری صلیبی جنگ میں فتح یاب ہو کر بیت المقدس واپس لینے میں کامیاب ہوئے۔
(c) سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے لشکر نے کن ممالک کا مقابلہ کیا؟
جواب: سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے لشکر نے اٹلی، فرانس، جرمنی، آسٹریلیا اور انگلستان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

2-(a) نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خواب میں کیا فرمایا؟
جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ خواب میں تشریف لائے اور نیلی آنکھوں والے دو آدمی دکھا کر فرمایا۔ مجھے ان سے بچاؤ!۔
(b) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف لکھیں۔
جواب: صلاح الدین یوسف بن ایوب عام طور پر صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایوبی سلطنت کے بانی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا

نام یوسف بن ایوب تھا اور صلاح الدین کے لقب سے معروف ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کے مشہور ترین فاتحین اور حکمرانوں میں سے ایک ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ 1138ء میں عراق کے شہر تکریت میں پیدا ہوئے۔

(c) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کن صفات کی بدولت مقبول ہیں؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ شجاعت، بہادری، دیانت، حسن سلوک، سخاوت اور بردباری کے باعث یورپی مسلمانوں میں بلکہ عیسائیوں میں بھی مقبول ہیں۔

3-(a) سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا عظیم الشان کارنامہ بیان کریں۔

جواب: بیت المقدس کی فتح سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔

(b) نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کی کون سی خواہش سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں پوری ہوئی؟

جواب: سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے بیت المقدس میں وہی منبر رکھوایا جو نورالدین زنگی کا تیار کردہ تھا اور آپ سمجھتے تھے کہ اس طرح نورالدین زنگی کی خواہش ان کے ہاتھوں پوری ہوئی۔

(c) کن ممالک کی سازش سے فلسطین پر یہودی سلطنت قائم کی گئی؟

جواب: 1948ء میں امریکہ، برطانیہ اور فرانس کی سازش سے فلسطین کے علاقے میں یہودی سلطنت قائم کی گئی۔

4-(a) سلطان محمد فاتح کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ 30 مارچ 1432ء کو ادرنہ میں پیدا ہوئے۔

(b) قسطنطنیہ کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ لکھیں۔

جواب: ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

"ضرور بالضرور قسطنطنیہ فتح ہوگا۔ اس کو فتح کرنے والا امیر بہترین امیر ہوگا اور وہ لشکر بہترین لشکر ہوگا۔"

(c) بازنطینی رومی سلطنت کا خاتمہ کس کے ہاتھوں ہوا؟

جواب: سلطان محمد فاتح رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں گیارہ سو سال سے قائم بازنطینی رومی سلطنت کا خاتمہ ہوا۔

باب ششم

اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضے

(الف) اَمر بالمعروف ونہی عن المنکر

دعوت و تبلیغ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) شریعت کی اصطلاح میں معروف سے مراد ہے

(ا) گناہ (ب) عادت ■ نیکی (د) برائی

(ii) امتِ مسلمہ کے بہترین ہونے کی وجہ بیان کی گئی ہے

(ا) سخاوت (ب) بہادری

■ امر بالمعروف ونہی عن المنکر (د) مادی وسائل کی فراوانی

(iii) اگر برائی کو روکنے کی طاقت ہو تو اسے روکنا چاہیے

■ ہاتھ سے (ب) زبان سے (ج) دل سے (د) مال سے

(iv) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں قریبی ساتھیوں کو تبلیغ فرمائی

(ا) ایک سال (ب) دو سال ■ تین سال (د) چار سال

(v) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوتی خطوط لکھے

■ صلح حدیبیہ کے بعد (ب) جنگ تبوک کے بعد

(ج) غزوہ بدر کے بعد (د) غزوہ احد کے بعد

2- مختصر جواب دیں۔

(i) امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا معنی و مفہوم لکھیں۔

جواب: امر کے لفظی معنی ہیں "کسی کام کے کرنے کا حکم دینا"۔ نہی کے معنی ہیں "کسی کام سے روکنا"۔

شریعت کی اصطلاح میں معروف سے مراد ایک کام ہیں جنھیں اسلام نے نیکی کی حیثیت سے بیان کیا ہو۔ اس کے برعکس منکر سے مراد وہ کام ہیں جو شریعت کے مطابق نہ ہوں۔ عام الفاظ میں امر بالمعروف سے مراد نیکی کا حکم دینا اور نہی عن المنکر سے مراد برائی سے منع کرنا ہے۔

(ii) امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے متعلق ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ (سورۃ آل عمران: 104)

(iii) مبلغ کے کوئی سے دو اوصاف تحریر کریں۔

جواب: مبلغ کے دو اوصاف درج ذیل ہیں:

1. مبلغ باعمل ہو۔ 2. مبلغ صاحب علم ہو۔

(iv) قرآن مجید میں مسلمانوں میں سے کس طرح کی جماعت کا تقاضا کیا گیا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں مسلمانوں میں سے ایسی جماعت کا تقاضا کیا گیا ہے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

(v) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا فرمایا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جہاد پر روانہ کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ جا کر پہلے اسلام کی دعوت دینا، اللہ کی قسم! اگر تمہاری بدولت ایک آدمی بھی مسلمان ہو جائے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر نوٹ لکھیں۔

جواب: امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی اہمیت قرآن مجید کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

(سورۃ آل عمران: 104)

ترجمہ: اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو جو نیکی کی طرف بلائے اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کی ذمہ داری کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ گویا امت مسلمہ کا بہترین امت ہونا نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے پر ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا بھی امت مسلمہ کے لیے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے حوالے سے ذمہ داری ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ اب قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا۔" اب لوگوں تک اسلام کی تعلیمات پہنچانے کی ذمہ داری امت مسلمہ پر عائد ہوتی ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

(سورۃ آل عمران: 110)

ترجمہ: (مسلمانو!) تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے پیدا کیے گئے ہو، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی اہمیت حدیث کی روشنی میں

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا امت مسلمہ کی بڑی ذمہ داری ہے۔ امت مسلمہ کا ہر فرد اپنی استطاعت کی حد تک لوگوں کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کا پابند ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"تم میں سے کوئی شخص برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان کے ساتھ روک دے، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اسے دل میں برا تصور کرے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔" (صحیح مسلم: 49)

اسوۂ حسنہ سے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی مثالیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تمام زندگی امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں بسر کی۔ اعلانِ نبوت سے پہلے چالیس سال تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امانت داری کو برقرار رکھا۔ پھر تین سال تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریبی ساتھیوں کو تبلیغ فرمائی۔ پھر مکہ مکرمہ کے لوگوں سے تبلیغ کا آغاز کیا۔ اہل طائف کو اسلام کی دعوت پیش کی۔ مکہ مکرمہ اور طائف والوں کے انکار کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ کے لوگوں کے ساتھ بیعت عقبہ کے ذریعے اسلام کی دعوت پیش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے بعد دعوتی خطوط روانہ فرمائے۔ یہ سب تبلیغ کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔

معروضی سوالات

PEC کے سابقہ امتحانات (الف، ب، ج، د) اور ممکنہ امتحانی سوالات

■ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- امر کا لفظی معنی ہے کسی کام کا — Final Term

(a) روکنا (b) پسند کرنا ■ حکم دینا (d) کہنا

2- امر بالمعروف کا لفظی مطلب ہے — Final Term

(a) عمل کرنا ■ نیکی کا حکم دینا (c) برائی کو پھیلانا (d) حکم دینا

3- اگر برائی کو روکنے کی طاقت ہو تو اسے روکنا چاہیے — Final Term

■ ہاتھ سے (b) زبان سے (c) دل سے (d) مال سے

4- مبلغ کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ نصیحت کرتا ہے — Final Term

(a) سختی سے ■ نرمی سے (c) غصے سے (d) جبر سے

5- غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جہاد سے پہلے نصیحت کی گئی — Final Term

■ تبلیغ کی (b) جنگ کی (c) تقریر کی (d) کھانے کی

6- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر جھنڈا عطا فرمایا

(a) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو (b) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو

(c) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ■ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو

7- امت مسلمہ کے بہترین ہونے کی وجہ بیان کی گئی ہے — Final Term

(a) سخاوت (b) بہادری

■ امر بالمعروف ونہی عن المنکر (d) مادی وسائل کی فراوانی

8- نیکی پھیلانے اور برائی کو روکنے کا فریضہ ہر مسلمان پر ہے

■ لازم (b) مستحب (c) مباح (d) جائز

■ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) ترجمہ لکھیں۔ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

جواب: ترجمہ: اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

(b) امت مسلمہ کی فضیلت کس کے ساتھ مشروط ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کی فضیلت کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے ساتھ مشروط کیا ہے۔

(c) امت مسلمہ کے لیے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کس اعتبار سے اہم ذمہ داری ہے؟

جواب: امت مسلمہ کے لیے امر بالمعروف ونہی عن المنکر اس اعتبار سے اہم ترین ذمہ داری ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد وحی اور نبوت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ اب قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ اب لوگوں تک اسلام کی تعلیمات پہنچانے کی ذمہ داری امت مسلمہ پر عائد ہوتی ہے۔

2-(a) ترجمہ لکھیں۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

جواب: ترجمہ: (مسلمانو!) تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے پیدا کیے گئے ہو۔

(b) نہی عن المنکر کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کوئی شخص برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان کے ساتھ روک دے، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اسے دل میں برا تصور کرے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔"

3-(a) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسوۂ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہمیں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے حوالے سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسوۂ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ دین اسلام کی تبلیغ، نیکی پھیلانے اور برائی کو روکنے کا فریضہ ہر مسلمان پر لازم ہے۔

(b) معاشرہ بھلائی کا گہوارہ کیسے بنے گا؟

جواب: معاشرے میں بھلائی کو فروغ دینے کی کوشش کریں اس سے معاشرہ بھلائی کا گہوارہ بن جائے گا۔

(ب) ذرائع ابلاغ کا استعمال

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) بلاغ کہا جاتا ہے

■ اپنے خیالات دوسروں تک پہنچانے کو (ب) کسی خیال یا بات پر عمل کرنے کو

(ج) صرف نیکی کی تبلیغ کرنے کو (د) برائی سے منع کرنے کو

(ii) کسی خبر پر یقین کرنے سے پہلے ضروری ہے

(ا) اس کو آگے پہنچا دینا (ب) اس کی تصدیق ■ اس کی تحقیق (د) اس کی تردید

(iii) ذرائع ابلاغ آئینہ دار ہوتے ہیں

(ا) معیشت کا ■ معاشرت کا (ج) سیاست کا (د) حکومت کا

(iv) پرنٹ میڈیا کی مثال ہے

(ا) موبائل (ب) ٹی وی (ج) ریڈیو ■ اخبار

(v) موبائل فون کا استعمال درست نہیں ہے

(ا) گھر میں (ب) پارک میں

■ دورانِ ڈرائیونگ (د) فارغ اوقات میں

2- مختصر جواب دیں۔

(i) ابلاغ کا معنی ومفہوم بیان کریں۔

جواب: ابلاغ کا معنی ہے ''پہنچانا'' جب کہ اصطلاح میں اپنے خیالات دوسروں تک پہنچانے کا عمل ابلاغ کہلاتا ہے۔

(ii) ابلاغ کا عمل کب سے جاری ہے؟

جواب: ابلاغ کا عمل اس وقت سے جاری ہے جب سے انسانوں نے اکٹھے رہنا شروع کیا ہے۔

(iii) ذرائع ابلاغ کے درست استعمال کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے ایک فرمان کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تمھارے پاس کوئی فاسق (شخص) کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ کہیں تم لاعلمی میں کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو پھر تم اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔

(iv) موبائل فون کے استعمال کے دو آداب لکھیں۔

جواب: ☆ موبائل فون پر بے جا وقت صرف نہ کیا جائے۔

☆ موبائل فون پر غیر مستند معلومات نہ پھیلائی جائیں۔

(v) نیکی کی اشاعت کے حوالے سے ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: ''میری طرف سے لوگوں کو پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہو۔'' (صحیح بخاری)

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ذرائع ابلاغ کے آداب واحکام لکھیں۔

جواب: اسلام نے سنی سنائی بات پر یقین کرنے کے بجائے، اس کی تحقیق وتفتیش کی تلقین کی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تمھارے پاس کوئی فاسق (شخص) کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ کہیں تم لاعلمی میں کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو پھر تم اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔

اِسلام میں اِبلاغ کے لیے جو چیزیں بنیاد ہیں، ان میں حکمت، عمدہ نصیحت شامل ہیں۔ جیسے ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: بلایئے اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور اُن سے اُس طریقہ سے بحث کیجیے جو بہترین ہو۔

اسلام میں ذرائع اِبلاغ کا استعمال منفی کے بجائے مثبت ہے، یعنی منکرات کو دبا دیا جائے اور اسلامی اقدار پر جس طرح کا حملہ ہو اس کا منہ توڑ جواب دیں۔ ہمارے سامنے ذرائع اِبلاغ کے خیر اور شر کے دو نمونے موجود ہیں۔

خیر کے نمونے کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اس کے مقابلے میں شر کے نمونے کی نشان دہی کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:

ترجمہ: اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی بے کار بات پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں۔

ابلاغ کا وہ نمونہ مقصود ہے جس میں صداقت وانکسار ہو نہ کہ اس سے جھوٹ، تصنّع، بناوٹ اور بے حیائی کا کلچر فروغ پاتا رہے، اِسلامی نظریہ ابلاغ قرآن مجید اور نبی خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات پر مبنی ہونا چاہیے۔ مسلم شخص کو اُبھارنے والے پروگرام نشر ہوں اور صاف ستھری تفریح فراہم کی جائے، احترام انسانیت، نیکی کی اشاعت، صحیح معلومات کا ابلاغ ہو اور اُخوت اور یک جہتی کو فروغ دیا جائے۔ ذرائع اِبلاغ کے حوالے سے ملکی اور ریاستی قوانین کی پاسداری ہر شہری پر لازم ہے۔ وطنِ عزیز پاکستان میں ذرائع ابلاغ کے درست استعمال کو یقینی بنانے اور منفی استعمال کو روکنے کے لیے اتھارٹی موجود ہے۔ جس کے طے کردہ ضابطوں کے مطابق ان ذرائع کو استعمال کیا جانا ضروری ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: اور بے حیائی کی باتوں کے قریب مت جاؤ جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں۔

معروضی سوالات

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- ابلاغ کہا جاتا ہے: (Term 23)

(a) اپنے خیالات دوسروں تک پہنچانے کو (b) سنی سنائی بات پر عمل کرنے
(c) صرف نیکی کی تبلیغ کرنے کو (d) بُرائی سے منع کرنے کو

2- فاسق شخص کی خبر کی تصدیق کا حکم آیا ہے:

(a) سورۃ الفاتحہ میں (b) سورۃ البقرۃ میں (c) سورۃ الانفال میں (d) سورۃ الحجرات

3- ''الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ'' سے مراد ہے:

(a) عمدہ نصیحت (b) عمدہ سلطنت (c) عمدہ تربیت (d) عمدہ

4- ذرائع ابلاغ آئینہ دار ہوتے ہیں: (Term 23)

(a) معیشت کا (b) معاشرت کا (c) سیاست کا (d) حکومت

5- موبائل فون کا استعمال درست نہیں ہے: (Term 23)

(a) گھر میں (b) پارک میں (c) دوران ڈرائیونگ (d) فارغ وقت

PEC کے ٹرم وائز امتحانات (فرسٹ ٹرم، سیکنڈ ٹرم اور سالانہ) کے سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (CRQ's)

دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) کوئی سے چار ذرائع ابلاغ کے نام لکھیں۔ (Term 23)

جواب: (i) ٹیلی ویژن (ii) انٹرنیٹ (iii) ریڈیو (iv) اخبار

(b) ذرائع ابلاغ کی کیا اہمیت ہے؟ (Term 23)

جواب: معاشرے اور ریاست کی سطح پر دیگر اداروں کی طرح ذرائع اِبلاغ بھی اہمیت کے حامل ہیں، کے ذریعے سے ہمیں نہ صرف خبریں ملتی ہیں بلکہ معلومات کا وسیع سمندر بھی مہیا ہوتا ہے۔ اِبلاغ آئینہ کی طرح ہیں جس کے ذریعے سے ہماری سوسائٹی کا کردار ہمارے سامنے آتا ہے۔

(c) ذرائع ابلاغ کے غلط استعمال سے معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ (Term 23)

جواب: اگر ذرائع اِبلاغ کا غلط استعمال کیا جائے تو ایک طرف انسان فرضِ منصبی ادا نہیں ہوتا، دوسری طرف اخلاقی تقاضے پورے نہیں ہو رہے ہوتے، نصیحت کا جذبہ ہوتا جاتا ہے اور اتحاد یک جہتی اور محبت واخلاص جیسے مقاصد فوت ہو جاتے ہیں۔

2-(a) سُنی سنائی بات کے بارے میں سورۃ الحجرات میں کیا حکم آیا ہے؟ (Term 23)

جواب: اے ایمان والو! بدگمانی سے بہت زیادہ بچو، بے شک بعض گمان گناہ ہیں اور (کسی کے متعلق) جاسوسی کرو۔

(b) پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا میں کیا فرق ہے؟ (Term 23)

جواب: پرنٹ میڈیا سے مراد کتابیں، اخبارات اور رسائل وغیرہ ہیں جبکہ الیکٹرانک میں ٹیلی ویژن، موبائل، ریڈیو، انٹرنیٹ وغیرہ بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔

(c) موبائل فون کے درست استعمال کے پانچ طریقے لکھیں۔ (Term 23)

جواب: موبائل فون کے درست استعمال کے طریقے درج ذیل ہیں:

1- مستند معلومات پھیلا سکتے ہیں۔
2- ہر وقت تیاری کے لیے موبائل سے اپنا سبق تیار کر سکتے ہیں۔
3- موبائل کے ذریعے خبریں دیکھ سکتے ہیں۔
4- اس سے مفید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔
5- موبائل سے آن لائن داخلہ بھیج سکتے ہیں۔

☆☆☆